لوگ بلادیمن اور مشارف شام کیطرف بطلب معاش نکلے اور تہامہ (عرب)
سے مالک وعمرو پسران فہم بن تیم اللہ بن اسد ابن وبرہ بن قضاعہ اور مالک
بن زہیر وابن عمرو بن فہم اپنی قوم کی ایک جماعت کو لیے ہوئے اور ختفار
بن الحیق بن عمرو بن سعد بن عدنان معہ اہلبیت بحرین مین چلے آئے بعد
چندے غطفان بن عمرو بن لطمان بن عبد مناف بن یعدم بن دعمی
بن ایاد بن ارقص بن صبیح بن حارث بن افصی بن دعمی اور زہیر بن الحرث
ابن الیل بن زہیر بن ایاد بہی آکران مین شامل ہوگئے بحرین مین ان
دنون قوم ازد آباد و مقیم تہی جویمن سے زمانۂ خروج مزیقیا مین یہان
چلی آئی تہی عرب کا اجتماع بحرین مین زمانہ طوائف الملوکی مین ہوا ہے
ملوک بحرین متفرق طور پر مختلف اور معدودے چند بلاد کے مالک تہے ہر ایک
اون مین سے دوسرے پر حملہ کر دیتا تہا اور ہمیشہ ایک دوسرے کی
خرابی کی فکر مین رہتے تہے اسی زمانہ مین اہل عرب بحرین مین آئے اور
اس خیال سے کہ مبادا عجمی بحرین پر غالب یا اوسکی حکومت مین شریک
نہو جایئن عرب نے اوس اختلاف کو رفع کر دیا جو باہمی وہان کے حکمرانون
مین واقع ہو رہا تہا اور اون کے امراء و رؤساء کو مجتمع کرکے عراق کے
طرف بڑہنے کی تحریک کی سب سے پہلے اون مین سے ختفار بن الحیق
اشلاء قنص بن سعد معہ چند آدمیون کے سواد اعراق کیطرف بڑہے
ارض جزیرہ مین موصل تک بنو ارم بن شام (جو اس سے پہلے دمشق کے
ملوک اور بقیہ عرب اولی تہے) ملوک الطوائف سے محاربہ و مقاتلہ کرتے
تہے عرب نے انکو سواد عراق سے نکال باہر کیا بعد اسکے مالک وعمرو
پسران فہم اور مالک بن زہیر (بنی قضاعہ سے) غطفان بن عمرو

روصبح بن صبیح ۔ زہیر بن الحرث (یمنی آبادے) معہ اون لوگون کے جو بنو غسان اور انکے حلفا انبار مین موجود تھے عراق کیطرف خروج کیا۔ بنو ارم کے قبضہ مین جو بقیہ بلاد تھے وہ بھی نکل گئے سواد عراق پر انکی حکومت کا برائے نام بھی اثر نہ ہا ان کے بعد نمارہ بن قیس اور نمارہ ابن لخم بامداد قبائل کندہ ۔ حیرہ مین آکر آباد ہوگئے تاآنکہ تبع ابوکرب کا اس طرف سے گزر ہوا اور اُس نے اپنے کمزور لشکریون کو یہان چھوڑ دیا پس وہ لوگ وہین آباد ہوگئے اونمین ہر قبیلہ کے آدمی تھے جیساکہ اس سے پیشتر ہمنے بیان کیا ہے اور ایک گروہ تنوخ کا خیمون مین مابین حیرہ اور انبار کے میدانون مین رہنے لگا نہ وہ شہرون مین آتا اور نہ اہل شہر سے مخالطت ومجالست پسند کرتا تھا یہہ لوگ عرب ضاحیہ کے نام سے مشہور تھے سب سے پہلے ان مین سے زمانہ ملوک الطوایف مین مالک بن فہم بعد اس کے عمرو بن فہم بعدہ خذیمتہ الابرش بن فہم حکمران ہوئے جیساکہ آیندہ اسکا ذکر آئیگا۔

الغرض رفتہ رفتہ عرب کا یہہ گروہ شام وعراق مین پھیل گیا اور چند لوگ (یعنی خزاعہ) ان سے علیحدہ ہوکر حجاز مین چلے آئے بنی جرہم سے مکہ مین لڑے اور اونکو مغلوب کیا النصر بن الازد عمان مین اور غسان جبال سرات مین جا ٹھہرے ان سے اور بنی معد سے معرکہ آرائیان ہوئین تاآنکہ مابین حجاز وشام انکا بھی مقر ومقام ہوگیا یہہ حال عرب کے اوس گروہ کا ہے جو عراق اور شام مین جا رہا تھا باقی انمین کے چھہ قبیلہ مذحج ۔ کندہ اشعری حمیر ۔ انمار (ابو خثعم) بجیلہ یمن مین رہے ۔ یمن مین حکومت پہلے حمیر مین پھر تبابعہ مین آئی اس کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ خروج مزیقیاء اور ازد کا

ابتدا از زمانۂ حکومت تبابعہ یا اوس سے چند دلون بیشتر ہوا ہے۔
باقی رہے بنو معد بن عدنان ۔ اونکا یہہ ماجرا ہے کہ جب ارمیا
اور برخیا علیہما السلام کو بذریعہ وحی عرب پر بختنصر کے حملہ کرنیکی اطلاع
دی گئی تو یہہ بہی حکم دیا گیا کہ "وہ دونون گروہ عرب سے معد بن عدنان کو
نکال لائین کیونکہ معد بن عدنان ہی کی اولاد سے (حضرت) محمد نبی آخرالزمان
صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہونگے"، چنانچہ ارمیا و برخیا علیہما السلام عرب مین
تشریف لیگئے اور معد بن عدنان کو اوس گروہ سے نکال لائے معد
بن عدنان کی عمر اُسوقت بارہ برس کی تہی مقام حران مین اونہین
دونون نبیون کے سایۂ عاطفت مین اونہون نے پرورش پائی ۔ بختنصر
نے عرب کو زیر و زبر کیا اور عدنان کا انتقال ہوگیا ایک مدت تک بلاد عرب
ویران پڑے رہے پہر جب بختنصر ہلاک ہوگیا تو معد بن عدنان انبیاء بنی
اسرائیل کے ہمراہ حج کرنے کو آئے تلاش کرنے سے معلوم ہوا کہ حرث بن
مضاض جرہمی کی اولاد اور قبایل دوس کے کچہہ لوگ باقی رہ گئے ہین
معد بن عدنان نے جرہم بن جلہمہ کی لڑکی معانہ سے عقد کرلیا جس کے
بطن سے نزار بن معد پیدا ہوا۔ سہیلی کہتا ہے کہ معد بن عدنان نے حجاز
کیطرف اوسوقت مراجعت کی ہے جبکہ اللہ جلشانہ نے عرب سے کل مخمصات
اور مصائب دور کردیئے تہے اور لبقایا، عرب جو اطراف و جوانب مین
منتشر ہوگئے تہے بعد استیصال حضور و اہل الرس (جنکی سطوت سارے عرب پر
چہائی ہوئی تہی) و تخریب بختنصر عرب مین واپس آئے ہین (انتہی کلام
السہیلی) اس کے بعد معد کی کثرت اولاد ربیعہ و مضر وایاد مین ہوئی
اور یہہ لوگ عراق اور شام مین پہیل گئے سب سے پہلے انہین سے اشلاء قضاعہ

قدم نکالا تہا جیسا کہ بیان کیا گیا ہے اور ان کے بعد قدم بقدم اور عرب
آئے جو احیاء یمنیہ کے ساتہہ (جنکا ذکر اس سے پیشتر ہو چکا ہے) یمن مین
ٹہرے تبابعہ کے ساتہہ اکثر جدال و قتال کرتے رہے۔

پہر عراق و شام و حجاز مین زمانہ ملوک الطوایف اور بعد حکومت تبابعہ
یمنیہ و عاد ثانیہ کے حکومتین و سلطنتین ہوئی ہین بعد اس کے کہ احیال سالقہ
اور احوال سالفہ منقضی ہو چکے تہے اسوجہ سے یہہ گروہ اس امر کا ضرور مستحق
ہے کہ گروہ سابق سے علیحدہ کیا جائے اور طباق سابقہ سے جدا گانہ سمجہا جائے
اور جبکہ انشاء عروبیت مین انکا کچہہ اثر نہین سمجہا گیا اور نہ اوسکے لغت مین
انکا دخل پایا گیا اور یہہ لوگ کل احوال مین اپنے سلف کے تابع رہے ہین تو
مناسب یہہ ہے کہ عرب تابعہ للعرب کے نام سے یہہ گروہ موسوم کیا جائے
پس طبقہ یمانیہ مین ایک زمانہ تک ریاست و حکومت رہی اور احیاء مضر
و ربیعہ حکومت و سلطنت مین انکے تابع رہے چنانچہ حیرہ مین لخم (بنی منذر)
اور شام مین غسان (بنی جفنہ) اور یثرب مین اوس و خزرج بنو قیلہ
کی حکومت قائم ہوئی علاوہ انکے عرب کے رہنے والے اکثر بادیہ نشین تہے
گو اون مین خال خال ریاست کا بہی وجود پایا جاتا ہے لیکن در حقیقت وہ
ریاستین انہین مین سے کسی ریاست کی ماتحت و مطیع سمجہی جاتی ہین بعد
چندے تمام حکومت و سلطنت مضر کے ہاتہہ مین آئی مکہ اور اطراف حجاز مین
قریش کا ایک زمانہ تک ظہور رہا اطراف و جوانب کے حکمران انکی تعظیم کرتے
رہے پہر اسلام کے روشن آفتاب نے اس گروہ کو اپنے نورانی شعاعون سے
منور کیا بنی مضر حکومت اور نبوت سے سرفراز کیے گئے اسلامی حکومتین
تقریباً کل اسی قبیلہ مین ہوئین لیکن یہہ کہ بعض حکومتین جو عجم مین علاوہ

اس قبیلہ کے قائم ہوئین وہ اسی کی شاخ اور اسی دولت کی تمہید سمجھی جاتی ہین،
جیسا کہ آیندہ ہم بیان کرینگے سرے دست مناسب یہہ ہے کہ اس طبقہ کے قبائل
قحطان و عدنان و قضاعہ کا بالانفراد ہم ذکر کرین اور انکی حکومت و سلطنت
کی قبل و بعد اسلام کی مفصل کیفیات ہم معرض تحریر مین لائین۔

عرب کا نسب کل عرب کا نسبی سلسلہ عدنان۔ قحطان۔ قضاعہ پر منتہی ہوتا
ہے عدنان باتفاق علماء النسب اسماعیل علیہ السلام کے اولاد سے ہے باقی
رہا ان دونون پشتون کا شمار۔ وہ ایسا امر ہے جس سے کوئی یقینی امر
نہین معلوم ہو سکتا۔ عدنان کے سوا اسماعیل کی اور اولاد سے کوئی سلسلہ
نسلی نہین چلا اور نہ اون مین سے کوئی شخص روے زمین پر باقی رہا۔
قحطان کے بارے مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ یہہ اسماعیل ع کے
اولاد سے ہے۔ امام بخاری کا ظاہری کلام اسی امر کی شہادت دے رہا ہے
کیونکہ امام موصوف نے باب نسبتہ الیمن الی اسماعیل ع مین جناب رسول ع
مقبول صلعم کا یہہ قول ارموا یا بنی اسماعیل ع فان اباکم کان رامیاً (جو آپ نے
اوس قوم کے لئے فرمایا تھا جو یمن کی تھی) تحریر کیا ہے پھر آگے چلکر تحریر کیا
ہے کہ ابن افضی بن حارثہ بن عمرو بن عامر بن خزاعہ اسلام لایا یعنی خزاعہ
سبا سے ہے اور اوس و خزرج اونہین مین ہے اس قول کے قایل یہہ
کہتے ہین کہ قحطان۔ ہمیسع کا اور وہ ابین بن قیذار بن نبت بن اسماعیل ع کا
لڑکا ہے اور مذہب جمہور کا یہہ ہے کہ قحطان۔ یقطن کو کہتے ہین جس کا
ذکر توریت مین بزمرہ اولاد عابر آیا ہے اور حضرموت۔ قحطان کے
شعوب سے ہے۔
قضاعہ کی نسبت ابن اسحاق رح۔ کلبی اور گروہ مورخین کا یہہ خیال ہے

کہ یہہ حمیر سے ہے کبھی اس بیان کی تائید کے لئے وہ حدیث پیش کیجاتی ہے جسکو
ابن لہیعہ نے عقبہ بن عامر الجہنی سے روایت کی قال یارسول اللہ فمن
نحن قال انتم من قضاعہ ابن مالک (عقبہ بن عامر نے کہا یارسول اللہ
ہم کس قبیلہ سے ہین فرمایا جناب موصوف نے تملوگ قضاعہ ابن مالک کے نسل سے ہو
عمرو بن مرہ صحابی کہتے ہین ؎

نحن بنو الشیخ الهجاز الازہری　　　قضاعة بن مالک بن حمیر

زہیر کا یہہ خیال ہے کہ قضاعیہ اور اوس کے بہائی مضریہ حمیر بن سعد بن
عدنان سے ہین سہیلی کہتا ہے کہ صحیح یہہ ہے کہ چونکہ مادر قضاعہ (عبکرہ) کا
شوہر مالک بن حمیر اوسوقت فوت ہوا ہے جبکہ اسکے حمل مین قضاعہ تہا اور
عبکرہ نے بعد بیوہ گی سعد بن عدنان سے عقد کرلیا بعد اس کے قضاعہ
پیدا ہوا اسیوجہ سے قضاعہ۔ سعد بن عدنان کیطرف منسوب ہوتا ہے
یہی قول زہیر کا بہی ہے حکماء متقدمین یونان مثل بطلیموس۔ ہیرودوٹس
وغیرہما کی کتابون مین قضاعیون اور اونکی لڑائیون کا تذکرہ ہے لیکن
اوس سے یہہ نہین مفہوم ہوسکتا کہ وہ ان قضاعیون کے اسلاف سے
ہین یا کہ یہہ اون کے مغایر ہین۔ کبہی اس قول پر کہ قضاعہ نسل عدنان
سے ہے یہہ شہادت پیش کیجاتی ہے کہ بلاد قضاعہ بلاد یمن سے متصل نہین ہے
بلکہ بلاد شام اور ممالک بنو عدنان سے ملا ہوا ہے اور اصل تو یہہ ہے
کہ انساب بعیدہ مین بہ نسبت یقین کے ظن کا احتمال غالب ہے۔ واللہ اعلم۔

بطون حمیر قحطانیہ

چونکہ زمانہ قدیم مین عرب کی حکومت سبا بن یشجب بن یعرب
بن قحطان مین تہی پہر اوس کی حمیر بن سبا اور کہلان
بن سبا مین شاخین پہیلی تہین بعدہ بنو حمیر نے حکومت و مملکت مین علیحدہ

روش اختیار کر لی انہین مین سے ملوک تبابعہ ہین جنکی دولت وحکومت مشہور عالم ہے لہذا ہم پہلے قحطانیہ مین سے حمیر کے حالات لکہتے ہین بعدازان قضاعہ کے اخبار تحریر کرین گے اسوجہ سے کہ بلحاظ قول مشہور قضاعہ کو حمیر سے نسبی تعلق ہے پہر اسی کے بعد ہی کہلان برادر حمیر (قضاعی) کا ذکر کرکے بنو عدنان کے حالات لکہین گے۔

اس سے بیشتر اون بنو حمیر کے کل شعوب کا ذکر ہم کر چکے ہین جنکی دولت وحکومت ملوک تبابعہ کے پہلے ہتی اور یہہ بہی لکہہ چکے ہین کہ حمیر بن سبا کے نو لڑکے تہے ہمیسع ۱ مالک ۲ زید ۳ عریب ۴ وائل ۵ مشروح ۶ معدیکرب ۷ اوش ۸ مرہ ۹ پس بنو مرہ حضرموت مین جا بسے اور حمیر سے ابین بن زہیر بن الغوث بن ابین بن الہمیسع بن حمیر ہے انہین کیطرف عدن ابین منسوب ہوتا ہے اور انہین مین سے بنو الملوک اور بنو عبد شمس ہین جو وائل بن الغوث بن قطن بن عریب بن زہیر کے لڑکے ہین۔ عریب اور ابین دونو بہائی ہین اور بنو عبد شمس سے بنو شرعب بن قیس ابن معاویہ بن جشم بن عبد شمس ہین جس شخص کا یہہ خیال ہتا کہ جشم اور عبد شمس دونون بہائی اور وائل کے لڑکے ہین اوسکا قول اس سے پیشتر بیان کردیا گیا ہے اور صحیح وہی ہے جو ہمنے اس مقام پر بیان کیا ہے اور بنو خیران اور شعبان پسران عمرو برادر شرعب بن قیس ہین اور زید الجمہور بن سہل برادر خیران وشعبان ہے اور چوتہا اونکا حسان القیل بن عمرو ہے جسکا اس سے پیشتر ذکر ہو چکا اور زید الجمہور سے ذو رعین ہے جسکا نام یریم بن زید بن سہل ہے اسکے طرف عبد کلیل منسوب ہوتا ہے جسکا ذکر ملوک تبابعہ مین ہو چکا ہے۔ حارث اور عریب پسران عبد کلال بن عریب بن یشرح

بن مدان بن ذی رعین وہ ہین جنکو جناب رسول اللہ صلعم نے لکھا تہا اور انہین مین سے کعب بن زید الجمہور (الملقب بہ کعب الظلم) اور ابناء سبا الاصغر بن کعب ہے اسیکے طرف ملوک تبابعہ کا نسبی سلسلہ منتہی ہوتا ہے اور زید الجمہور سے بنو حضور بن عدی بن مالک بن زید ہے — ان سبہون کا تذکرہ ہم اس سے پیشتر لکھہ چکے ہین -

اہل یمن کہتے ہین کہ انہین مین سے شعیب بن ذی مہدم نبی تہے جنکو اونکی قوم نے شہید کر ڈالا تہا پس بختنصر نے اونپر چڑہائی کی اور اونکو قتل کیا اور بعضے کہتے ہین کہ جناب موصوف حضور بن قحطان سے ہین جسکا نام توریت مین یقطن لکہا ہے -

انہین مین سے بنو میتم اور بنو خالہ پسران سعد بن عوف بن عدی بن مالک برادر ذو رعین ہین اور یہہ عوف - حضور کا بہائی ہے اور اسکے بہائی احاظہ اور میتم بنو حراز بن سعد ہین پس میتم سے کعب احبار ہے (یعنی کعب بن مانع بن ہلسوع بن ذی ہجری بن میتم) اور احاظہ سے مرہط ذو الکلاع ہے (یعنی سمیقع بن ناکور بن عمرو بن یعضر بن یزید) اور وہی ذو الکلاع الا... بن النعمان بن احاظہ ہے اور عمرو بن سعد الخبائر وسحول سے بنو سوادة بن عمرو ابن الغوث بن سعد یحصب اور ذو اصبح ابرہة بن الصباح ہے جو عہد اسلام مین یمن کا بادشاہ تہا اسکا نسب اور اس کے حالات ہم بیان کر چکے ہین - انہین مین سے مالک[1] بن انس امام دار الہجرہ (مدینہ منورہ)

---

[1] کنیت انکی ابو عبد اللہ ہے سنہ ۹۵ ہجری مقام مدینہ منورہ مین پیدا ہوئے قرات نافع بن ابی نعیم سے سیکہی اور زہری و نافع مولیٰ ابن عمرؓ سے حدیث کی سماعت کی چوراسی برس کی عمر پائی سنہ ۱۷۹ھ ماہ ربیع الاول مین انتقال کیا - اور حالات انکے آیندہ موقع پر لکہے جائینگے -

و رئیس فقہاء سلف مین نسب انکا یون ہے ۔

"مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر (نافع) بن عمرو بن الحرث بن عثمان[۱]"

"بن خثیل[۲] ابن عمرو بن الحارث (ذو اصبح)"۔

اور ان کے دو لڑکے یحییٰ و محمد اور چچا اویس و ابو سہل و ربیع ۔ بنی تیم قرشی کے حلفاء سے تہے اور زید الجمہور سے مرثد بن علس بن ذی جدن بن الحرث ابن زید ہے جس سے امرؤ القیس نے بنی اسد اپنے باپ کے قاتل پر مدد مانگی ہتی اور بنو سبا اصغر سے اوزاع (یعنی بنو مرثد بن زید بن شدد بن زرعہ بن سبا اصغر) ہین انہین کے بہائیون مین سے بنو یعفر ہین جنہون نے حکومت یمن پر غلبہ حاصل کیا ہتا جیسا کہ تذکرہ ملوک یمن عہد حکومت عباسیہ مین ہم بیان کرینگے نسب اسکا یون ہے ۔

"یعفر بن عبد الرحمن بن کریب بن عثمان بن الوضاح بن ابراہیم بن مالغ"

"بن عون بن تدرص بن عامر بن ذی مغار البطین بن ذی مراش"

"بن مالک بن زید بن غوث ابن سعد بن عوف بن عدی بن مالک بن شدد"

"بن زرعہ"۔

آخری بادشاہ بنو یعفر کا یمن مین ابو حسان اسعد بن ابی یعفر ابراہیم بن محمد بن یعفر ہوا ہے ابو ابراہیم نے صنعاء پر قبضہ حاصل کرکے یمن مین قلعہ کحلان بنوایا اس کے بعد وراثتہً اسکے لڑکے حکومت کرتے رہے تا آنکہ اخیر صلیحیون نے ہمدان سے بدعوت دولت عبیدیہ شیعی استیلا حاصل کر لیا جیسا کہ ہم اون کے حالات مین بیان کرینگے ۔

[۱] بعضون نے بجاے عثمان کے غیمان بالغین معجمہ و یاے تحتانیہ لکھا ہے ۔

[۲] بجاے اس نام کے بعضے مورخ جثیل بجیم و ثاے مثلثہ و یاے تحتانیہ ساکنہ لکہتے ہین ۔

زید الجمہور سے ملوک تبابعہ اور ملوک حمیر صیفی بن سبا اصغر بن کعب بن زید سے ہین ابن خرم کہتا ہے کہ صیفی کے نسل سے تبع اسعد ابو کرب حسان ذو معاہر اور تبع زرعہ بہی ہے جو ذو نواس کے نام سے معروف ہے اس نے خود یہودیت اختیار کر لی تہی اور اہل یمن کو یہودی بنا ڈالا تہا بعضے اسکو یوسف کے نام سے بہی مشہور کرتے ہین اس نے نصرانیان نجران کو قتل کیا تہا انہین تبابعہ سے شمر یرعش بن یاسر ینعم بن عمرو ذی الاذعار اور افریقش بن قیس بن صیفی اور بلقیس بنت ایلی اشرح بن ذی جدن بن ایلی اشرح بن الحرث بن قیس بن صیفی ہے ابن حزم کا یہہ بہی خیال ہے کہ تبابعہ کے انساب مین نہایت تخلیط اور اختلاف ہے اون کے اخبار اور حالات سے کم خبرین ایسی ہین جو صحیح اور بپایہ تصدیق کو پہونچتی ہین۔

زید الجمہور سے ذو یزن بن عامر بن اسلم بن زید ہے بخیال ابن حزم عامر ہی ذو یزن ہے اور اسیکی اولاد سے سیف بن النعمان بن عفیر بن زرعہ بن عفیر بن الحرث بن النعمان بن قیس بن عبید بن سیف بن ذی یزن ہے یہہ سیف بن ذی یزن وہی ہے جو کسرے شاہ فارس کے پاس ملوک حبشہ کے ظلم وجور کی شکایت لیگیا تہا اور فارس کو یمن مین لایا تہا۔

بطون حمیر اور اون کے انساب یہی ہین انکا ملک یمن مین صنعاء سے ظفار و عدن تک تہا انکے حکومت کے حالات اس سے پیشتر ہم بیان کر چکے ہین واللہ وارث الارض ومن علیہا وھو خیر الوارثین۔

قبائل حضرموت چونکہ مورخین حمیر بن سبا کے انساب کے ساتہ حضرموت اور جرہم کے بہی انساب ذکر کر دیا کرتے ہین لہذا ہم بہی حمیر بن سبا کے

انساب کے ساتہہ ہی حضرموت اور جرہم اور اون کے شعوب کے انساب تحریر کیا چاہتے ہین کیونکہ حضرموت اور جرہم سبا کے بہائیون مین سے ہین جیسا کہ توریت مین مذکور ہے اور ہم اوسکو بیان کر چکے ہین اور سوائے ان دونون کے قحطان کے اولاد سے بعد سبا کے کوئی معروف العقب نہین رہا۔

حضرموت اور اون کے ملوک کا تذکرہ عرب بائدہ کے ذیل مین ہم بیان کر چکے ہین اور وہین اشارۃً ہم نے لکہہ دیا ہے کہ ان کے اجیال متاخرہ طبقات غیرہ مین شامل ہو گئے ہین اسوجہ سے ہم اون کو اس طبقہ ثالثہ مین ذکر کیا چاہتے ہین ابن حزم کہتا ہے کہ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرموت یقطن برادر قحطان کا لڑکا ہے واللہ اعلم اس خاندان مین حکومت و ریاست عہد اسلام تک قائم رہی ہے انہین مین سے وائل بن حجر ہین جنکو صحبت رسول صلعم نصیب ہوئی تہی نسب انکا اس طرح پر ہے۔

"وائل بن حجر بن سعید بن مسروق بن وائل ابن النعمان بن ربیعہ بن الحارث"
"بن عوف بن سعد بن عوف بن عدی بن شرحبیل بن الحرث بن مالک"
"بن مرہ بن حمیر بن زید بن لابی بن مالک بن قدامہ بن اعجب ابن مالک ابن"
"لابی بن قحطان"

اسکا لڑکا علقمہ بن وائل ہے ابن حزم کے نزدیک حجر بن سعید اور سعید ابن مسروق مین ایک پشت چہوٹ گئی ہے جسکا نام سعد ہے اور وہ سعید کا لڑکا ہے پہر ابن حزم تحریر کرتا ہے کہ بنو خلدون اشبیلی بہی انہین مین سے جبار بن علقمہ بن وائل کے اولاد سے ہین اور انہین مین سے علی المنذر بن محمد اور اسکے لڑکے قرمونہ اور اشبیلیہ مین ہے جن کو ابراہیم بن حجاج

نے بجیلہ قتل کیا یہہ دونون عثمان ابوبکر ابن خالد بن عثمان ابوبکر بن مخلوف
معروف بہ خلدون کے لڑکے ہین (جو کہ مشرق مین داخل ہوا تہا) اور صدف
بن اسلم بن زید بن مالک بن زید بن حضرموت اکبر بہی بنو حضرموت سے
ہے انہین حضرمیون مین سے علاء بن الحضرمی رض بہی ہین جنکو جناب
رسول اللہ صلعم نے بحرین کا والی مقرر کیا تہا اور ابوبکر رض و عمر رض نے یعنی بعد
جناب موصوف اسی عہدہ پر قایم رکہا تہا تا آنکہ ۲۱ھ مین انکا انتقال
ہوا اور یہ علاء - عبد اللہ بن عبدۃ بن حماد بن مالک حلیف بنو امیہ بن
عبد شمس کے بیٹے ہین اور انکا بہائی میمون ابن الحضرمی بن الصدف
ہے اور یہہ بہی کہا جاتا ہے "عبد اللہ بن حماد بن اکبر بن ربیعہ بن مالک
بن اکبر بن عریب بن مالک بن الخزرج بن الصدف" ابن حزم کہتا ہے
کہ انہین علاء بن حضرمی کی بہن صعبتہ بنت الحضرمی - طلحہ بن عبد اللہ
کی مان ہین - انتہی -

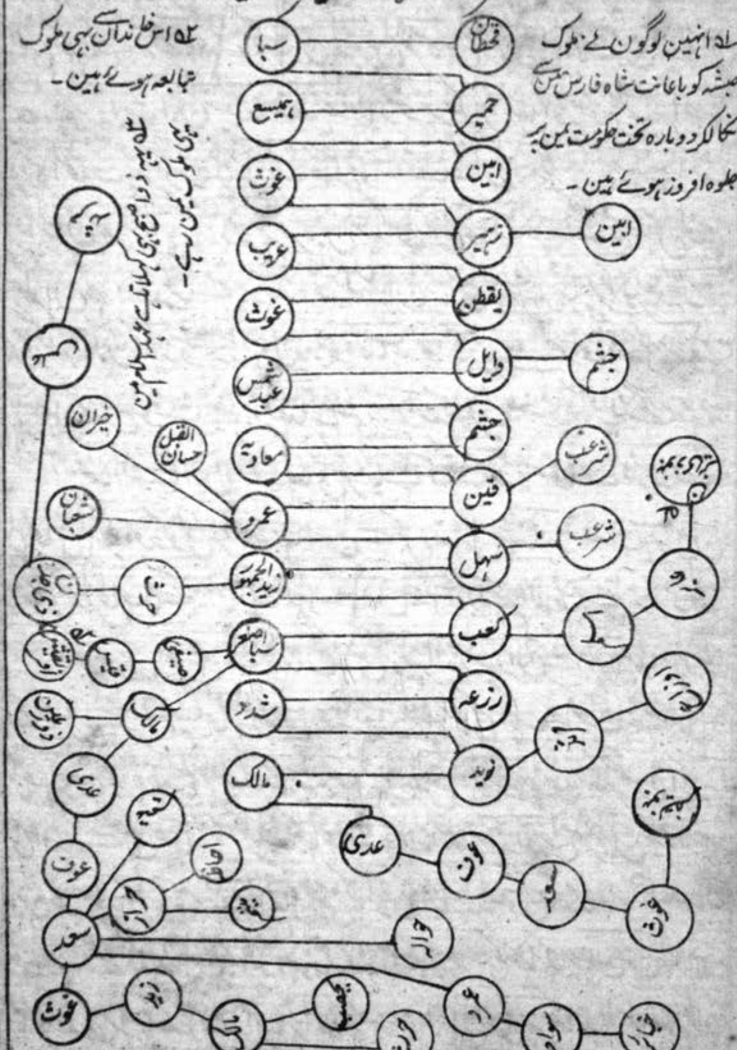
بنو جرہم جرہم کے نسبت لوگون کے مختلف خیال ہین ابن سعید کہتا
ہے کہ یہہ دو گروہ تہے ایک گروہ تو زمانہ عاد مین تہا اور ایک گروہ
جرہم بن قحطان کی اولاد سے ہے یہہ وہ جرہم ہے جو کہ حجاز کا مالک
ہوا تہا جبکہ اسکا بہائی یعرب بن قحطان نے یمن پر اپنی حکمرانی کا سکہ
چلایا تہا بعد اسکے اسکا لڑکا عبد یالیل بن جرہم پہر اسکا لڑکا جرشم
بن عبد یالیل پہر بعد اسکے اسکا لڑکا عبد المدان بن جرشم بعد ازان
نفیلہ بن عبد المدان بعدہ عبد المسیح بن نفیلہ پہر اسکا لڑکا مضاض بن
عبد المسیح پہر عمرو بن مضاض زان بعد اسکا بہائی حرث بن مضاض
بعد ازان عمرو بن الحرث پہر اسکا بہائی بشر بن الحرث پہر مضاض

بن عمرو بن مضاض کے بعد دیگرے حکمرانی کرتے رہے یہہ جرہم کی دوسری امت ہے جسکی طرف سیدنا اسماعیل علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے اور جنمین آپ نے اپنی شادی کی تھی۔ واللہ اعلم۔

شجرہ انساب بنو حمیر قحطانیہ

ساد انہین لوگون نے ملوک حبشہ کو باعانت شاہ فارس سے نکالکر دوبارہ تخت حکومت یمن پر جلوہ افروز ہوئے ہین۔

۵۲ اس خاندان سے بہی ملوک تبابعہ ہوئے ہین۔



قضاعه ابہی یہہ بیان ہو چکا ہے کہ قضاعہ۔ بنو حمیر سے ہے یا کہ بنو عدنان
سے اور اوس مقام پر فریقین کے دلایل مختصر طور پر نقل کر دیئے گئے ہین اور بنظر ترجیح
اس قول کے کہ قضاعہ حمیر کے خاندان سے ہے بنو حمیر کے بعد ہی قضاعہ کا نسب بہی
لکہہ دیا گیا ہے بنا بر اس کے بعضے کہتے ہین کہ قضاعہ مالک بن حمیر کا لڑکا ہے اور
کلبی لکہتا ہے کہ قضاعہ۔ مالک بن عمرو بن مُرّہ بن زید بن مالک بن حمیر کے نسل
سے ہے بروایت ابن سعید قضاعہ بلاد شحر پر حکمران تہا بعد اوس کے اوسکا
لڑکا الحاف پہر اوسکا لڑکا مالک حاکم ہوا۔ قضاعہ اور وائل بن حمیر سے اکثر
لڑائیان ہوئین پہر بلاد شحر پر مہرہ بن حیدان بن الحاف بن قضاعہ مستقل طور پر
حکمران ہوا بعد چندے بنو قضاعہ نے نجران پر بہی قبضہ کر لیا پہر اونپر بنو حرث
بن کعب ابن الازد مستولی ہوا اور بنو قضاعہ حجاز مین چلے گئے اور قبائل معد مین
مل جُل گئے اسیوقت سے بنو قضاعہ غلطی سے معد کیطرف منسوب کر دیئے گئے۔

علماء نسب نے اس امر پر اتفاق کر لیا ہے کہ قضاعہ کا سوا ے الحاف
(الحافی) کے اور کوئی لڑکا نہ تہا اس سے کل قبائل قضاعہ متشعب ہوئے ہین
الحافی (الحاف) کے تین لڑکے عمرو۔ عمران۔ اسلم (بضم اللام) تہے۔

عمرو بن الحافی سے حیدان و بلی و بہرا اور حیدان سے مہرہ ہوا اور بلی
کے نسل سے مشاہیر صحابہ (رضی اللہ تعالی عنہم) کی ایک جماعت ہے منجملہ اونکے
کعب بن عجزہؓ خدیج بن سلامہؓ۔ سہل بن رافعؓ ابو بردہ بن بنار ہین اور بہرا
کی اولاد سے بہی صحابہ کی ایک جماعت ہے از انجملہ مقداد بن عمرؓ ہین یہہ اسود
ابن عبد یغوث بن وہب (خال یعنی ماموں جناب رسول اللہ صلعم) کیطرف
منسوب کئے جاتے ہین کیونکہ انہوں نے اونکو اپنا متبنیٰ کیا تہا بیان کیا جاتا ہے
کہ خالد بن برمک (خاندان برامکہ کا مورث اعلیٰ) بنی بہرا کا مولیٰ (غلام آزاد) تہا

اسلم بن الحافی سے سعد ھذیم - جہینہ - نہد (بنو زید بن لیث ابن سود بن اسلم) ہوئے جہینہ اسوقت تک حجاز کے میدان مین مابین ینبع و مدینہ منورہ موجود ہین اور ان کے شمال مین عقبہ ایلہ تک بلی کے مساکن مواطن ہین اور یہہ دو لون بحر قلزم کے شرقی سمت مین واقع ہین ایک گروہ انمین کا بحر قلزم کے غربی جانب نکلکر مابین صعید مصر و بلاد حبشہ پھیل گیا وہین اونکی کثرت ہوئی اور انہون نے بلاد نوبہ پر استیلاء حاصل کیا اور انکی جماعت کو منتشر کر کے انکے قبضہ سے حکومت و سلطنت چہین لیا ملوک حبشہ سے بہی لڑے اور اسوقت تک اون کے خون سے اپنے تلوار کی پیاس بجہاتے ہین سعد ہذیم سے بنو عذرہ ہین جو عرب مین محبت اور پیار مین مشہور ہین انہین مین سے جمیل بن عبد اللہ بن معمر اور اونکی صاحبہ بثینہ بنت حبابا ابن حزم کہتا ہے کہ بثینہ کے باپ کو صحبت رسول صلعم نصیب ہوئی تھی اور عروہ بن خرام اور انکی صاحبہ عفرا اور زراج بن ربیعہ (قصی بن کلاب کا برادر مادری) بہی انہین مین سے ہے یہہ زراج بن ربیعہ وہی شخص ہے جسکی اعانت سے قصی بن کلاب اور اوسکی قوم نے بنو سعد بن زید بن مناۃ بن تمیم کو مغلوب کیا تہا اور اسیوقت سے قریش کی ریاست کی بنا پڑی تہی -

عمران بن الحافی سے بنو سلیح (یعنی عمرو بن حلوان بن عمران) اور بنو ضجعم بن سعد بن سلیح (جو شام مین روم کیطرف سے غسان کے پہلے حکمران تہے) اور قبیلہ بزرگ بنو جرم بن زبان بن حلوان بن عمران ہین اس خاندان کے اکثر صحابی ہین انکا مسکن و موطن مابین غزہ و جبال شرات (شام) ہے اور تغلب بن حلوان سے بنو اسد - بنو النمر - بنو کلب کے بڑے بڑے قبایل ہین

جو سب کے سب بنو وبرہ بن تغلب کیطرف منسوب ہوتے ہین بنو نمر سے بنو خشین
بن النمر اور بنو اسد بن وبرہ سے تنوخ ہین اور وہ فہم بن تیم اللات بن اسد
ہے جنمین سے مالک بن زہیر بن عمرو بن عمرو بن فہم ہے یہہ سب بنی حزم کے
حلفا رہتے اور بنو تیم اللات وغیرہ سے بہی تین قبیلہ ہین جو قبایل عرب
کندہ۔ لخم۔ جذام۔ عبد القیس کے احلاف کہلاتے ہین۔ بنو اسد بن وبرہ
سے بنو القین ہین اسکا نام نعمان بن جسر بن شیع اللات بن اسد تہا اور
بنو کلب بن وبرہ بن تغلب بن حلوان سے بنو کنانہ بن بکر بن عوف بن
عذرہ بن زید اللات بن رفیدہ بن ثور بن کلب کا بڑا قبیلہ ہے جس مین
تین بطون ہین۔ بنو عدی۔ بنو زہیر۔ بنو علیم۔ اور بنو جناب بن ہبل
بن عبد اللہ بن کنانہ انہین مین کا ایک بہت بڑا قبیلہ ہے از انجملہ عبیدہ
بن ہبیل شاعر قدیم ہے جسکو بعض لوگ ابن حرام کہتے ہین اور بنو عدی
سے بنو حصین بن ضمضم بن عدی ہے جنمین سے نائلہ بنت الفرافصہ بن
الاحوص بن عمرو بن ثعلبتہ بن الحرث بن حصن زوجہ عثمان ابن عفان
(رضی اللہ عنہ) ہتہین اور انہین مین سے ابو الخطار الحسام بن ضرار بن
سلامان بن جشم بن ربیعہ بن حصن (امیر اندلس) اور منسبہ بن سحیم بن منجاش
بن فرغور بن منجاشل بن ہزیم بن عدی بن زہیر اور اسکا ابن الابن حسان
بن مالک بن بحدل ہے زمانہ اسلام مین ریاست وحکومت بنو کلب مین
بنی بحدل کے لئے مخصوص تہی انہین کے اعقاب سے بنو منقذ ملوک شیزر ہین
اور بنو زہیر بن خباب سے حنظلہ بن صفوان بن توبل بن بشر بن حنظلہ
بن علقمہ بن شراحیل بن ہریرہ بن ابی جابر بن زہیر ہے جو ہشام کیطرف
سے افریقہ کا والی ہوا تہا اور علیم بن جناب سے بنو معقل ہین اور قبیلہ

بنو کلب بن عوف بن بکر بن عوف بن کعب بن عوف بن عامر بن عوف سے دحیہ[۱]
(رضی اللہ عنہ) بن خلیفہ بن فروۃ بن فضالۃ بن زید بن امر القیس بن الخزرج بن
عامر بن بکر بن عامر بن عوف (جو رسول اللہ صلعم کے صحابی تھے انکی صورت پر کبھی
کبھی جبرئیل علیہ السلام جناب موصوف کے پاس آئے ہین) اور منصور بن جمہور بن
حصن بن عمرو بن خالد بن حارثہ بن العبید بن عامر بن عوف (رضی اللہ عنہ) (جسکو
یزید بن الولید نے کوفہ کا والی مقرر کیا تھا) اور اسامۃ ابن زید (رضی اللہ عنہ)
بن حارثہ بن شراحیل بن عبد العزی بن عامر بن النعمان بن عامر بن عبد ودّ بن عوف
ہین (جو رسول اللہ صلعم کے محبوب ترین صحابہ سے تھے اسامہ کے باپ زید ایام
جاہلیت مین گرفتار ہوکر حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے قبضہ مین آئے تھے
اور انکو حضرت خدیجہؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیا تھا اسکے
بعد اون کے باپ حارثہ آئے آپ نے زید کو باپ کے ساتھہ جانے کی اجازت دیدی
لیکن زید اپنے باپ کے ساتھہ نہ گئے اور رسول اللہ صلعم کے ہمراہ رہے جناب رسول اللہ
صلعم نے انکو آزاد کردیا اور ان کے لڑکے اسامہ نے آپ ہی کے سایۂ عاطفت مین
پرورش پائی) اور بنو کلب بنو کنانہ بن بکر بن عوف سے مشہور نسابہ ابن کلبی (ابو المنذر
ہشام بن محمد بن سائب بن بشر بن عمرو بن الحرث بن عبد العزی بن امر القیس)
ہے اور امر القیس - عامر بن النعمان بن عامر بن عبد ودّ بن عوف بن کنانہ
بن عذرہ ہے اور بقیہ نسب اسکا اس سے پیشتر گزر چکا -

ان قضاعیون کی حکومت مابین شام و حجاز - عراق تک ایلہ مین اور
جبال کرک سے مشارف شام تک پہیلی ہوئی تہی - روم نے انکو بادیہ عرب پر
حکمران کیا تہا سب سے پہلے انمین حکومت کا تاج تنوخ کے سر پر رکہا گیا بروایت

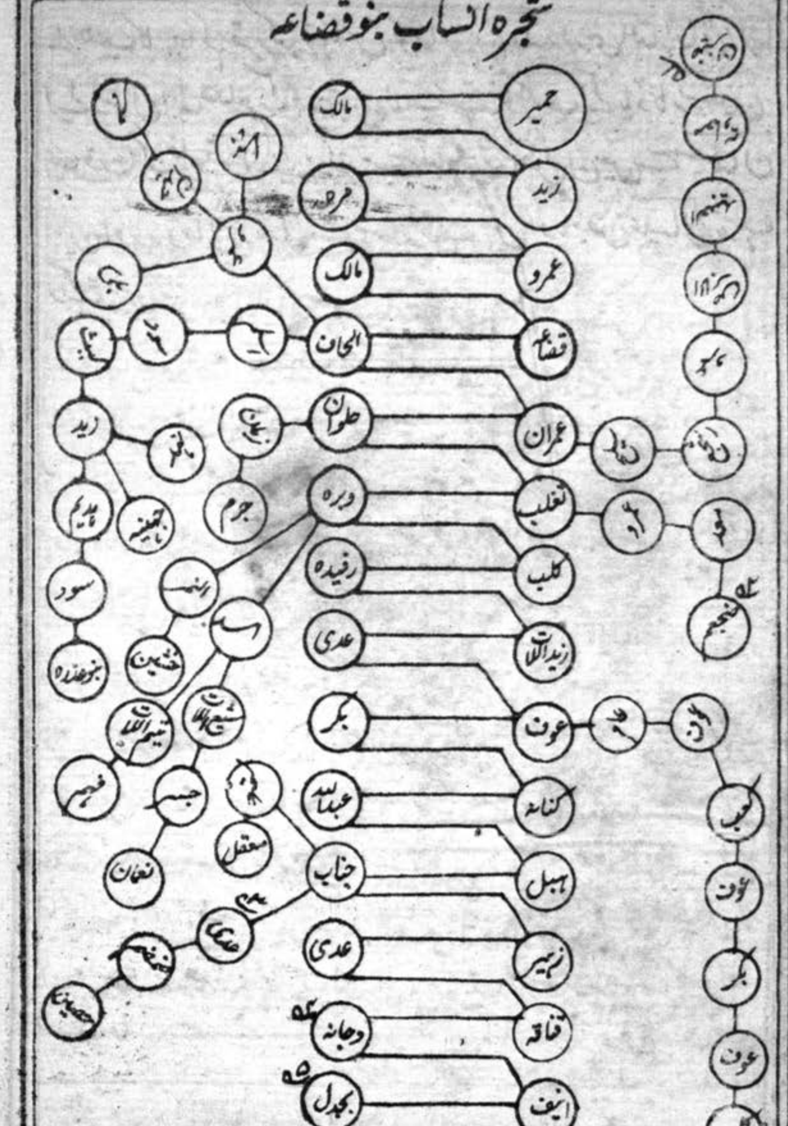
[۱] انہین کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۶ سنہ ہجری مین خط لیکر قیصر روم کے پاس بہیجا تہا -

مسعودی ہتوا تر انمین تیس بادشاہ ہوئے نعمان بن عمرو پہر اسکا لڑکا عمرو بن النعمان پہر اسکا لڑکا حوار ی بن عمرو۔ بعد اسکے یہہ بنو سلیح سے مغلوب ہوگئے انمین حکومت ضجعم بن سعد مین تہی۔ یہہ اوس زمانہ مین تہا جبکہ طیطش قیصر نے شام پر غلبہ حاصل کیا تہا اوس نے انکو اپنی طرف سے بادیۂ عرب کا بادشاہ بنایا تہا یہ اوس کے ہر حکم کی اطاعت کرتے رہے تا آنکہ انمین زیادہ بن ہبولہ بن عمرو بن عوف بن ضجعم حکمران ہوا اور غسان نے یمن سے خروج کیا وہ اُس سے مغلوب ہوگئے اور عرب کی زمامِ حکومتِ شام بنی جفنہ کے قبضہ مین آگئی اور بنو ضجعم کی حکومت و سلطنت جاتی رہی۔ ابن سعید کہتا ہے کہ زیادہ بن ہبولہ بعد غلبہ غسان بقیۃ السیف کو لیکر حجاز کیطرف چلا گیا جسکو حجر آکل المرار کندی نے مار ڈالا جو تبابعہ کیجانب سے حجاز کا حکمران تہا اون لوگونمین جو زیادہ کے ہمراہ تہے نہایت کم آدمی جانبر ہوئے ابن سعید کا یہہ بہی خیال ہے کہ بعض مورخ تنوخ کا اطلاق بنو ضجعم اعمد دوس پر کرتے ہین جنہون نے بحرین مین قیام اختیار کیا تہا پہر آگے چلکر وہ تحریر کرتا ہے کہ بنو عبید بن الابرص بن عمرو بن اشجع بن سلیح کے قبضہ مین ایک ملک اور رہا جسکے آثار اسوقت تک بریہ سنجار مین باقی ہین جسکا آخری حکمران ضیزن بن معاویہ بن عبید تہا جسکو جرامقہ ساطرون کے نام سے یاد کرتے ہین اور اسکا قصہ جو بادشاہ سابور ذو الجنود کے ساتہہ پیش آیا تہا معروف ہے۔

قضاعیون مین سے بنو کلب بن وبرہ نے حکمرانی کی ہے انکے قبضہ مین دومۃ الجندل اور تبوک وغیرہ تہا اس خاندان نے مذہب عیسائی اختیار کر لیا تہا عہد اسلام مین اسکا حکمران اکیدر بن عبد الملک بن سکون تہا بیان کیا جاتا ہے کہ یہہ کندی تہا اور اون حکمرانون کے ذریت سے تہا جسکو ملوک تبابعہ

نے کلب کا حاکم مقرر کیا تہا اس کو خالد بن ولید (رضی اللہ تعالی عنہ) گرفتار کر کے رسول اللہ صلعم کے خدمتمین لائے تہے بنو کلب کے یادگار نسلین اسوقت تک خلیج قسطنطنیہ پر کثرت سے آباد ہین بعض ان مین سے مسلمان ہین اور روحانی زندگی سے بسر کر رہے ہین اور بعض عیسائی مذہب رکہتے ہین۔

شجرہ انساب بنو قضاعہ



ف۱ ملوک حضر از بنی عبید۔
ف۲ قبل عام کے بنو ضجعم ملوک شام تھے۔
ف۳ بنی عدی سے نائلہ بنت الفرافصہ ہیں۔

ف۴ بنو دجانہ دومۃ الجندل کے ملوک تھے۔
ف۵ اسکے اعقاب بنو منقذ ہیں جو ملوک شیزر تھے۔

بنو کہلان بنو کہلان[۱] بن سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان ـ بنو حمیر بن سبا کے نسبی بہائی ہین ابتدًا یہ بنو حمیر کے ساتھہ ملک و حکومت مین شریک تہے بعد چندے زمام حکومت صرف بنو حمیر کے قبضہ مین آگئی اور بنو کہلان یمن مین ان کے ماتحت رہے پہر جب بنو حمیر کی حکومت منقرض ہوگئی تو عرب بادیہ پر بنو کہلان حکمران ہوئے بطون کہلان سے بنو کندہ ہین جنکی حکومت یمن وحجاز مین تہی بعد چندے بنو کہلان ہی کے شعوب سے مزیقیا کے ہمراہ یمن سے بنو ازد نکلکر سرزمین شام مین پہیل گئے شام کی حکومت بنو جفنہ مین اور یثرب کی اوس و خزرج مین اور عراق کی بنو فہم مین رہی پہر لخم وطی انہین کے شعوب سے ظاہر ہوئے اور انکی حکومت و سلطنت حیرہ مین آل منذر کے صورت مین پیدا ہوئی جیسا کہ ہم آیندہ ذکر کرینگے۔

کہلان کا کل نسلی سلسلہ زید بن کہلان سے چلا ہے اور اوسکی شاخین مالک بن زید اور عریب بن زید اور ربیعہ بن زید سے پہیلی ہین ـ مالک بن زید سے بطون ہمدان کا تعلق ہے انکا مسکن و موطن ہمیشہ شرقی یمن مین رہا یہہ خاندان بنو اوسلہ کے نام سے مشہور ہے اور یہہ ہمدان لڑکا ہے مالک بن زید بن اوسلہ بن ربیعہ بن الخیار بن مالک بن زید بن نوف بن ہمدان کا ـ اور شعوب حاشد سے بنو یام بن اصفی بن مالغ بن مالک بن جشم بن حاشد ہین

[۱] مورخین لکھتے ہین کہ سبا بن یشجب نے اپنی حکومت اپنے دونون لڑکون حمیر و کہلان مین اس طرح تقسیم کیا تہا کہ حمیر کو سیاست ملک و انتظام سلطنت سپرد کیا اور کہلان کو اطراف وجوانب کا افسر زیر نگرانی حمیر مقرر کیا چنانچہ حمیر اور کہلان نسلًا بعد نسلٍ اسی طریقہ پر بسر کرتے رہے تا آنکہ بنو حمیر کا زمانہ شباب و ترقی منقضی ہوگیا اور بنو کہلان بجائے ان کے تخت حکومت پر بیٹھ گئے۔

اور انہین مین سے طلحۃ بن مصرف شمار کئے جاتے ہین لیکن جب اللہ جل شانہ نے
نور اسلام سے عرب کی پہاڑیون اور ریگستانون کے ذرات کو روشن کیا تو
اکثر بنو ہمدان اطراف و جوانب مین منتشر ہو کر نکل گئے اور جو باقی رہ گئے وہ یمن مین
باقی رہ گئے یہہ لوگ جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہ کے شیعیت
(متابعت یا گروہ) مین شامل رہے جسوقت کہ صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) مین
مشاجرت واقع ہو رہی تھی یہہ اسی تشیع کی حالت مین تا زمانہ اسلام رہے اہل انہین
مین سے علی بن محمد الصلیحی بنو یام کے اولاد سے تھا (جو کہ دعوت دولت
عبیدیہ کا یمن مین قائم کرنے والا تھا) بنو یام کا نسبی تعلق حاشد سے ہے یہہ وہی
زمانہ مین حصن حراز پر مستولی ہو گیا تھا جسکی حکومت اسکے بعد نسلاً بعد نسل اسی کے
خاندان مین رہی انکے پہلے اور بعد زیدیہ کے زمانہ مین بنو الرسی کی حکومت
صعدہ مین تھی بیہقی کہتا ہے کہ بعد منتشر ہونے کے ان کے کسی قبیلہ کا نشان
باقی نہ رہا سوائے اسکے کہ کچھہ لوگ یمن مین باقی رہے حالانکہ یہہ عرب کے اعظم
قبایل سے تھے ابن سعید کہتا ہے کہ بنو ہمدان سے بنو الزریع زیدیہ ہین جو
عدن وغیرہ مین ملک و حکومت کے مالک تھے ہمدان کا نسبی بھائی الہان بن
مالک بن زید بن اوسلہ ہے اور مالک بن زید سے بنو ازد[1] (یعنی ازد بن الغوث
بن نبت بن مالک بن زید) اور خثعم و بجیلہ پسران انمار بن اراش (برادر ازد بن الغوث)

---

[1] بعض مورخ اسکو بنو الاسد (بجائے زا کے سین مہملہ) لکھتے ہین لیکن جوہری نے لکھا ہے کہ ازد
اسد سے زیادہ فصیح ہے یہہ بہت بڑا قبیلہ تھا اسکو جوہری نے تین قسمون پر تقسیم کیا ہے (۱) ازد
شنوہ جو نصر ابن الازد کے نسل سے ہین (۲) ازد السراۃ یہہ وہ ہین جو بنو الازد کے مقام سراۃ
مضافات یمن مین جا کر مقیم ہو گئے تھے اور اسی مناسبت سے یہہ ازد سراۃ کیطرف منسوب
کر دیا گیا (۳) ازد عمان یہہ وہ ہین جو بنو الازد مین سے عمان مین جا کر آباد ہوئے تھے اور یہہ اسی
مناسبت سے ازد عمان کے نام سے معروف ہوئے۔

ہین بعضے کہتے ہین کہ انمار - نزار بن معد کا لڑکا ہے لیکن یہہ صحیح نہین ہے بہرکیف بنو الازد
کا بہت بڑا قبیلہ ہے جس سے بہت سی شاخین نکلی ہین از انجملہ بنو دوس - نصر
بن الازد کے نسل سے یعنی دوس بن عدثان (بالثاء المثلثہ) ابن عبد اللہ بن
زہران بن کعب بن الحرث بن کعب بن مالک بن نصر بن الازد اور جذیمہ بن
مالک بن فہم بن غنم بن دوس ہین جنکا ملک اطراف عمان مین تہا پہر بعد انقضاء
حکومت دوس وجذیمہ - عمان مین انکے نسبی بہائی بنو نصر بن زہران بن کعب
حکمران ہوے چنانچہ ان مین سے قبیل اسلام مستکبر بن مسعود بن الجرار بن عبد اللہ
بن معولہ بن شمس بن عمرو بن غنم بن غالب ابن عثمان بن نصر بن زہران تہا
اور جس نے اون مین سے اسلام کا زمانہ پایا ہے وہ جیفر بن الجلندی بن کرکر
بن مستکبر اور اسکا بہائی عبد اللہ والی عمان تہا جناب رسول صلعم نے ان
دونون صاحبون کیطرف نامہ نامی ارسال فرمایا تہا اور ان کے اطراف و
جوانب کا عمرو بن العاصی کو متولی مقرر کیا تہا - بنو الازد ہی مین سے بنو مازن
بن الازد کے نسل سے بنو عمرو مزیقیا ابن عامر (ملقب بہ ماء السماء) ابن حارثہ
الغطریف ابن امرء القیس البہلول ابن ثعلبہ بن مازن ابن الازد ہین یہہ
عمرو اور اس کے اباء واجداد حمیر کے ساتہہ بادیہ کہلان پر یمن مین حکمرانی
کرتے تہے بعد انکی حکومت کو قیام ہوگیا سر زمین سبا (بلاد یمن مین) سر زمین
بلاد سے ہتی اور یہی اون سیول کی مدافع ہتی جو دو پہاڑون سے گرتے تہے
ان دونون پہاڑون کے مابین سیل و مطر روکنے کے غرض سے دیوارین
(یا بند) قایم کردی تہین جنمین جابجا کہڑکیان بنی ہوئی تہین جس سے حسب
حاجت پانی لیلیا جاتا تہا یہہ بند یا دیوارین زمانہ حمیر تک قائم رہین جب
انکی حکومت جاتی رہی اور انکی سلطنت کا کارخانہ درہم و برہم ہوگیا او

ارض سبا پر بنو کہلان کا دور دورہ ہوا تو رو و بدل مین بے مرمتی کیوجہ سے
وہ بند اور دیوارین خراب ہوگئین اور اوس کے نگہبان ادہر اودہر پریشان
ہوکر چلے گئے عمرو مزیقیا (انکے بادشاہ) نے بند کے خراب ہوجانیکے وجہ سے
شہر کے ویران ہونے سے اہل شہر کو آگاہ کیا۔ ابن ہشام بروایت ابوزید
انصاری تحریر کرتا ہے کہ عمرو مزیقیا نے خواب مین دیکہا تہا کہ "گہوس بند کو
کہود رہی ہے" جس سے اوسنے یہہ تعبیر کیا کہ نہ تو اب اس شہر کو قیام ہوگا
اور نہ بند باقی رہے گا اور اپنی قوم کو جمع کرکے شہر چہوڑ دینے پر آمادہ کیا
اسکی قوم نے کہا کہ جبسوقت یہہ حالت پیش آئے تو اپنے چہوٹے لڑکے کو
اس سیل کے نذر کردینا عمرو مزیقیا نے کہا کہ مین ایسے شہر مین نہین قیام
کیا چاہتا جہان پر میرا چہوٹا لڑکا لقمۂ نہنگ اجل کیا جائے عمرو مزیقیا نے یہہ
یہہ کہکر اپنے مال و اسباب کو فروخت کر ڈالا اور اپنے لڑکون اور پوتون کو
ہمراہ لیکر نکل کہڑا ہوا ازدبہی عمرو مزیقیا کو نکلتے ہوئے دیکہہ کر سفر پر آمادہ
ہوگیا چنانچہ یہہ دونون معہ بقایا بنی مازن کے اپنے ملک یمن سے جدا ہوکر
حجاز مین چلے آئے۔ سہیلی کہتا ہے کہ انکی علیحدگی یمن سے حسان بن
تبان اسعد (ملوک تبابعہ) کے زمانہ مین ہوئی ہے الغرض جب یہہ یمن سے
جدا ہوکر چلے تو پہلے یہ بلاد عک۔ مابین زبید و زمع مین جا اُترے بادشاہ
سے اور ازد سے لڑائی ہوئی اس کے بعد وہ اطراف بلاد مین پہیل گئے چنانچہ
بنو نصر ابن الازد۔ شرات و عمان مین اور بنو ثعلبہ بن عمرو مزیقیا یثرب
(مدینۂ منورہ) مین اور بنو حارثہ بن عمرو۔ مر الظہران (مکہ) مین جا پہونچے
بیان کیا جاتا ہے کہ یہی خزاعہ تہا یہہ لوگ اثناء سفر مین مابین زبید
و زمع ایک چشمہ پر (جسکو غسان کہتے ہین) ہوکر گزرے پس جس نے بنو مزیقیا

مین سے اوس چشمہ سے پانی لیا وہ اوسی نام سے موسوم ہوا اس پانی کے پینے
والے بنو مالک ۔ بنو الحرث ۔ بنو جفنہ ۔ بنو کعب ہین اور یہی غسان کے نام
سے موسوم ہوتے ہین اور چونکہ بنو ثعلبہ عنقاء نے نہین پیا تھا اسوجہ سے وہ اس
نام سے معروف نہ ہوے ۔ جفنہ کی اولاد سے ملوک شام ہین جنکا ذکر و بیان
آیندہ آئیگا اور ثعلبہ عنقاء کے نسل سے اوس و خزرج ۔ یثرب (مدینہ) کے ملوک
زمانہ جاہلیت مین گزرے ہین جیسا کہ ہم بیان کرینگے اور عمرو مزیقیا سے بنو قصی
ابن حارثہ بن عمرو ہین ۔

بجیلہ کا ملک سروات بحرین و حجاز مین تبالہ تک تھا یہہ لوگ زمانہ فتوحات
اسلامی مین پریشان ہوکر نکل گئے معدودے چند اپنے ملک مین باقی رہ گئے
جنمین سے زمانہ حج مین ہر سال مکہ مین آتے ہین جنکے چہرون سے تنگی عیش کے آثار
نمایان رہتے ہین بطون بجیلہ سے قسر یعنی مالک بن عبقر بن انمار اور بنو احمس
بن الغوث بن انمار ہین ۔

بنو عریب ابن زید بن کہلان سے طی ۔ اشعریون ۔ مذحج ۔ بنو مرہ ہین
اشعریون ۔ اشعر یعنی نبت بن ادد کے لڑکے ہین انکا شہر ۔ زبید کے شمالی جانب تھا
ابتداء اسلام مین انکو ایک گونہ سطوت و غلبہ حاصل تھا لیکن جب اسلامی فتوحات
کی موجین بڑھین تو یہہ لوگ پریشان ہوکر اپنے وطن سے نکل گئے معدودے چند
جو یمن مین باقی رہ گئے وہ زمانہ مامون مین آئے دن کی لڑائیون سے ضعیف
ہوکر حکمرانی کے سلسلہ سے نکلکر رعایا مین شمار کرلئے گئے اور بنو طی بن ادد یمن
مین رہتے تھے ازد کے نکلنے کے بعد ہی یہہ بھی یمن سے نکل کھڑے ہوے اور
بنی اسد کے جوار مین مقام سمیرا و فید مین سکونت اختیار کرلی یہہ ایک زمانہ
تک یہین مقیم رہے لیکن شروع زمانہ فتوحات اسلامیہ مین یہہ بھی منتشر ہوگئے

ابن سعید کہتا ہے کہ انمین کے اسوقت تک اپنے ملک مین ایک گروہ کثیر موجود
ہین جنسے حجاز و شام و عراق کی پہاڑیان بہری ہوئی ہین یعنی اسوقت تک
قبایل طے عراق و شام و مصر مین حکومت کر رہے ہین منجملہ انکے سنبس اور
ثعالب دو قبیلہ بڑے مشہور و معروف ہین پس سنبس لڑکا ہے معاویہ کا اور
وہ شبیل بن عمرو بن الغوث بن طی کا اور اون کے ساتہہ بحتر بن ثعل بہی ہے
اور انہین مین سے زبید بن معن بن عمرو بن عس بن سلامان بن ثعل (ابریہ
سنجار مین) اور ثعالب بنو ثعلبہ بن رومان بن جندب بن خارجہ بن سعد
بن فطرہ بن طے اور ثعلبہ بن جدعا بن ذہل بن رومان ہین اور بنو لام
بن ثعلبہ اسی گروہ سے ہین انکے مساکن مدینہ کے پہاڑون مین ہین اکثر
اوقات یہہ یثرب مین چلے آتے ہین اور جو ثعالب صعید مصر مین ہین وہ
نسل سے ثعلب بن عمرو بن الغوث بن طے کے ہین ۔ زمانہ جاہلیت مین
بنو ہنی بن عمرو بن الغوث ابن طی ۔ طی پر حکومت کرتے تہے اسی کے اولاد
سے ایاس بن قبیصہ ہے جسکو کسرے ابرویز نے بعد قتل نعمان بن منذر کے
عرب کا حاکم مقرر کیا تہا اور طے کو مقام حیرہ مین بجائے لخم کے ٹہیرایا تہا
یہہ ایاس ۔ قبیصہ بن ابی یعفر بن نعمان بن ضبیب بن الحرث ابن الحویرث
بن ربیعہ بن مالک بن سعد بن ہنی کا لڑکا ہے اسکی ریاست و حکومت تا زمانہ
انقراض حکومت فارس قایم رہی اسی ایاس کے اعقاب سے بنو ربیعہ
بن علی بن مفرح بن بدر بن سالم بن قصہ بن بدر بن سمیع اور ربیعہ سے
آل مراد اور آل فضل کی شاخین اور آل فضل سے آل علی اور آل مہنا کی شاخین
منسوب ہین پس علی اور مہنا بیٹے ہین فضل کے اور فضل و مراد بیٹے ہین
ربیعہ کے اور سمیع جو اس کے طرف منسوب ہوتا ہے وہ درحقیقت قبیصہ

بن ابی یعفر کی اولاد سے ہے۔

عہدِ حکومت دولت عبیدیہ مین طی پر بنو مفرج حکومت کرتے تہے پھر بنو مراد بن ربیعہ حکمران ہوئے یہہ سب کے سب شام مین ارض غسان کے وارث تہے پہر بعد چندے بنو علی اور بنو مہنا پسران فضل ابن ربیعہ بالاشتراک حکمران رہے لیکن اندلون مشارف شام وعراق وبریہ نجد مین بنو مہنا بالانفراد حکمرانی کرتے رہے ان کا ظہور عہد دولت ایوبیہ اور اس کے بعد ملوک ترک وشام مین ہوا ہے جیسا کہ آیندہ بیان کیا جائیگا۔

مذحج کا نام مالک بن زید بن آدد بن زید بن کہلان ہے اسی سے مراد (جسکا نام یحابر بن مذحج) اور سعد العشیرۃ بن مذحج ہے جو ایک بہت بڑا قبیلہ ہے جس سے بہت سی شاخین نکلین ہین منجملہ اون کے جعفر بن سعد العشیرۃ اور زبید بن صعب ابن سعد العشیرۃ اور بطون مذحج سے نخع۔ رہا مسیلہ۔ بنو حرث بن کعب ہین نخع۔ جسر بن عمرو بن علۃ بن جلد بن مذحج اور مسیلہ ابن عامر بن عمرو بن علۃ اور رہا ابن منبہ بن حرب بن علۃ ہے اور بنو حرث کا باپ حرث ابن کعب بن علۃ ہے یہہ اطراف نجران مین رہتے تہے بنو ذہل بن مزیقیا (از نسل ازد) اور بنو حارث بن کعب بن عبد اللہ بن مالک بن نصر بن الازد انکے مجاورت مین آکر ٹہرے۔ نجران مین اس سے پہلے جرہمی قبیلہ حکمران تہا ادن دلون اونکا بادشاہ افعی کاہن تہا جو اولاد نزار بن معد کا حکم ہوا تہا جبکہ اون لوگون مین بعد موت نزار آتش فتنہ وفساد مشتعل ہو رہی تہی اسکا نام غلس اور عمار بن ہمدان بن مالک بن منتاب بن زید بن وائل بن حمیر کا بیٹا ہے یہہ ملکہ بلقیس کیطرف سے نجران کا حاکم تہا اسیکو ملکہ بلقیس نے سلیمان علیہ السلام کے پاس سفیر کر کے بہیجا تہا اس نے

جناب موصوف کے رسالت کی تصدیق اور آپ پر ایمان لایا اور تاحیات اوسی دین پر قائم رہا پہر نجران مین بنو الحرث بن کعب بن علتہ بن جلد بن مذحج کا دور دورہ ہوا بنو افعی مغلوب ہوگئے پہر اس کے بعد یمن سے ازدنے خروج کیا اور انکے طرف ہوکر گزرا آپسمین لڑائیان ہوئین آخر الامر انکے جوار مین بنو نصر بن الازد اور بنو ذہل بن مزیقیا ٹہر گئے اور ریاست وحکومت کو باہم تقسیم کرلیا انہین مذحجیون مین سے بنو حرث بن کعب سے بنو زیاد ہین نام اسکا یزید بن قطن بن زیاد بن الحرث بن مالک بن کعب بن الحرث ہے یہہ مذحج کا بہت بڑا خاندان اور نجران کا حکمران رہا ہے آخر زمانہ مین ریاست عبد المدان بن الدیان کے خاندان مین آگئی تہی یہہ حکومت بعثت سے چند دنون پیشتر یزید بن عبد المدان تک منتہی ہوئی تہی اسکا بہائی عبد الحجر بن عبد المدان خالد بن ولیدؓ کے ہمراہ جناب رسول اللہ صلعم کی خدمت مین وفد ہوکر آیا تہا اور اسکا بہتیجا زیاد بن عبد اللہ بن عبد المدان سفاح کا ماموں تہا جسکو اوس نے نجران ویمامہ کا حاکم مقرر کیا تہا۔

ابن سعید لکہتا ہے کہ ایک مدت تک نجران کی حکومت بنو عبد المدان مین رہی پہر اون مین سے بنو ابو الجواد اور چہٹی صدی مین عبد القیس بن ابی الجواد پہر اس زمانہ مین اعاجم[1] یکے بعد دیگرے حکمران ہوئے۔ پہر بطون حرث بن کعب سے بنو معقل (یعنی ربیعۃ بن الحرث بن کعب) کا تعلق ہوا بیان کیا جاتا ہے کہ اسوقت جو مغرب اقصی مین بنو معقل ہین وہ اسی البطن سے ہین معقل بن کعب قضاعی کے نسل سے نہین ہین اسکی تائید مین یہہ کہا جاتا ہے کہ یہہ کل بنو معقل۔ ربیعہ کیطرف منسوب ہوتے ہین اور ربیعہ نام ہے اسی

[1] اعاجم جمع ہے عجم کی۔

معقل کا ھذا کما رایت واللہ تعالی اعلم۔

ر بنو مرہ بن ادد۔ طی و مذحج و اشعریین کے بھائی ہین یہہ بہت بڑا قبیلہ
ہے اس سے بہت سی شاخین نکلی ہین جو سب کے سب مثل خولان و معافر
و لخم و جذام و عاملہ و کندہ کے حرث ابن مرہ تک منتہی ہوتی ہین۔ معافر
بنو یعفر بن مالک بن الحرث بن مرہ ہین زمانہ فتوحات اسلام مین یہہ سب منتشر
ہو گئے انہین مین سے منصور بن ابی عامر۔ ہشام والی اندلس کا مصاحب تھا
خولان کا نام افکل بن عمرو بن مالک اور عمرو برادر یعفر ہے یہہ لوگ شرقی
جبال یمن مین رہتے تھے زمانہ فتوحات اسلام مین یہہ بھی منتشر ہو گئے تھے
الا آنکہ اون مین سے کچھہ لوگ یمن مین باقی رہ گئے لیکن پھر بھی وہ اور
ہمدان اسوقت اعظم قبایل عرب یمن سے شمار کئے جاتے ہین اور اہل یمن
اور اوس کے اکثر قلعات پر انکو استیلا حاصل ہے۔ لخم کا نام مالک بن عدی
بن الحرث بن مرہ ہے یہہ بھی بہت بڑا خاندان ہے جس سے بڑے بڑے
قبایل نکلے ہین از انجملہ بنو الدار بن ہانی بن حبیب بن نمارۃ بن لخم اور
اس کے بڑے لڑکے سے بنو نصر بن ربیعہ بن عمرو بن الحرث بن مسعود بن
مالک بن عمم بن نمارۃ بن لخم ہین بیان کیا جاتا ہے کہ نمارۃ۔ آل منذر کا
قبیلہ ہے انہین مین بنو لخم سے بنو عبادہ[۱] ہین جو اشبیلیہ کے حکمران رہے ہین
جذام[۲] کا نام عمرو بن عدی ہے یہہ لخم بن عدی کا بھائی ہے یہہ قبیلہ بھی کثیر الشعوب ہے

[۱] اول جس شخص نے بنو عبادہ سے اشبیلیہ پر حکمرانی کی وہ قاضی محمد بن اسماعیل بن قریش ابن عبادہ تھا
[۲] جذام لغت مین ایک خاص بیماری کو کہتے ہین ممکن ہے کہ یہہ ماخوذ جذم سے ہو جسکے معنی قطع کے
ہین جوہری لکھتا ہے کہ نسابہ مضر کا یہہ خیال ہے کہ یہہ مصر کی اولاد سے ہے جو منتقل ہو کر یمن چلے گئے
تھے جس سے لوگون نے انکو اہل یمن سے سمجھہ لیا ہے۔

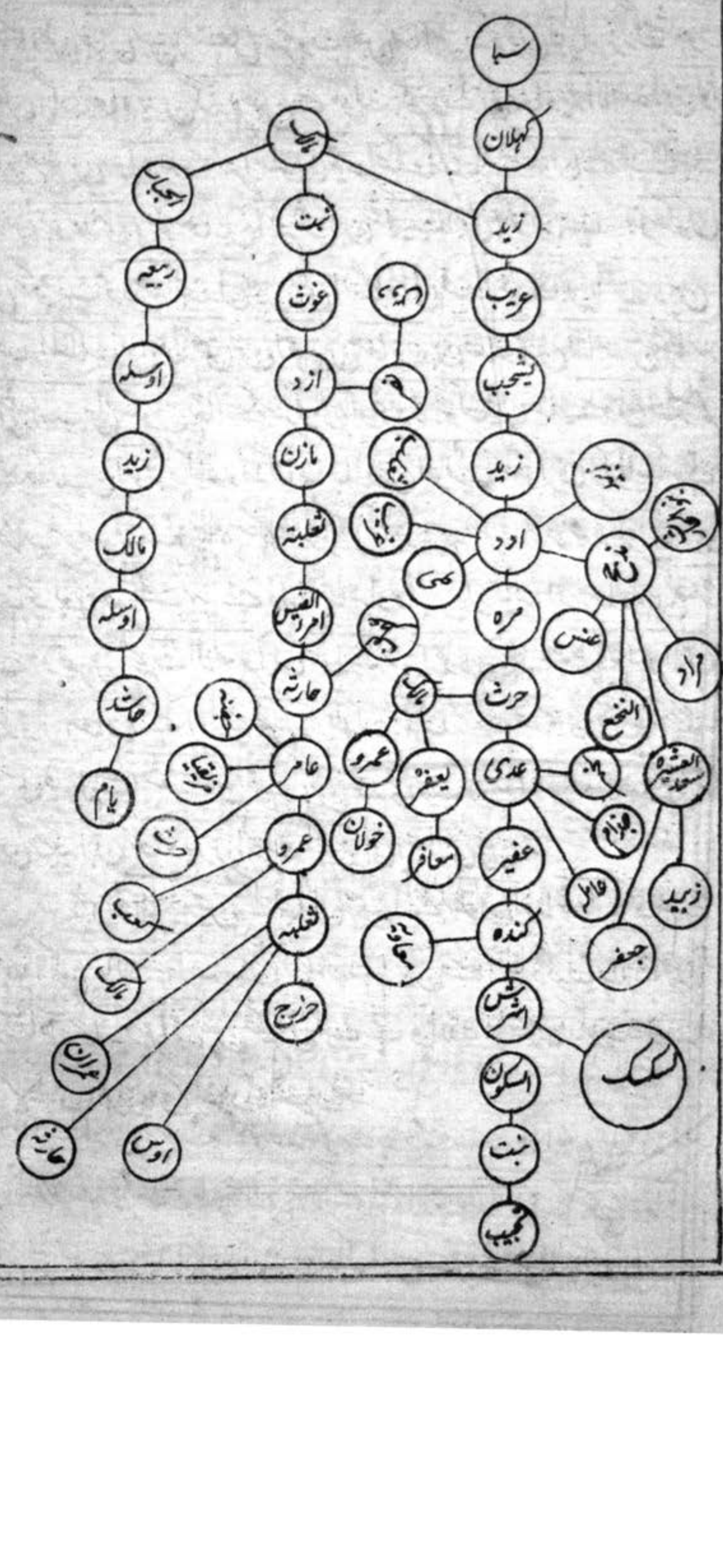
غطفان و اصی و بنوحرام بن جذام و بنوخبیب و بنومخرمہ و بنوبعجہ و بنولفایہ
اسی قبیلہ کے بطون ہین انکا ملک اطراف ایلہ مین اول اعمال حجاز سے ینبع
تک پہیلا ہوا تہا علاوہ اس کے معان (ارض شام) مین بنونافرہ (بطن نفایہ)
کی ریاست تہی پہر اون مین سے فروۃ ابن عمرو بن النافرہ حکمران ہوا یہہ روم
کیطرف سے اپنی قوم اور اون عرب کا جو اطراف معان مین رہتے تہے
حاکم تہا یہہ وہی شخص ہے جسکے پاس جناب رسول اللہ صلعم نے نامہ نامی
بہیجا تہا اس نے خدمت اقدس مین ایک سپید خچر بطور ہدیہ ارسال کیا تہا
قیصر نے یہہ سنکر حارث بن ابی شمر غسانی والی غسان کو اسکی گرفتاری کو
روانہ کیا حارث نے پہونچکر اسکو گرفتار کر کے مقام فلسطین مین صلیب دیدی
اس قبیلہ کے اخلاف اپنے مسکن اولی مین دو شعوب کے پیرایہ مین ظاہر ہوتے ہین
ایک شاخ بنو عابد کے نام سے مشہور ہے جو کہ مابین بلبیس (اعمال مصر)
وعقبہ ایلہ اور جانب فلسطین سے کرک تک آباد ہین اور دوسرا گروہ بنو عقبہ
کہلاتے ہین یہہ بریہ حجاز مین کرک سے ازلم تک اور مابین مصر و مدینہ نبویہ
حدود و غزہ تک شام مین پہیلے ہوئے تہے۔ عاملہ اسکا نام حرث بن عدی
ہے یہہ بہی لخم و جذام کا بہائی ہے اسکو عاملہ اسوجہ سے کہتے ہین کہ اسکی مان
عاملہ قضاعیہ تہی یہہ اپنی مان کے نام سے موسوم و معروف ہوا یہہ بہی
بہت بڑا قبیلہ ہے اسکا وطن بریہ شام مین تہا۔ کندہ[۱] کو ثور بن عفیر بن
عدی کے نام سے موسوم کرتے ہین عفیر لخم و جذام کا بہائی ہے۔ انکے
خاندان مین حکومت و سلطنت رہی ہے اسیوجہ سے کندۃ الملوک کہلاتے ہین

[۱] صاحب حماۃ تحریر کرتا ہے کہ کندہ کو اسوجہ سے کندہ کہتے ہین کہ اس نے اپنے باپ کی کفران نعمت
کی تہی اسی قبیلہ کے امرء القیس بن عابس کندی صحابی جناب رسول صلعم ہین۔

انکی حکومت بادیہ حجاز مین عدنان کیجانب سے ہتی جیساکہ ہم آیندہ بیان کرینگے انکا وطن جبال یمن (متصل حضرموت) مین ہتا اس کے تین قبیلہ بزرگ مشہور ہین ایک معاویہ بن کندہ جس سے ملوک بنو حرث بن معاویۃ الاصغر ابن ثور بن مرتع بن معاویہ دوسرا سکون تیسرا سکسک ہے۔ سکون سے تجیب کا قبیلہ یعنی بنو عدی و بنو سعد بن اشرس بن شبیب ابن سکون ہے۔ بنو سکون کی حکومت دومۃ الجندل مین ہتی اسکا والی عبد المغیث بن اکیدر بن عبد الملک بن عبد الحق بن اعمی بن معاویہ بن حلاوۃ بن اثامہ بن شکامہ بن شبیب بن السکون ہتا اسکے سرکوبی کو غزوۃ تبوک مین جناب رسول اللہ صلعم نے خالد بن الولیدؓ کو روانہ کیا تہا خالد بن الولیدؓ اسکو گرفتار کر لائے تہے جناب موصوف نے پہلے اسکا خون بحل کر دیا پہر اس سے جزیہ دیکر صلح کر لیا چنانچہ بعد مصالحت یہہ اپنے دار القیام کو واپس کر دیا گیا اور معاویہ بن کندہ سے بنو حجر بن الحرث الاصغر ابن معاویہ بن کندہ ہین جس سے حجر آکل المرار ابن عمرو بن معاویہ ہے اور یہ حجر پدر ملوک بنو کندہ ہے جسکا ذکر آیندہ آئیگا۔ اسی قبیلہ سے اشعث بن قیس بن معدی کرب بن معاویہ اور جبیلہ بن عدی بن ربیعہ ابن معاویہ بن الحرث اکبر جاہلی اسلامی ہین۔

یہی قحطانیہ یمن کے قبائل ہین انکے بطون اور انساب کو ہم نے مہما امکن بالاستیعاب بیان کیا اب ہم انہین سے انکا ذکر کیا چاہتے ہین جو شام و حجاز و عراق مین حکمرانی کرتے تہے واللہ المعین بکرمہ ومنہ لا رب غیرہ ولا خیر الا خیرہ۔

شجرہ انساب بنو کہلان



حصہ دوم

ذکر ملوک حیرہ از آل منذر

عرب کے گروہ اول (یعنی عرب بادیہ) کے عراق مین حکمرانی کے حالات بوجہ بعد زمانہ ایسی تاریکی مین پڑے ہوئے ہین کہ جنکی تفصیل اور تشریح ہمکو قابل اطمینان نہین معلوم ہوئی ہان اس قدر ہم کہہ سکتے ہین کہ قوم عاد وعمالقہ نے عراق پر حکمرانی کی تہی اور بعض مورخین کا یہہ قول ہے کہ ضحاک بن سنان انہین مین سے تہا جیسا کہ اس سے پیشتر بیان کیا گیا باقی رہا عرب کا دوسرا گروہ (یعنی عرب مستعربہ) پس اونکی حکومت ممتاز و منفرد حکومت نہ تہی بلکہ انکا ملک بالکل غیر آباد اور اونکی حکومت بدوی تہی اور اونکی ریاست اُن لوگون پر تہی جنکا کسی ایک خاص مقام پر قیام نہ تہا دراصل عرب پر حکمرانی تبابعہ کر رہے تہے جو کہ اہل یمن سے تہے ان سے اور فارس سے اکثر لڑائیان ہواکین کبہی یہہ اونپر غالب آجاتے تہے اور کل یا کسی جزو عراق پر قبضہ حاصل کرلیتے تہے اور گاہے یہہ اون سے مغلوب ہوجاتے تہے لیکن ہمارا خیال یہہ ہے کہ اہل یمن بعد قبضہ عراق دوبارہ مغلوب نہین ہوئے جیسا کہ بخت نصر کا عراق مین جانے اور وہان اہل یمن کے تنگ کرنے کا حال بیان کیا گیا۔

سواد عراق اور اطراف شام وجزیرہ مین ارمانی (ارمنی) ارم بن شام کے اولاد سے اور وہ عرب کے لوگ سکونت پذیر تہے جو عساکر ابن تبع جعفر طی وکلب وتمیم وجرہم وغیرہ کے وہان باقی رہ گئے تہے اور بعد اس کے تنوخ ونمارہ بن لخم وقنص بن معد انمین آملے جیسا کہ اس سے پیشتر بیان کیا گیا یہہ

گروہ عرب کا مابین حیرہ و فرات اطراف انبار تک پہیلا ہوا تہا یہہ لوگ
عرب الضیاحیہ کے نام سے موسوم ہوتے ہین۔ پہلے جس نے انمین سے زمانہ
ملوک الطوائف مین حکومت کی ہے وہ مالک بن فہم بن تیم اللہ بن اسد بن
وبرہ بن تغلبہ بن حلوان بن قضاعہ تہا بعد اس کے اسکا بہائی عمرو بن
فہم پہر ان دونون کے بعد جذیمہ الابرش بارہ برس تک حاکم رہا۔ مالک
بن فہم۔ بنو زہران ازد سے ہے یہہ مزیقیا کے پہلے یمن سے نکل کر عراق مین
چلا آیا تہا اور بعضے کہتے ہین جفنہ بن مزیقیا کے اولاد کے ساتھہ یہہ یمن سے
نکلے ہین پس جب بنو ازد اطراف وجوانب ممالک مین متفرق ہو گئے تو یہہ
بنو زہران شرات و عمان مین ٹہر گئے جسوقت طوائف الملوکی شروع ہوئی
یہہ بہی ایک قطعہ زمین دبا بیٹہے مالک ابن فہم اسی خاندان کے بادشاہون
مین سے ہے اور شط فرات کے شرقی جانب عمرو بن الظرب بن حسان
بن اذینہ (نسل سے سمیدع بن ہوبر یادگار نسل عمالقہ) کی حکومت تہی اسکی
حکومت کا سکہ مشارف شام وجزیرہ مین چل رہا تہا اور اسکا دار الحکومت مابین
خابور و قرقیسا ایک تنگ مقام پر تہا اس سے اور مالک بن فہم سے اکثر لڑائیان
ہوتی رہین اتفاق سے عمرو بن الظرب انہین لڑائیون مین مر گیا بجائے اس کے
اوسکی لڑکی الزباء بنت عمرو تخت نشین ہوئی طبری کے نزدیک اسکا نام نائلہ تہا
سہیلی کہتا ہے کہ ملکہ الزباء سمیدع بن ہوبر کی ذریت سے ہے جو کہ بنو قطورا کا
(اہل مکہ سے تہا یہہ سمیدع بیٹا ہے مرثد ابن لاوی بن قطور بن کرکی بن عملاق
اور ... لڑکی ہے عمرو بن اذینہ بن الظرب بن حسان کی اس حسان اور سمیدع
مین بہت ... پشتین ہین چونکہ الزباء اور سمیدع کا زمانہ ایک دوسرے سے
بہت دراز گزرا ہے اس وجہ سے اوسکی صحت پر اطمینان نہین ہو سکتا

(انتہی کلام السہیلی) الغرض مالک بن فہم اور الزباء بنت عمرو مین بہی یونہی لڑائیونکا
برابر سلسلہ جاری رہا تاآنکہ مالک بن فہم اسیر اور نیز اور ملوک الطوائف پر مستولی
ہوگیا ابو عبیدہ کا یہہ بیان ہے کہ یہہ عرب کا عراق مین پہلا بادشاہ ہے
سب سے پہلے اس نے منجنیق بنائی ساٹھہ برس اسکی حکومت رہی جب یہہ مرگیا
تو جذیمہ ابو ضاح (جسکو جذیمہ الابرش بہی کہتے ہین) تخت نشین ہوا اسکی
کنیت ابو مالک تہی عیسیٰ علیہ السلام کے تیس برس بعد اسکا زمانہ ہوا ہے زمانہ
ملوک الطوائف مین پچہتر برس اسکی حکومت رہی الزباء بنت عمرو سے اور اس سے
کبہی صلح اور گاہے جنگ چہڑی رہی تاآنکہ الزباء نے بحیلہ شادی اوسکو
بلا بہیجا قصیر بن سعد اسکا وزیر اس حیلہ سے آگاہ ہوگیا اور اوس نے جذیمہ الابرش کو
جانے سے منع کیا لیکن اوس نے قصیر کے کہنے پر نہ عمل کیا لشکر کو آراستہ کرکے
الزباء کے دار السلطنت کو روانہ ہوا قصیر کو جبکہ وہ الزباء کے دار السلطنت
مین پہونچا الزباء کے مکر و فریب کا پور الیقین ہوگیا اسوجہ سے وہ لوٹ کہڑا ہوا
اور جذیمہ شادی کے اشتیاق مین الزباء کے مجلس مین داخل ہوا غریب جذیمہ الابرش
کی مشتاق آنکہین الزباء کے حسن و جمال کے دیکہنے سے سیر نہوتے پائی تہین کہ اُس کے
حکم سے جذیمہ الابرش کی رگ ہفت[1] اندام کاٹ دی گئی جس سے اسقدر خون
بہا کہ جذیمہ مرگیا جیسا کہ کتب اخبار مین مرقوم و مذکور ہے طبری کہتا ہے کہ
جذیمہ کل ملوک عرب سے صائب الرائے تہا مکر و فریب سے دور و عدوان اور
غرائم کا سچا تہا سب سے پہلے اسکو کل عراق پر حکومت حاصل ہوئی اور اس نے
لشکر کو مرتب کیا اسکو برص ہوگیا تہا اسوجہ سے تعظیماً اسکی کنیت وضاح رکہی گئی

[1] رگ ہفت اندام کو نہر البدن بہی کہتے ہین اس رگ کے کہول دینے سے کل بدن کا خون آتا ہے
اگر بند نہ کیا جائے تو کثرت استفراغ دم سے انسان مرجائے۔

اطراف وجوانب کے ملوک اسکو ہدایا وتحایف بہیجتے تہے مختلف ممالک سے اس کے
پاس وفود آتے تہے اس نے اپنے زمانۂ حکومت مین طسم وجدیس سے اون کے
ملک ایمامہ) مین جاکر لڑائی کی جب حسان بن تبع نے بہی اونپر حملہ کیا تو اسکی
مراجعت کی اثنا مراجعت مین حسان بن تبع نے اس کے لشکر پر شبخون مارا
اس کے لشکریون نے حسان بن تبع کا منہہ پہیر دیا بجائے نفع کے اوسکو نقصان
اوٹہانا پڑا جذیمہ اکثر عرب عاربہ سے لڑتا رہا یہہ کاہن بہی تہا اس نے نبوت کا
دعوے کیا تہا بنوایاد پر بہی اس نے حملہ کیا تہا جو عین اباغ مین رہتے تہے
بنوایاد اس کی لڑائی سے تنگ ہوکر صلح کے خواستگار ہوئے بنوایاد مین عدی
بن نصر بن ربیعہ بن عمرو بن الحرث بن مسعود بن مالک بن عمرو بن نمارہ بن
لخم نہایت حسین جوان تہا جو بنوایاد کے بہن کی اولاد سے تہا جذیمہ نے اسکو
بنوایاد سے طلب کیا جب بنوایاد نے اس کے دینے سے انکار کیا تو جذیمہ نے
نہایت ہی سختی سے لڑائی کی دہمکی دیا بنوایاد نے جذیمہ کے اون دونون بتونکو
چرو امنگایا جسکی وہ پرستش کرتا تہا جذیمہ کو جب یہہ معلوم ہوا تو اوس نے
بنوایاد سے اون بتون کو طلب کیا بنوایاد نے اس شرط سے اون بتون
کے واپس دینے کا وعدہ کیا کہ لڑائی موقوف کردیجائے جذیمہ نے اس
شرط کو قبول کرلیا لیکن اوس کے ساتہہ یہہ شرط اور بڑہا دی کہ اون
دونون بتون کے ساتہہ عدی بن نصر بہی آئے۔ بنوایاد اور جذیمہ سے
باہم اس شرط پر صلح ہوگئی جب عدی بن نصر جذیمہ کے پاس آیا تو جذیمہ
نے عدی بن نصر کو اپنا شرابدار بنالیا جذیمہ کی بہن (رقاش) اس پر
عاشق ہوگئی عدی نے ملنے سے انکار کیا تب رقاش نے عدی کو یہہ
ترکیب بتلائی کہ جسوقت جذیمہ شراب نوشی مین مشغول ہو تو اس سے

میرے ساتہہ منگنی کی درخواست کرنا پہلے تو عدی اس امر پر راضی نہوا لیکن
جب رقاش نے اصرار کیا اور لوگون نے اوسکو ابہارا تو عدی نے عین
شراب نوشی کے وقت جذیمہ سے کہا جذیمہ نے منظور کر کے اوسی شب کو
رقاش کا عقد عدی سے کردیا جب دوسرا دن ہوا اور جذیمہ کا نشہ فرو ہوا
اور لوگون کے زبانی رقاش کے عقد کا حال سُنا تو جذیمہ رنج اور غصہ سے
اپنے ہونٹہہ چبانے لگا عدی یہہ سنکر بخوف جان بہاگ کر بنوایاد مین
جا پہونچا تا آنکہ اونہین مین اسکا انتقال ہو گیا جذیمہ نے عدی کی بڑی تلاش کی
لیکن وہ ہاتہہ نہ آیا مجبور ہو کر رہ گیا اتفاق وقت سے رقاش اوسی شب
مین عدی سے حاملہ ہو گئی تہی چنانچہ بعد انقضاء مدت حمل اس کے بطن
سے عمرو پیدا ہوا عمرو نے اپنے ماموں جذیمہ کی آغوش شفقت مین پرورش
پائی جب یہہ بڑا ہوا تو یہہ مجنون ہو گیا یہہ کہ جن نے اسکو بیہوش کردیا
اسوجہ سے گہر سے غایب ہو گیا جذیمہ نے اطراف وجوانب مین اس کے
غایب ہونیکی خبر کردی اتفاق وقت سے مالک وعقیل پسران فارج
بن مالک بن العنس (از بنو عتفا قضاعہ) عمرو کو رستہ مین ملگئے مالک
وعقیل نے اسکا نام ونسب دریافت کیا جب انکو اسکی حالت سے
آگاہی ہوئی تو وہ دونون عمرو کو جذیمہ کے پاس لے آئے جذیمہ اور اسکی
مان اس کے آنے سے بہت خوش ہوئی ۔ جذیمہ نے ان دونون کو
اپنی مصاحبت مین رکہہ لیا اور جس کام کو وہ آئے تہے وہ کام اون کا
پورا کردیا جیسا کہ کتب اخبار مین بالتفصیل لکہا ہے ۔

طبری کہتا ہے کہ ارض حیرہ و مشارف شام مین عرب کا بادشاہ
عمرو بن ظرب بن حسان بن آدنیہ بن السمیدع بن ہوثر عملاقی تہا اس سے

اور جذیمہ سے لڑائی ہوئی اثناء لڑائی مین عمرو ابن الظرب مارا گیا تب بجائے
اس کے اسکی لڑکی الزباء جسکو نائلہ کہتے تہے تخت نشین ہوئی اس کے لشکر
مین بقایا رحما لقہ (از عاد اولی) اور رہند و سلیح پسران حلوان اور وہ لوگ
جو انکے ساتہہ قبائل قضاعہ کے تہے موجود تہے ملکہ الزباء شط فرات پر رہتی ہتی
اور وہین اس نے ایک محل بنوایا تہا جب اسکی حکومت کو ایک گونہ مضبوطی
اور استقلال ہو گیا تو یہہ اپنے باپ کا بدلہ جذیمہ سے لینے کو مستعد ہوئی لیکن
مصلحتاً لڑائی کے عیوض حیلہ سے کام لینا زیادہ مناسب سمجہکر بحکمت عملی جذیمہ کو
اس امر پر اوبہارا کہ اوس نے ملکہ الزباء سے شادی کا پیام بہیجا ملکہ الزباء نے
اس کے پیام کو قبول کرکے اپنے ملک مین بلا بہیجا اس امر مین جذیمہ کی قوم نے
جذیمہ کے ساتہہ موافقت کی مگر قصیر بن سعد بن عمرو بن جذیمہ بن قیس بن
ازلی بن نمارہ بن لخم نے بنظر انجام بینی جذیمہ کو اس عزیمت سے روکنا چاہا لیکن جذیمہ
نے اسکے کہنے پر کچہہ خیال نہ کیا پہر جذیمہ نے عمرو بن عدی (اپنے بہانجے) سے
اس امر مین مشورہ کیا عمرو بن عدی نے جذیمہ کے رائے سے اتفاق کیا
اسوجہ سے جذیمہ نے بجائے اپنے عمرو بن عدی کو اپنے قوم مین اپنا قایم مقام
کیا اور لشکر کی حکومت و سرداری عمرو بن عبد الجن کو دیکر خود براہ غربی فرات
ملکہ الزباء کے طرف روانہ ہوا جب یہہ ملکہ الزباء کے ملک کے قریب پہونچا
تو ملکہ کیطرف سے ہدایا اور تحایف آئے بعد اس کے خود ملکہ نے اپنے
لشکر کے ساتہہ اسکا استقبال کیا قصیر نے اسوقت بہی جذیمہ کو سمجہایا اور
یہہ کہا کہ اگر ملکہ الزباء کی فوج تجہکو گہیرلے تو یہہ سمجہنا کہ ملکہ نے دغا دیا ایسی
حالت مین جسطرح ممکن ہو صفوف لشکر کو پہاڑ کر نکل آنا جذیمہ نے قصیر کے
کہنے پر کچہہ خیال نہ کیا اور بے تامل ملکہ کے پاس تن تنہا چلا گیا ملکہ نے اس کا

نہایت احترام کیا بعد چند ساعت کے اسکی رگ ہفت اندام کاٹ دی گئی بس سے
خون بہتے بہتے جذیمہ مرگیا قصیر یہہ واقعہ دیکھہ کر لوٹ کھڑا ہوا جب اپنے ملک
مین پہونچا تو اسکی قوم اس سے برگشتہ ہوکر عمرو بن عبد الجن کیطرف مایل ہوگئی
تب قصیر نے ایسی معقول چال اختیار کی کہ جس سے اوسکی قوم عمرو بن عدی کے
قابو مین آگئی بعد اس کے عمرو بن عدی نے اپنے ماموں جذیمہ کے خون کا بدلہ
لینے کی تیاری کی ملکہ الزباء سے کاہنوں نے یہہ کہہ دیا کہ تیری ہلاکت فلان
شخص کے ہاتہہ سے ہوگی اور اوسکی علامات بتا دیا ملکہ الزباء کو سخت تشویش
پیدا ہوگئی اوس نے اسی وقت ایک مصور عمرو بن عدی کی تصویر کہیچ لانے پر
متعین کیا چنانچہ مصور عمرو بن عدی کی تصویر معہ اسکے لشکریون کے کہیچ لایا
ملکہ الزباء نے عمرو بن عدی اور اس کے لشکریون کے تصویرین دیکہکر اس امر کا
یقین کر لیا کہ میری ہلاکت اسی کے ہاتہہ سے ہوگی اور ایک راستہ اپنے
دربار سے قلعہ تک زمین کے اندر اندر بنوا لیا عمرو بن عدی نے قصیر کو بسازش
ملکہ کے پاس روانہ کیا قصیر نے ملکہ کے پاس پہونچکر عمرو بن عدی کی سخت
شکایت کی اور یہہ ظاہر کیا کہ مجہپر یہ کل مصائب اسوجہ سے ڈالے گئے ہین
کہ عمرو بن عدی کو یہہ شبہہ پیدا ہوگیا ہے کہ جذیمہ میرے سازش سے مارا گیا ہے
مین اس کے پاس رہنے سے موت کو بہتر سمجہتا ہون ملکہ نے یہہ سنکر قصیر کی بیحد
عزت کی اور اپنے دربار مین حاضر رہنے کا حکم دیا جب الزباء کو قصیر پر اعتبار
کامل ہوگیا تو کئی اونٹوں پر اسباب تجارت بار کرکے عراق کیطرف روانہ کیا قصیر
اور عمرو بن عدی سے حیرہ مین ملاقات ہوئی عمرو بن عدی نے قصیر سے کل
مال واسباب خرید کرکے قصیر کو پہر ملکہ الزباء کے پاس روانہ کردیا ملکہ الزباء کو
قصیر کے واپس آنے سے اور زیادہ اعتبار اور بہروسہ ہوگیا دوبارہ اور

زیادہ مال و اسباب دیکر روانہ کیا عمرو بن عدی نے پہلے سے اس مرتبہ زیادہ معاوضہ دیکر واپس کیا۔ تیسرے بار عمرو بن عدی کے لشکریون نے قصیر کے قافلہ کو لوٹ لیا اور عمرو بن عدی بہی ادن مین شامل تہا قصیر واپس ہوکر ملکہ الزبا کے پاس آیا ملکہ الزبا اپنے محل سے قافلہ کے لینے کو نکلی جسوقت یہہ قافلہ مین پہونچی تو اسکو معلوم ہوا کہ یہہ وہ قافلہ تجارت نہین ہے جسکو اس نے روانہ کیا تہا ملکہ اس مین عمرو بن عدی کے لشکر ہی ہین ملکہ الزبا اسی شش و پنج مین تہی کہ عمرو بن عدی نے پہونچکر اوس راستہ کو روک لیا جو ملکہ الزبا کے دربار سے قلعہ کو نکالا گیا تہا اور اس کے لشکریون نے تلوارین نیام سے نکال لین ملکہ الزبا نے کسی نہ کسی طرح اپنے کو اوس مجمع سے نکال کر اوس راستہ تک پہونچایا جسکو اوس نے اپنی جانبری کا باعث سمجہہ رکہا تہا لیکن اسکی بدقسمتی سے عمرو بن عدی وہان موجود تہا اوس نے ایک ضرب شمشیر سے اسکا کام تمام کردیا بعد اس کے اہل شہر پر جو کچہہ گذرنا تہا گذرا اور عمرو بن عدی بعد چندے مظفر و منصور واپس آیا۔

عمرو بن عدی نے ایکسو بیس ۱۲۰ برس کی عمر پائی یہہ ہمیشہ لڑائیون مین مہنمک رہا محل مین آرام سے بیٹہنے پر لڑائی کے خوفناک میدان کو اس نے ہمیشہ فضیلت دی ملوک عرب سے سب کے پہلے اسی نے حیرہ کو دار السلطنت بنایا اور اہل حیرہ نے اپنی کتابون مین ملوک عرب سے اسی کو عراق کا حکمرانی کرتے ہوے پایا ہے ملوک الطوائف اس سے دبتے تہے تاآنکہ اردشیر بن بابک کا اہل فارس مین دور حکومت آیا۔

ہشام بن کلبی بروایت ابن اسحاق تحریر کرتا ہے کہ آل نصر کے

عراق مین آنیکی یہہ وجہ ہوئی کہ ربیعہ بن نصر نے ایک خواب دیکھا تھا جسکی تعبیر
شق اور سطیح کاہنون نے یہہ کی کہ حبشہ اون سے حکومت یمن چھین لین گے
پس اسوجہ سے ربیعہ بن نصر نے اپنے اہل بیت (خاندان) سے جنکو جنکو مناسب
سمجھا عراق کیطرف روانہ کردیا اور ایک خط شاہ فارس (سابور بن خرزاد) کو
لکھہ دیا شاہ فارس نے اس کے خاندان والون کو حیرہ مین ٹھیرایا اور یادگار
نسل ربیعہ بن نصر سے نعمان بن منذر بن عمرو بن عدی بن ربیعہ بن نصر ہے
بعضے کہتے ہین کہ منذر پادشاہ ساطرون (تنوخ قضاعہ) کے اولاد سے ہے ابن
اسحاق نے علماء کوفہ سے اسکی روایت کی ہے - اور جبیرؓ بن مطعم صحابی سے روایت
کیجاتی ہے کہ جسوقت نعمان کی تلوار عمر رضی اللہ عنہ کے خدمت مین لائے گئے تو
آپ نے جبیرؓ بن مطعم کو طلب فرمایا جبیر بن مطعمؓ عرب اور قریش کا نسب خوب جانتے
تھے انہون نے اسکی تعلیم ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پائی تھی - پس عمر رضی اللہ عنہ نے
وہ تلوار جبیر کو سپرد کردیا اور دریافت کیا کہ "ممن کان النعمان یا جبیرؓ"
(اے جبیر نعمان کن سے تھا) جبیرؓ نے کہا کان من اسلاف قنص ابن معدؑ
(وہ نعمان) قنص ابن معد کے اسلاف سے تھا - سہیلی کہتا ہے کہ قنص بن معد کی
اولاد حجاز مین منتشر ہوگئی اسوجہ سے کہ اون مین اور ان کے یکجہی خاندان
مین شہر تنگ ہونے کے وجہ سے لڑائیان شروع ہوگئین پس قنص بن معد
کی اولاد سواد عراق کیطرف چلی آئی اور یہہ زمانہ ملوک الطوایف کا تھا اونہون نے
اردوانیون سے معرکہ آرائی کی اور بعض ملوک الطوایف پر حملہ کرکے انکو سواد عراق
سے نکال دیا اسکے بعد اشلاہ نے انکو زیر کیا اور قبائل عرب مین شامل ہوکر انکے
نسب مین داخل ہوگیا - طبری کہتا ہے کہ جسوقت عمر رضی اللہ نے جبیر بن مطعمؓ
سے نعمان کا نسب دریافت کیا تھا اسوقت جبیر نے کہا تھا کہ عرب کا یہہ خیال ہے

کہ انشاء قنص بن معد سے ہے اور وہ سب عجم ابن قنص کی نسل سے ہین لیکن
یہہ کہ لوگون نے عجم کی تصحیف کردی اور بجاے اس کے لخم کہنے لگے۔ ابن اسحاق
کہتا ہے کہ کل عرب کا یہہ خیال ہے کہ نعمان بن المنذر لخم کے اولاد سے ہے جسنے
ربیعہ بن نصر مین پرورش پائی ہتی واللہ اعلم۔

الغرض عمرو بن عدی کے ہلاک ہونے کے بعد عرب اور کل بوادی
عراق وحجاز وجزیرہ پر امرء القیس بن عمرو بن عدی حکمران ہوا۔ آل نصر اور
عمال فارس مین سے سب سے پہلے اس نے عیسائی مذہب اختیار کیا۔ بروایت
ہشام ایکسو پندرہ برس زندہ رہا منجملہ اس کے زمانہ سابور مین تیئیس[۲۳] برس اور
زمانہ ہرمز بن سابور مین ایک برس اور زمانہ بہرام بن ہرمز مین تین برس
اور زمانہ بہرام بن بہرام مین اٹھارہ برس اور زمانہ سابور مین ستر برس رہا
اسی کے زمانہ مین یہہ ہلاک ہوا تب بجاے اس کے عمرو بن امرء القیس حکمران ہوا
تیس برس اسکی حکومت رہی بعد اس کے اوس بن قلام عملقی حاکم ہوا ہشام
روایت کرتا ہے کہ یہہ عمرو بن عملاق سے ہے پانچ برس اسکی حکومت رہی جحجب
بن عتک بن لخم نے اسکو مار کر حکومت لیلی زمانہ بہرام بن سابور مین مر گیا بجاے
اس کے امرء القیس بن عمرو پچیس[۲۵] برس حکمرانی کرتا رہا زمانہ یزدجرد اثیم مین
ہلاک ہوا بجاے اس کے نعمان بن امرء القیس حاکم ہوا اسکی مان شقیقہ۔ ربیعہ
بن ذہل بن شیبان صاحب خوانق کی لڑکی ہے نعمان بن امرء القیس ملوک
آل نصر مین سب سے زیادہ جری اور بہادر ہتا تیس[۳۰] برس اس نے حکومت کی پہر زاہد
ہوگیا ترک سلطنت کرکے بیابان کیطرف چلا گیا بعضے مورخ کہتے ہین کہ یزدجرد اثیم
نے اپنے لڑکے بہرام کو تعلیم کے لئے اسی نعمان بن امرء القیس کے سپرد کیا تہا لیکن
طبری باستناد علماء فارس کہتا ہے کہ جسکے سپرد بہرام کی تربیت کی گئی ہتی وہ منذر

بن النعمان بن امرء القیس ہے الغرض بہرام بعد تکمیل و تعلیم فنون جنگ آداب شاہی اپنے باپ کے پاس آیا اور تھوڑے دنون ٹھہر کر پھر منذر کے پاس چلا گیا اس اثنار مین یزدجرد اثیم مرگیا اہل فارس نے ایک شخص کو اردشیر کے اولاد سے تخت نشین کر دیا اور بہرام سے اسوجہ سے اعراض کیا کہ اس نے عرب مین پرورش پائی تھی آداب عجم سے ناواقف تھا جب اسکی اطلاع منذر کو ہوئی تو اس نے ایک لشکر مرتب کیا اور زیر افسری اپنے لڑکے نعمان کے فارس کیطرف روانہ کیا اس غرض سے کہ شاہ حال فارس کو تخت سے اوتار کر بہرام کے سر پر شاہی تاج رکھا جائے چنانچہ نعمان بن منذر نے فارس پر پہونچکر شاہی شہر کا محاصرہ کرلیا اس کے بعد منذر معہ لشکر عرب اور اس کے ساتھ بہرام بھی آیا اہل فارس نے ڈر کر بہرام کی بادشاہت کو تسلیم کرلیا اور بہرام نے منذر کے کہنے سے اہل فارس کی خطائیں معاف کردین اور منذر اپنے ملک کو واپس آیا۔

ہشام بن الکلبی کہتا ہے کہ پھر حرث ابن عمرو بن حجر الکندی ایک لشکر عظیم لیکر بلاد معد اور حیرہ پر چڑھ آیا اسکو تبع بن حسان ابن تبع نے حکمران بنا یا تھا نعمان بن امرء القیس نے نکل کر اسکا مقابلہ کیا اثناء جنگ مین نعمان اور چند لوگ اس کے خاندان کے مارے گئے اس کے ہمراہی میدان جنگ سے بھاگ نکلے اور منذر بن النعمان الاکبر اور اسکی مان ماء السماء کو نجات ملگئی آل نعمان کی حکومت پریشان ہوگئی اور حرث بن عمرو اون کل بلاد کا مالک ہوگیا جنکی حکمرانی آل نعمان کر رہے تھے۔ ہشام کے سوا اور مورخین کا یہہ بیان ہے کہ جس نعمان کو حرث نے قتل کیا ہے وہ منذر بن نعمان کا لڑکا ہے اور اسکی مان ہند بنت زید مناۃ بن زید اللہ بن عمرو بن ربیعہ بن ذہل بن شیبان ہے پھر آگے چلکر ہشام تحریر کرتا ہے کہ جب حرث بن عمرو نے آل نعمان سے حکومت

چہین لی تو قباد نے اس سے چہیڑ چہاڑ شروع کی حرث بن عمرو کی حکومت
چونکہ کمزور رہتی اسوجہ سے اوس نے قباد سے اس شرط پر مصالحت کرلیا کہ
عرب ۔فرات سے آگے نہ بڑہین پہر جب حکومت فارس ضعیف ہو چلی تو اس نے
عرب کو اطراف سواد مین فرات کے پرلی طرف لوٹ و غارت کرنیکا اشارہ
کر دیا جب شاہ فارس نے پہر اسکو لڑائی سے دہمکایا تو اس نے کہلا بہیجا
کہ عرب کا گروہ ایک نہین ہے جسکو مین روک لون بلکہ اون مین مختلف قبایل
ہین اونکو سوائے مال کے کوئی چیز لوٹ مار کرنے سے نہین روک سکیگی شاہ
فارس نے یہہ سنکر عرب کو ایک حصہ سواد کا دیدیا اسکے بعد حرث نے ایک
طرف سے شاہ یمن کو فارس پر حملہ کرنے کو او بہارا اور اپنے برادرزادہ شمر ذو الجناح کو
دوسری طرف سے قباد سے لڑنے کو بہیجا چنانچہ شمر ذو الجناح نے قباد سے لڑائی کی
اور رے تک اسکا تعاقب کر کے قتل کر ڈالا پہر شمر خراسان کیطرف بڑہا
اور تبع نے اپنے لڑکے حسان کو صعد کیطرف روانہ کیا اور یہہ حکم دیا کہ سرزمین
چین تک لڑتا ہوا چلا جائے اور اپنے برادرزادہ یعفر کو روم کیطرف
بڑہنے کا حکم دیا اس نے قسطنطینہ کا محاصرہ کیا تا آنکہ اہل قسطنطینہ نے
خراج دینا اور اسکی اطاعت قبول کرلی بعد اس کے اس نے رومیہ کیطرف
قدم بڑہائے لیکن طاعون نے اسکے ایسے ہاتہہ پاؤن ڈہیلے کر دئیے کہ ان
سب کو رومیون نے دفعۃً حملہ کر کے قتل کر ڈالا ۔ شمر ذو الجناح جو خراسان
کیطرف گیا تہا اوس نے بلطایف الحیل بعد محاصرہ کے سمرقند پر قبضہ کرلیا
بعد اس کے چین کیطرف بڑہا اور ترک کو ہزیمت دی لیکن اس سے تین برس
پہلے حسان یہان پہونچگیا تہا یہہ دونون اکیس برس تک وہان ٹہرے رہے
تا آنکہ وہین حسان مرگیا ہشام نے یہہ واقعات لکہکر لکہتا ہے کہ صحیح اور متفق علیہ یہہ ہے

کہ یہہ دونون اموال و ذخایر جواہرات لیکر اپنے ملک کو واپس آئے تہے اسکی
وفات یمن مین ہوئی ہے بعد اسکے کہ اس نے ایک سو بیس [۱۲۰] برس حکومت کی
پہر اس کے بعد ملوک یمن سے کسی نے بقصد لڑائی خروج نہین کیا بیان کیا جاتا
ہے کہ اس نے دین یہودی اختیار کر لیا تہا ابن اسحاق کہتا ہے کہ جو تبع تبابعہ سے
مشرق کیطرف گیا ہے وہ تبع اخیر یعنی تبان اسعد ابو کرب ہے۔ واللہ اعلم۔
ہشام لکہتا ہے کہ انوشیروان نے حرث بن عمرو کے بعد منذر بن نعمان کو
حیرہ کا حاکم بنایا جو وقت قتل اپنے باپ نعمان کے بچگیا تہا پہر فارس کیطرف
سے اسود بن منذر کے بعد منذر بن منذر عرب کا سات برس تک بادشاہ رہا
اسکی مان ماویہ بنت نعمان ہے اس کے بعد نعمان بن اسود بن منذر نے چار برس تک
حکومت کی اسکی مان ام الملک ہمشیرہ حرث بن عمرو تہی پہر ابو یعفر بن علقمہ بن
مالک بن عدی بن الذمیل بن ثور بن اسد بن ارلی بن نمارہ بن لخم تین برس
تک اسکا جانشین رہا پہر منذر بن امرء القیس بادشاہ ہوا اسکی مان ماء السماء
بنت عوف بن جشم بن ہلال بن ربیعہ بن زید مناۃ بن عامر بن ضبیب بن سعد
بن الخزرج بن تیم اللہ بن نمر بن قاسط ہے اونچاس [۴۹] برس اسکی حکومت رہی
بعدہ اسکا لڑکا عمرو بن منذر بادشاہ ہوا اسکی مان ہند بنت الحرث بن عمرو
بن حجر آکل المرار ہے سولہ برس اسکی حکومت کا زمانہ رہا اسکی حکومت کے آٹہوین
برس عام الفیل ہوا جسمین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت
ہوئی ہے پہر عمرو بن ہند نے شقیقہ قابوس کو چار برس تک حاکم بنا رکہا بعد
اس کے منذر چار برس پہر نعمان منذر بائیس [۲۲] برس تک آٹہ برس زمانہ ہرمز
مین اور چودہ [۱۴] برس زمانہ ابرویز مین حکمران رہا اسی نعمان کے عہد حکومت
مین آل نصر کی حکومت جزیرہ مین مضمحل ہوگئی بلکہ اس کے بعد پہر کوئی آل نصر کا

بادشاہ ہنوا یہہ وہی ہے جسکو کسرے اپرویز نے قتل کرکے بجائے اس کے حیرہ وعرب کی حکومت کا مالک ایاس بن قبیصہ طائی کو کیا تہا بعد اس کے حیرہ کی ریاست مرزبانان فارس کے قبضہ مین چلی گئی تا آنکہ اسلام کا نورانی آفتاب چمکا اور حکومت فارس کی بہی جاتی رہی ایاس بن قبیصہ حیرہ مین زیر نگرانی مہرجان مرزبان فارس نو برس تک حکومت کرتا رہا اس کے بعد حیرہ مین دوسرا مرزبان آیا جسکا نام زاذویہ بن ماہان ہمدانی تہا یہہ سات برس تک تا زمانہ توران بنت کسرے حکمران رہا پہر اس کے بعد منذر بن نعمان بن منذر حاکم ہوا عرب اسکو غرور کے نام سے موسوم کرتے ہین جو کہ یوم اجداث بحرین مین مارا گیا اور مسلمانون نے جسوقت اعراق پر چڑہائی کی ہتی اور خالد بن الولیدؓ نے حیرہ کا محاصرہ کرلیا تہا اور اہل حیرہ کو اپنے ہلاکت کا یقین ہوگیا تب ایاس بن قبیصہ شرفاء حیرہ کو ہمراہ لیکر خالد بن الولیدؓ کے خدمت مین آیا اور ایک لاکہہ ساٹہہ ہزار درم دیکر مصالحت کرلی خالد بن الولیدؓ نے عہدنامہ اور امان نامہ اوسکو لکہہ دیا یہہ پہلا جزیہ تہا جو عراق مین مسلمانون نے وصول کیا۔ الغرض ایاس بن قبیصہ نے جب مسلمانون کو جزیہ دیکر صلح کرلیا تو کسرے فارس کو اسکا یہہ فعل سخت شاق گذرا اسیوجہ سے اسکو معزول کردیا اسکی حکومت نو برس رہی اس کے ایک برس نو مہینے کے بعد مسلمانون نے مختلف ممالک پر چڑہائی کی انہین ایام مین عمر ابن الخطاب (رضی اللہ عنہ) سریر خلافت پر رونق افروز ہوئے اور انہون نے سعد ابن ابی وقاصؓ کو جنگ فارس کے لئے روانہ کیا جب یزدجرد کو اس واقعہ سے آگاہی ہوئی تو اوس نے مرزبان حیرہ کو لکہہ بہیجا کہ قابوس بن قابوس بن منذر کو عرب کے مقابلہ پر بہیجے اور اس سے یہہ عدہ کرے

جندے مجیب بن عتیک لخمی نے اسکو مار کر حکومت چہین لی پہر اسکے بعد
امرء القیس بن عمرو ثالث پہر اسکا لڑکا نعمان اکبر ابن امرء القیس بن
الشقیقہ (جس نے ترک سلطنت کرکے فقیری اختیار کرلی ہتی) بعد ازان اسکا
لڑکا منذر بعدہ اسکا لڑکا اسود بن منذر پہر اسکا بہائی منذر بن منذر
پہر نعمان بن اسود بن منذر پہر ابو یعفر بن علقمہ بن مالک بن عدی
بن الذمیل بن ثور بن اشش بن ربی بن نمارہ بن لخم پہر بعد اس کے
امرء القیس بن النعمان الاکبر پہر اسکا لڑکا امرء القیس حکمران ہوا اس کے
بعد حرث بن عمرو کندی کا واقعہ پیش آیا تا آنکہ دونون مین مصالحت
ہوگئی اور منذر نے اسکی لڑکی ہند سے شادی کرلی جس کے بطن سے عمرو
پیدا ہوا پہر بعد منذر کے عمرو بن ہند پہر قابوس بن منذر اوسکا بہائی پہر
منذر بن منذر اوسکا دوسرا بہائی پہر اسکا لڑکا نعمان بن منذر حاکم ہوا
جرجانی کا یہہ بیان طبری کی تحریر کے بالکل موافق ہے سوائے حرث بن
عمرو کندی کے کیونکہ طبری نے نعمان اکبر بن امرء القیس اور اسکے لڑکے
منذر کے بعد حرث بن عمرو کا واقعہ تحریر کیا ہے اور جرجانی نے منذر بن
امرء القیس بن نعمان کے بعد لکہا ہے اس منذر اور منذر بن نعمان اکبر
مین پانچ ملوک گذرے ہین جسمین ابو یعفر بن الذمیل بہی ہے واللہ اعلم بالصواب

مسعودی اس ترتیب کی مخالفت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ بعد نعمان اکبر
کے امرء القیس نے (جسکو قائد الفارس کہتے ہین) پینسٹھہ ۶۵ برس حکمرانی کی
بعد اس کے اسکا لڑکا منذر پچیس ۲۵ برس حاکم رہا یہانتک تو طبری اور
جرجانی کی ترتیب سے ملتا ہے پہر آگے چلکر ان دونون کی مخالفت کرتا ہے
اور تحریر کرتا ہے کہ نعمان بن منذر نے پینتیس ۳۵ برس حیرہ پر حکمرانی کی

(یہہ وہ ہے جس نے خورنق آباد کیا تھا) اور اسود بن نعمان نے بیس[۲۰] برس اور
اس کے لڑکے منذر نے چالیس[۴۰] برس حکومت کی اسکی مان ماء السماء۔ نمر بن
قاسط (بطن ربیعہ) سے ہے اور یہہ اسی کیطرف منسوب ہوتا ہے پہر اسکا
لڑکا عمرو ابن المنذر چوبیس[۲۴] برس بعد ازان اسکا بہائی نعمان بادشاہ ہوا اس کی
مان کا نام یامہ تہا اسی کو کسریٰ نے قتل کیا ہے اور یہی ملوک حیرہ کا آخری
بادشاہ ہے سہیلی کہتا ہے کہ منذر بن ماء السماء کے دو لڑکے۔ عمرو و نعمان تہے
عمرو۔ ہند بنت الحرث آکل المرار کے بطن سے ہے یہہ اعظم ترین ملوک حیرہ سے تہا
اسکو محرق کے لقب سے بہی یاد کرتے ہین اسوجہ سے کہ اس نے شہر ملہم کو یمامہ
کے قریب جلا دیا تہا یہہ کسریٰ انوشیروان کیجانب سے حکومت کرتا تہا بعد
اس کے اسکا بہائی نعمان بن منذر حاکم ہوا اسکی مان یامہ تہی اسکو کسریٰ
ابرویز بن ہرمز بن انوشیروان بوجہ سازش زید بن عدی بن زید عبادی کے
قتل کر ڈالا اس کے بعد اس نے اس کے مارے جانیکا قصہ اور ایاس بن
قبیصہ طائی کی حکومت کا حال لکہا ہے اور اس کے بعد حرب ذی قار کا حال
تحریر کیا ہے جسمین عرب عجم پر غالب آئے تہے۔

ابن سعید انکی حکومت کی ابتدا یون بیان کرتا ہے کہ بنو نمارہ۔ عمالقہ
کے لشکریون مین سے تہے اور یہہ شام و حیرہ مین انکے طرف سے الزباء کے ساتہہ
حکمرانی کرتے تہے جب الزباء نے جذیمہ کو تہ تیغ کیا تو عمرو بن عدی جو جذیمہ کے
بہن کا لڑکا تہا اپنے ماموں کے خون کا بدلہ لینے کو اوٹہہ کہڑا ہوا اور الزباء کو
گرفتار کرکے قتل کر ڈالا اور بر لب فرات ارض عراق مین حیرہ کو آباد کیا صاحب
تواریخ الامم کا یہہ بیان ہے کہ عمرو بن عدی نے زمانہ ملوک الطوائف مین
ایکسو اٹہائیس[۱۲۸] برس حکومت کی اس کے بعد امرء القیس بن عمرو حاکم ہوا جب

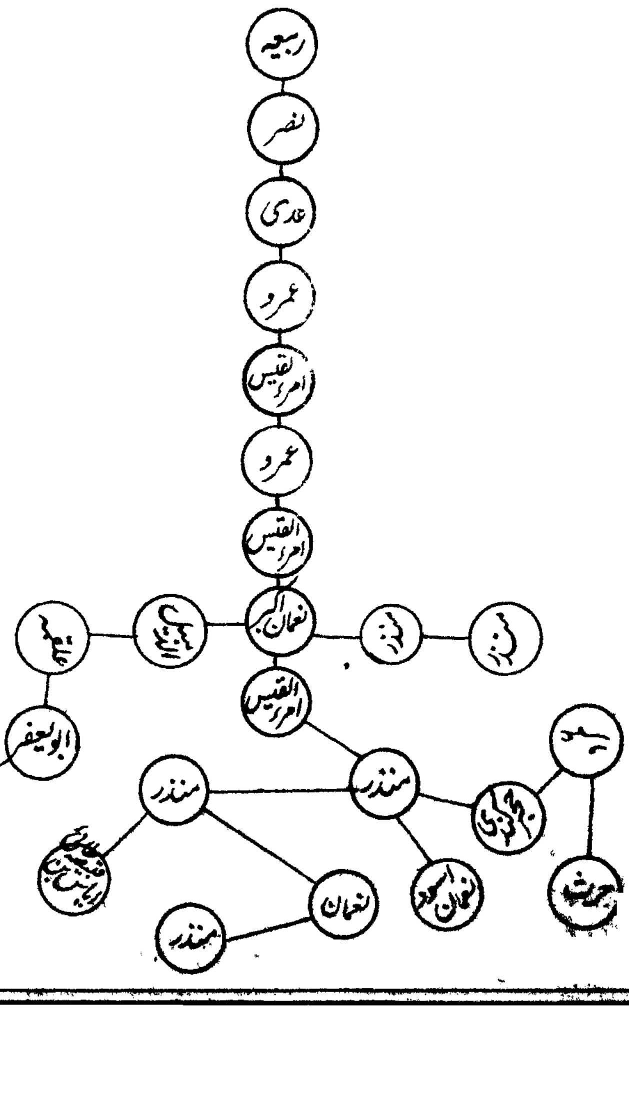
پہہ مرگیا تو اردشیر بن سابور نے حیرہ پر اوس بن قلام عملقی کو حکمران مقرر کیا
بعد اس کے امرء القیس بن عمرو بن امرء القیس معروف بہ محرق پہر اسکا لڑکا
نعمان بن شقیقہ (جس نے شیبان آباد کیا اور خورنق کی بنا ڈالی اور جو آخر عمر مین
تارک الدنیا ہوگیا) تیئس [۲۳] برس بعد اس کے اسکا لڑکا منذر (جس نے بہرام گور کی
مدد کی تہی) چوالیس [۴۴] برس بعد اسکا لڑکا اسود پہر اسکا بہائی منذر بن منذر
پہر نعمان بن اسود حاکم ہوا کسرے نے ناراض ہوکر اسکو معزول کردیا اور بجائے
اس کے الذمیل بن لخم کو بادشاہ بنایا یہہ شاہی خاندان سے نہ تہا بعد اس کے
پہر اسی خاندان مین حکومت آگئی چنانچہ امرء القیس بن نعمان اکبر (جو ابن شقیقہ کے
نام سے معروف ہے) حکمران ہوا یہہ بکر بن وایل سے ہم نبرد ہوا اس کے بعد
اسکا لڑکا منذر بن ماء السماء حاکم ہوا ماء السماء کلیب کی بہن ہے قباد نے
مزدک زندیق کی اتباع پر اسکو مجبور کرنا چاہا جب اس نے انکار کیا تو اسکو معزول
کرکے بجائے اس کے حرث بن عمرو بن حجر کندی کو حاکم بنایا پہر اسکو انوشیروان
نے حاکم بنایا تاآنکہ حرث اعرج غسانی نے یوم حلیمہ اسکو قتل کیا جیسا کہ آیندہ
بیان کیا جائیگا بعد ازان عمرو بن ہند بادشاہ ہوا ہند کا نام یامہ تہا یہہ امرء القیس
بن حجر کی پہوپہی تہی عمرو بن ہند کو محرق ثانی بہی کہتے ہین اس لحاظ سے کہ اس نے
بنو دارم کو قبیلہ تمیم سے جلادیا تہا کیونکہ انہون نے اوس کے بہائی کو قتل کرڈالا تہا
جب اسکی خبر عمرو بن ہند کو ہوئی تو اس نے قسم کہائی کہ بعوض ایک خون کے
مین اون مین سے سو آدمیون کو جلادونگا چنانچہ ایسا ہی کیا سولہ [۱۶] برس
اس نے زمانہ حکومت انوشیروان مین حکمرانی کی بعد ازان اسکا بہائی قابوس
بن ہند حاکم ہوا یہہ اعرج تہا اسکو بنو یشکر مین سے کسی نے مار ڈالا تہا پس بجائے
اس کے انوشیروان نے حیرہ پر اپنے کسی مرزبان کو مقرر کیا جب عرب نے اس کی

اطاعت نہ کی تو مجبور ہو کر منذر بن منذر بن ماء السماء کو حاکم بنایا منذر تخت حکومت پر بیٹھتے ہی شام کیطرف اپنے باپ کے خون کا بدلہ لینے کو بڑہا حرث اعرج غسانی نے اسکو بہی مارڈالا۔ تب بجائے اس کے اسکا لڑکا نعمان بن منذر حاکم ہوا یہہ ملوک حیرہ مین سے زیادہ مشہور ہے عرب کے وُفود اس کے پاس بکثرت آئے اس نے بنو جفنہ سے بہت آدمیون کو گرفتار کرلیا یہہ عدی بن زید کی تحریک سے نصرانی ہوگیا اور اپنے آبائی دین کو چہوڑ دیا پہر عدی بن زید کو کسی شبہہ سے قید کردیا جب کسرےٰ نے عدی کے بہائی کے سفارش سے عدی کی سفارش کی تو نعمان نے اسکو حالت قید ہی مین مارڈالا عدی کا لڑکا زید جب بڑا ہوا تو کسرےٰ نے اسکو اپنا ترجمان مقرر کیا اس نے کسرےٰ اپرویز کو نعمان سے بدظن کردیا اور اس کے ساتہہ جنگ فارس وروم مین شامل ہوا فارس کو ہزیمت ہوئی اور نعمان ایک گہوڑے پر سوار ہو کر میدان جنگ سے بہاگا کسرےٰ نے اس سے گہوڑا طلب کیا اس نے گہوڑا دینے سے اعراض کیا اور ایاس بن قبیصہ نے اپنا گہوڑا دیدیا بعد اس واقعہ کے نعمان وفد ہو کر کسرےٰ کے پاس آیا کسرےٰ نے اس کو مارڈالا اور بجائے اس کے حیرہ پر ایاس بن قبیصہ کو حاکم بنایا لیکن عرب نے نعمان کے مارے جانے سے اسکی اطاعت نہ کی اور نہ اسکی حکومت مستقل طور پر رہی پہر ایاس کے مرنے کے بعد حیرہ پر فارس کیطرف سے آل منذر زیر نگرانی مرزبانان فارس حکومت کرنے لگے تا آنکہ مسلمانون کی عالمگیر فتوحات نے حیرہ کو اپنے جہنڈے کے نیچے لیلیا۔

بیہقی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ بنو نصر بتون کی عبادت کرتے تہے سب سے پہلے نعمان بن شقیقہ نصرانی ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ نعمان ثانی عیسائی ہوا اس کے بعد عرب نے ان سب اطراف وجوانب کا اس کے لڑکے منذر کو

حاکم بنایا تہا جسکو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لشکر نے مار ڈالا۔ تواریخ الامم مین لکہا ہے
کہ بنو نصر وغیرہ سے حیرہ کے ملوک ۲۵ نفر چہہ ۶۰۰ سو برس کی مدت مین ہوئے ہین واللہ
اعلم۔ یہہ ترتیب طبری وجرجانی کی ترتیب سے بہت ملتی ہے۔ واللہ وارث
الارض ومن علیہا وہو خیر الوارثین۔

شجرہ ملوک حیرہ



ملوک کندہ

طبری بروایت ہشام تحریر کرتاہے کہ شرفاء حمیر ملوک حمیر کی کاربردازی کرتے تہے
ازانجملہ حسان بن تبع کا کاربرداز عمرو بن حجر سردار کندہ تہا اسکا باپ حجر وہ ہے جسکو
عرب آکل المرار کہتاہے اور یہہ حجر لڑکا ہے عمرو بن معاویہ بن حرث اصغر ابن معاویہ
بن حرث اکبر ابن معاویہ بن کندہ کا اور مادری بہائی ہے حسان تبع کا جب
حسان نے بلاد عرب پر چڑہائی کی اور حجاز کیطرف گیا تو بوقت واپسی معد ابن
عدنان پر اپنے بہائی حجر بن عمرو کو والی مقرر کیا اس نے نہایت نیک سیرتی سے
امنین بسر کی اس کے مرنے کے بعد اسکا لڑکا عمرو مقصور حاکم ہوا پہر آگے چلکر ہشام
سے روایت کرتاہے کہ جب حسان نے جدیس پر فوج کشی کی تو حمیر مین اسکو اپنا
نایب کر گیا پس جبکہ وہ مارا گیا اور اوس کے بعد اوسکا بہائی عمرو بن تبع حکمران
ہوا تو اس نے اپنے بہائی حسان بن تبع کی لڑکی سے عمرو بن حجر کا عقد کر دیا۔
بنو حمیر نے اس عقد کرنے سے بہت شور وغل مچایا لیکن اونکی ایک نہ سُنی گئی
بعد چندے بطن بنت حسان او صُلب عمرو بن حجر سے حرث بن عمرو پیدا ہوا
اور عمرو بن تبع کے بعد عبد کلال بن مثوب اصغر (حسان کی اولاد سے) حاکم
بنایا گیا اسوجہ سے کہ تبع بن حسان کی عقل زایل ہوگئی تہی عبد کلال نصرانی
مذہب رکہتا تہا اور اپنی قوم کے ساتہہ بُرائی سے پیش آتا تہا لوگ اسکی کج خلقی
سے آزردہ تہے غالبًا اسی سبب سے بنو حمیر نے اس حیلہ سے کہ اس نے ایک غسانی کو
اپنا مشیر بنالیا تہا مار ڈالا اس کے بعد تبع بن حسان اچہا ہوگیا لوگون نے
اسکو حاکم بنالیا بنو حمیر اور عرب اس سے دب گئے اس نے اپنے ہمشیرزادہ
حرث بن عمرو بن حجر کندی کو بسر گروہی ایک عظیم الشان لشکر کے بلاد معد و
حیرہ کیطرف روانہ کیا نعمان بن امرءالقیس بن شقیقہ سے لڑائی ہوئی اثناء لڑائی مین

نعمان معہ چند اپنے اہل بیت کے مارا گیا اس کے ہمراہی میدانِ جنگ سے بہاگ نکلے
اور منذر بن نعمان اکبر اور اسکی مان ماء السما بہگلئی اسیوقت سے آلِ نعمان
کی حکومت جاتی رہی اور حرث بن عمرو کل اون بلاد کا حکمران ہوگیا جنپر آلِ نعمان
حکومت کرتے تہے۔

عام مورخین کا یہہ بیان ہے کہ جب حرث بن عمرو بعد اپنے باپ کے
عرب کا حکمران ہوا اور اسکی سطوت و غلبہ نے ایک طرحکی شہرت حاصل کرلی
اوسوقت ملوک حیرہ سے چہیڑ چہاڑ شروع کردیا (حیرہ مین اندنون منذر بن امرء القیس
حکومت کرتا تہا) اسی اثناء مین کسرے قباد بعد اپنے باپ فیروز بن یزدجرد
کے تخت فارس پر بیٹہا یہہ مانی زندیق کے مقلدین مین سے تہا اسنے منذر کو
اپنے مذہب کی دعوت دی منذر نے انکار کیا اور حرث بن عمرو نے اوس کے
مذہب کو اختیار کرلیا اسیوجہ سے کسرے قباد نے اسکو عرب کا حاکم بنادیا اور
حیرہ مین اسکو رہنے کا حکم دیا اس کے بعد قباد مرگیا بجائے اس کے اسکا لڑکا
انوشیروان تخت نشین ہوا اس نے حیرہ کی حکومت پہر منذر کو دیدی اور حرث
بن عمرو کو نہر سواد دیکر راضی کردیا پہر حرث نے ملکِ عرب کو اپنے لڑکون مین
اس طرحپر تقسیم کیا کہ حجر کو بنو اسد پر اور شرحبیل کو بنو سعد و رباب پر اور
سلمہ کو بکر و تغلب پر اور معدیکرب کو قیس و کنانہ پر حکمران کردیا بعضے کہتے ہین
کہ سلمہ حنظلہ و تغلب پر اور شرحبیل بنی سعد و رباب و بکر پر حاکم بنایا گیا اور
قیس بن الحرث بعد چندے انہین آملے تہے کتاب الاغانی مین لکہا ہے کہ اسکا
لڑکا شرحبیل۔ بکر وایل پر اور حنظلہ بنو اسد اور بنو عمرو بن تمیم کی ایک گروہ
اور رباب پر اور رغافا یعنی معدیکرب قیس پر سلمہ بن الحرث بنو تغلب و نمر بن
قاسط و نمر بن زید مناة پر حکمران ہوا انتہی کلام الاغانی۔

شرحبیل اور اس کے بہائی سلمہ مین نا صافی ہوگئی مابین بصرہ وکوفہ۔ یمامہ
سے سات منزل پر کلاب سے لڑے کلاب کے طرف سفیان بن مجاشع بن دارم
(سلمہ کا دوست) اپنے برادران مادری کو لیکر بڑہا بعد اس کے سلمہ معہ اپنے ہمراہیون
کے آپہونچا بڑی گہسام لڑائی ہوئی بنو حنظلہ۔ عمرو بن تمیم۔ رباب بکر بن وایل کو
ہزیمت ہوئی اور بنو سعد معہ اپنے ہمراہیون کے واپس ہوئے اس اثناء مین
سلمہ کیطرف سے کسی نے باواز بلند کہا "جو شخص شرحبیل کو مار ڈالیگا اسکو سو اونٹ
دیئے جائینگے" اِس آواز کے سُنتے ہی بنو سعد پہر لوٹ پڑے اور پہلے سے زیادہ
مستعد ہو کر لڑے اس لڑائی مین عصیم بن لغمان بن مالک بن غیاث بن سعد
بن زہیر بن بکر بن حبیب تغلبی نے شرحبیل کو مار ڈالا۔ شرحبیل کے مارے جانے سے
لڑائی کا خاتمہ ہو گیا جب اسکی خبر اس کے بہائی معدیکرب کو پہونچی تو وہ صدمہ رنج
والم سے مجنون ہو گیا اور اوسی حالت جنون مین مرگیا بنو سعد نے کامیابی کے بعد
شرحبیل کے اہل وعیال کو قید کرنا چاہا تہا لیکن عوف بن شحنتہ بن الحرث بن
عطارد بن عوف بن سعد بن کعب نے انکو بحفاظت تمام اون کی قوم کے پاس
بہیجدیا اس کے بعد سلمہ پر فالج گرا اور اسی صدمہ سے وہ مرگیا۔ حجر بن الحرث
ایک مدت تک بنو اسد پر حکمران رہا تا آنکہ اوسنے بضرورت بنو اسد کے پاس
بطلب رسد وغلہ اپنا سفیر روانہ کیا بنو اسد نے رسد وغلہ دینے کے عوض اسکے
سفیر کو مارا اوس کے خط کی اہانت کی حجر اندلون تہامہ مین تہا جب اسکو اس
واقعہ سے آگاہی ہوئی تو وہ ربیعہ وقیس وکنانہ کو لیکر انپر چڑہ آیا ان کے
خون کو مباح کر دیا رؤساء ان کے گرفتار کر لیا ازانجملہ عبید ابن الابرص کو
معہ ایک جماعت کے گرفتار کیا بعد چندے عبید ابن الابرص نے ایک شعر لکھکر
حجر کے پاس بہیجا جس سے خوش ہو کر حجر نے اسکو آزاد کر دیا تہوڑے دنون کے بعد

بنواسد نے وُفود (ڈیپوٹیشن) حجر کے پاس روانہ کئے جب یہہ حجر کے پاس پہونچگئے تو ایک موقع دیکہہ کر دفعۃً حجر پر حملہ کرکے اسکو مارڈالا اس قتل کا بانی سبائی علیا ابن الحرث کاہلی تہا جس کے باپ کو حجر نے مارڈالا تہا جب اسکی خبر امرء القیس کو پہونچی تو اوس نے یہ قسم کہائی کہ "جب تک بنواسد سے معاوضہ نہ لونگا کسی دنیاوی چیز سے متمتع نہونگا" امرء القیس چونکہ تنہا بنواسد کا مقابلہ نکرسکتا تہا اسوجہ سے اوس نے بنوبکر و تغلب سے اعانت چاہی چنانچہ بنوبکر و تغلب نے اسکا ساتہہ دیا بنواسد میدان جنگ سے بعجلت تمام بہاگ کر منذر بن امرء القیس والی حیرہ کے پاس جاکر پناہ گزین ہوے اور امرء القیس بنوکنانہ پر جاپڑا نہایت سختی سے انکو قتل کیا بعد اس کے بنواسد کے تعاقب کو چلا لیکن بلا کسی کامیابی کے درماندہ ہوکر واپس آیا اور بنوبکر و تغلب کے چلے جانیکے بعد موثر الخیر بن ذی جدن (بادشاہ حمیر) کے پاس گیا اور اس سے مدد کا خواستگار ہوا اوس نے پانچسو حمیری اور اوس کے علاوہ ایک گروہ عرب کا اسکے ساتہہ کردیا منذر نے اپنی قوم کو مجتمع کرلیا اور کسرےٰ انوشیروان نے ایک لشکر اس کے مدد پر روانہ کیا دونون فریق مین سخت لڑائی ہوئی انجام کار امرء القیس کو ہزیمت ہوئی حمیری اور جو اس کے ہمراہ تہے وہ میدان جنگ سے جان بچاکر بہاگے امرء القیس ایک قبیلہ سے دوسرے قبیلہ مین چہپتا پہرتا تہا اور منذر اسکی جستجو کر رہا تہا تا آنکہ امرء القیس قیصر کے پاس گیا اور اس سے مدد کا خواستگار ہوا قیصر نے اسکی امداد کی لیکن طماح[1] نے اسکی ساری امیدون کا خاتمہ کردیا

---

[1] طماح ایک شخص کا نام ہے بنواسد سے ۔ یہہ قیصر کی خدمت مین رہتا تہا۔

یعنی بحکمت عملی اسکو زہر دلادیا۔ واللہ اعلم۔

جرجانی کہتا ہے کہ ان ملوک کے بعد یہہ نہین معلوم ہوا کہ پہر ملوک کندہ کو حکومت و سلطنت نصیب ہوئی یا نہین بہرکیف عرب انکو کندۃ الملوک کہتے ہے حسان بن عمرو بن جور۔ تمیم پر اور معاویہ بن شرحبیل بن حصن۔ بنو عامر پر یوم جبلہ حکمران تہے اور جور۔ معاویہ بن حجر آکل المرار پر اور ملک مقصو عمرو بن حجر کو کہتے ہین ابن سعید کہتا ہے کہ ثور بن عفیر بن حرث بن مرۃ بن ادد بن یشجب ابن عبید اللہ بن زید بن کہلان کا لقب کندہ تہا یمن کے بلاد شرقی مین رہتا تہا اسکا دار الحکومت دمون تہا حکومت انہین سے بنو معاویہ بن عنزہ کے خاندان مین تہی ملوک تبابعہ سے انکو مصاہرت[۱] کا تعلق تہا وہ انکو بنو معد بن عدنان پر حجاز مین اپنے طرف سے حکمرانی کرتے رہتے تہے

پس اول جو شخص ان مین سے حکمران ہوا وہ حجر آکل المرار ابن عمرو بن معاویہ اکبر ہے اسکو تبع بن کرب نے (جس نے کعبہ پر غلاف چڑہایا) حکومت کی کرسی پر بیٹہایا بعد اس کے عمرو بن حجر پہر اسکا لڑکا حرث مقصو بادشاہ ہوا (جس نے قباد بادشاہ فارس کے کہنے سے مانی زندیق کی اتباع نہ کی اور اسی وجہ سے بنو کلب مین مارا گیا مال و اسباب اسکا لوٹ لیا گیا اس کے لڑکے جو بنو معد پر حکمرانی کرتے تہے وہ بہی اکثر مارے گئے از انجملہ حجر بن حرث بہی مارا گیا جو بنو اسد کا حاکم تہا پہر اسکا لڑکا امرء القیس اپنے باپ کے خون کا بدلہ لینے کو اوٹہا اور قیصر کے پاس گیا لیکن طماح اسدی کے سازش سے مسموم مارا گیا طماح اسدی نے اس کے نسبت یہہ غلط مشہور کر دیا تہا

[۱] مصاہرت کے لئے اُردو زبان مین کوئی لفظ نہین پایا جاتا سسرالی رشتہ دار کو خواہ وہ زوج کے طرف سے ہو یا زوجہ کیطرف سے صہر کہا کرتے ہین۔

کہ امرء القیس قیصر کی لڑکی پر شیفتہ ہے اسیوجہ سے اسکو زہر آلود کپڑا پہنا دیا گیا
اور اس ذریعہ سے اوس کے ساری امیدون اور ارمان زندگی کا خاتمہ
کر دیا گیا۔ صاحب التواریخ تحریر کرتا ہے کہ بعد اسکے حکومت بنو جبلہ بن عدی
بن ربیعہ بن معاویہ مین منتقل ہوائی ان مین سے قیس بن معدیکرب بن جبلہ
کی بڑی شہرت ہوئی انہین مین سے اعشی اور اسکی لڑکی عمروہ ہے جس کی
لڑائیون اور فروث کے اخبار مشہور ہین اسکا بہائی اشعب مسلمان ہو گیا
لیکن بعد حضرت سرور کائنات صلعم مرتد ہو گیا تہا جسکو ابو بکر رضی اللہ عنہ کا
لشکر گرفتار کر لایا تہا جیسا کہ ہم آیندہ بیان کرین گے۔ اسی کے نسل سے
بنو اشعب ہین جنکا ذکر دولت امویہ مین آئیگا۔

کندہ کے بطون سے سکون اور سکاسک ہین سکاسک اسوقت تک
شرقی یمن مین ایک ممتاز حالت سے صحر و کہانت مین معروف و مشہور ہین
انہین مین سے تجیب کا بہت بڑا قبیلہ ہے جنمین سے اندلس مین بنو حمادح
بنو ذی النون۔ بنو الافطس ملوک الطوائف سے ہین۔ واللہ تعالی وارث
الارض ومن علیہا۔

اخبار ابنا رجفنہ ملوک غسان شام

اس سے پیشتر ہم تحریر کر چکے ہین کہ شام مین سب سے پہلے عرب مین سے
جس نے حکمرانی کی ہے وہ عمالقہ ہین بعد ازان بنوارم بن شام - جو ارمانین کے
نام سے مشہور رہین اور ہم نے اس اختلاف کا ذکر کر دیا ہے جو لوگون نے عمالقہ
شام مین کیا ہے کہ آیا وہ عمیلق بن لاوذ بن شام سے ہین یا عمالین بن الیفاز
بن عیصو سے - مشہور و متعارف یہہ ہے کہ وہ عمليق بہی لاوذ سے ہین بنوارم
اندلون اطراف شام و عراق مین رہتے تہے - ملوک الطوائف سے اور ان سے
اکثر معرکہ آرائیان رہین جیسا کہ اس سے پیشتر اسکا ذکر اشارۃً ہو چکا ہے ان
عمالقہ کا آخری بادشاہ سمیدع بن ہوثر تہا جسکو یوشع بن نون نے قتل کیا ہے
جس زمانہ مین بنی اسرائیل شام پر غالب آئے ہین - بعد اس کے بنو ظرب
بن حسان (قبیلہ عاملہ عمالیق) مین حکومت چلی آئی انکا آخری حکمران الزباء
بنت عمرو بن سمیدع تہی قضاعہ دیار جزیرہ مین ان کے ہمسائگی مین رہتے تہے
اور جب انکی ہو بگڑی تو عمالقہ غالب آئے پہر الزباء کے مرنے کے بعد
بنو الظرب بن حسان کی حکومت جاتی رہی اوسوقت عرب کی زمام حکومت
تنوخ (قبیلہ قضاعہ) نے اپنے ہاتہہ مین لیلی اور وہ تنوخ لڑکا ہے مالک بن فہم بن
تیم اللہ بن اسود بن وبرہ بن تغلب بن حلوان بن عمران بن الحاف بن
قضاعہ کا - انکے حیرہ اور انبار مین جانے اور رہنے اور ارمانیون کے مجاورت
مین رہنے کا حال اس سے پیشتر ہم بیان کر چکے ہین بروایت مسعودی تنوخ
سے تین شخصون نے حکومت کی (۱) نعمان بن عمرو (۲) اسکا لڑکا عمرو ابن نعمان
(۳) اسکا بہائی حوار بن عمرو - یہہ لوگ روم کیطرف سے حکمران تہے بعد اسکے

تنوخ کے قوا ے حکومت مضمحل ہو گئے اونپر سلیح (بطون قضاعہ سے) پہر ضجاعم
(ضجعم بن سعد بن سلیح کے اولاد سے) غالب آیا اسکا نام عمرو بن حلوان بن عمران
بن الحاف تہا تہوڑے دلون کے بعد یہہ لوگ نصرانی ہوگئے روم نے ان کو
عرب کی حکومت دیدی ایک مدت تک حکومت انکے قبضہ مین رہی یہہ بلاد
مواب (ارض بلقاء) مین رہتے تہے بیان کیا جاتا ہے کہ جس نے سلیح کو اطراف
شام کا حکمران بنا یا تہا وہ قیصر طیطش ابن قیصر ماہان تہا۔

ابن سعید کہتا ہے کہ بنو سلیح کی دو حکومتین تہین ایک بنو ضجعم کی دوسری
بنو عبید کی۔ بنو ضجعم کا دور حکومت ایک زمانہ تک رہا تا آنکہ غسان کو اون پر
استیلا و غلبہ حاصل ہو گیا اہنون نے اون کے ملک کو اون سے چہین لیا۔ انکا
آخری بادشاہ زیاد بن ہبولہ تہا یہ اپنے بقیۃ السیف قوم کو لیکر حجاز کیطرف
چلا گیا جنکو حجر آکل المرار والی حجاز نے قتل کر ڈالا بعض علما النسب بنو ضجعم اور
دوس پر تنوخ کا اطلاق کرتے ہین جنہون نے بحرین مین قیام کیا بعد ازان
ضجاعم۔ بریہ شام کیطرف اور دوس۔ بریہ عراق کیطرف چلا گیا اور بنو عبید
بن الابرص بن عمرو ابن اشجع بن سلیح۔ حضر پر حکمرانی کرتے رہے جس کے آثار
اسوقت تک بریہ سنجار مین باقی ہین اہنین مین سے ضیزن بن معاویہ بن
عبید مشہور حکمران گزرا ہے جسکو جرامقہ ساطرون کے نام سے مشہور کرتے ہین
اسکا قصہ جو سابور کے ساتہہ گزرا ہے مشہور و معروف ہے۔ انتہی کلام ابن سعید

پہر عرب کی ریاست حمیر سے منتقل ہو کر کہلان کے قبضہ مین آگئی اور
وہ بلاد حجاز پر حکمران ہوئے اور ازد۔ یمن سے نکلکر بلاد عک مین مابین زبید
و زمع مقیم ہوئے اہل عک سے لڑے اون کے بادشاہ کو ثعلبہ بن عمرو مزیقیا نے
قتل کر ڈالا بعض اہل یمن کہتے ہین کہ عک۔ عدنان۔ بن عبداللہ بن ادد کا

لڑکا ہے اور دارقطنی کہتا ہے کہ یہہ عبداللہ بن عدثان (بالثاء المثلثة و
ضم العین) کے نسل سے ہے الغرض پہر وہ ظہران مین آئے اور بنو جرہم سے مکہ
مین لڑے بعد اس کے وہ اطراف و جوانب بلاد مین منتشر ہوگئے پس بنو نصر
بن الازد شراة و عمان مین اور بنو ثعلبہ بن عمرو مزیقیا یثرب مین اور بنو حارثہ
بن عمرو مرالظہران (مکہ) مین قیام پذیر ہوئے انہین خزاعة بہی کہتے ہین -
مسعودی کہتا ہے کہ عمرو مزیقیا جسوقت اثناء سفر مین مقام مکہ پر وارد ہوا
تو بنو نصر بن الازد اور عمران الکاہن اور عدی بن حارثہ بن عمرو وہین ٹہر گئے
اور بقیہ لوگ اس کے ہمراہ روانہ ہوئے تا آنکہ مابین بلاد اشعرین و عک
دو وادیون زبید و زمع کے درمیان ایک نہر پر ٹہرے جسکو غسان کہتے تہے
پس اون لوگون نے اوس سے پانی پیا اور وہ اسی نام سے موسوم ہوئے
پہر ان سے اور سعد سے لڑائیان ہوئین جنمین سعد کو کامیابی ہوئی اور
اوس نے انکو شراة کیطرف نکال دیا شراة ہی کو جبل الازد کہتے ہین یہہ پہاڑ
سر زمین شام مین اون پہاڑیون سے ملا ہوا ہے جو مضافات دمشق اور
اردن سے ملی ہوئی ہین - ابن کلبی کہتا ہے کہ عمرو بن عامر مزیقیا کے اولاد
سے جفنہ (جنمین ملوک ہوئے ہین) اور حرث "محرق" (جس نے سب سے پہلے
لوگون کو آگ مین جلایا تہا) اور ثعلبہ (یعنی عنقاء) اور حارثہ اور ابو حارثہ و مالک
و کعب و وداعہ و عوف و ذہل و وائل ہوئے - ذہل - نجران کیطرف چلا گیا اسی سے
اسقف و عبیدہ ہین چونکہ یہہ پچہلے تین اور عمران بن عمر اور ابو حارثہ نے آب
غسان نہین پیا اسیوجہ سے غسان نہین کہے جاتے اور اولاد مزیقیا سے (۱) جفنہ
(۲) حارثہ (۳) ثعلبہ (۴) مالک (۵) کعب (۶) عوف نے آب غسان استعمال
کرنے سے غسان کہلائے گئے - بعضے کہتے کہ ثعلبہ اور عوف نے بہی آب غسان

نہین استعمال کیاتہا الغرض غسان شام مین پہونچکر ضجاعم اور اون کے قوم سلیح کے قریب مقیم ہوئے غسان کی سرداری ان دنون ثعلبہ بن عمرو بن المجالد بن حرث بن عمرو بن عدی بن عمرو بن مازن ابن الازد اور ضجاعم کی حکومت داود اللثق بن ہبولہ بن عمرو بن عوف بن ضجعم کے قبضہ مین ہتی یہہ بنوضجاعم۔ روم کیطرف سے عرب کے حکمران تہے جیسا کہ ہمنے بیان کیا غسان نے جو کچہہ عرب کی ریاست بنوضجاعم کے قبضہ مین تہی اون سے چہین لیا۔ یہہ وہ زمانہ تہا کہ روم اور فارس مین چہیڑ چہاڑ ہو رہی ہتی روم نے اس خیال سے کہ مبادا یہہ گروہ فارس سے نہ ملجائے اسکے سردار ثعلبہ بن عمرو (برادر جذع بن عمرو) سے نامہ وپیام کرکے یہہ معاہدہ کرلیا کہ "اگر کسیوقت عرب بنوغسان سے سرکشی کریگا تو روم چالیس ہزار رومیون سے اوسکی امداد کریگا اور اگر کسیوقت روم کو ضرورت پیش آئیگی تو غسان بیس ہزار جنگ آورون سے مدد کرے" بعد تکمیل معاہدہ روم نے اونکو اپنی طرف سے حکمران مقرر کیا اور اونکی حکومت تسلیم کرلی سب سے پہلے جس نے ان مین سے حکومت کی وہ ثعلبہ بن عمرو بن المجالد ہے بعد اس کے ثعلبہ بن عمرو بن جفنہ حکمران ہوا جرجانی لکھتا ہے کہ "بعد ثعلبہ بن عمرو اوسکا لڑکا حرث بن ثعلبہ (جسکو ابن ماریہ بہی کہتے ہین) بعد ازان منذر بن الحرث پہر نعمان بن منذر بن الحرث بعدہ ابوبشر (یا ابوشمر) بن الحرث بن جبلہ ابن الحرث بن ثعلبہ بن عمرو بن جفنہ حکمران ہوا (بعض نسابین نے اسکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے لیکن صحیح یہہ ہے کہ وہ لڑکا ہے عوف ابن الحرث بن عوف بن عمرو بن عدی بن عمرو بن مازن کا) پہر بعد ابوبشر کے حرث الاعرج ابن ابی شمر پہر عمرو ابن الحرث الاعرج بعد اس کے منذر بن الحرث الاعرج بعدہ الایہم

بن جبلہ بن الحرث بن جبلہ بن الحرث بن ثعلبہ بن عمرو بن جفنہ پہر بعد اسکے اسکا لڑکا جبلہ تخت حکومت پر بیٹہا"

مسعودی کہتا ہے کہ پہلے جس نے اون مین سے حکمرانی کی وہ حرث بن عمرو فریقیا ہے بعد ازان حرث بن ثعلبہ بن جفنہ (یعنی ابن ماریہ ذات القرطین) بعدہ نعمان بن الحرث بن جفنہ بن الحرث پہر ابو شمر بن الحارث بن ثعلبہ بن جفنہ بن الحارث پہر اسکا بہائی منذر بن الحارث بعدہ اسکا بہائی جبلہ بن الحارث بعد ازان عوف بن ابی شمر بعدہ حارث بن ابی شمر حکمران ہوا اسی کے عہد حکومت مین جناب رسول مقبول صلعم مبعوث ہوئے اور اس کے طرف بہی شجاع بن وہب اسدیؓ کو نامہ نامی لیکر روانہ فرمایا تہا جسمین اسکو اسلام کی دعوت دی تہی ایسا ہی ابن اسحاق نے بہی روایت کی ہے نعمان بن منذر اور حارث بن ابی شمر کا ایک زمانہ تہا دونون ریاست و حکومت کیوجہ سے باہم لڑتے رہتے شعراء عرب مثل اعشی اور حسان بن ثابتؓ وغیرہما ان کے پاس قصاید مدحیہ لیکر جاتے تہے۔ پہر بعد حارث بن ابی شمر کے اسکا لڑکا نعمان پہر بعد اس کے جبلہ بن الایہم بن جبلہ حکمران ہوا یہ جبلہ دادا ہے اوس جبلہ کا اس نے اپنے دونون بہائیون شمر و منذر کے بعد حکومت کی۔

اور ابن سعید کہتا ہے کہ پہلے جس نے غسان سے شام پر حکمرانی کی اور بنو ضجاعم کی حکومت چہین لی وہ جفنہ بن فریقیا ہے صاحب تواریخ الامم سے نقل کرتا ہے کہ جب جفنہ حکمرانی کی کرسی پر بیٹہا تو اوس نے جلق (یعنی دمشق) کی بنا ڈالی پینتالیس برس اسکی حکومت رہی بعد اس کے حکومت نسلاً بعد نسلٍ اس کے لڑکے کرتے رہے تا آنکہ حارث الاعرج ابن ابی شمر کا ظہور ہوا

اسکی مان ماریہ ذات القرطین (بنو جفنہ سے) تہی۔ ابن قتیبہ کہتا ہے کہ منذر
بن ماء السماء بادشاہ حیرہ نے ایک لاکھہ لشکر لیکر اسی حارث پر حملہ کیا تہا جسکا
مقابلہ حارث نے ایک سو قبایل عرب سے کیا تہا جسمین لبید شاعر بہی تہا لبید
نے منذر کے قلب پر حملہ کرکے اون مین سے اکثر کو قتل کرڈالا بعضے جو بچگئے وہ
بہاگ نکلے بعد اس کے غسان نے منذر کے بقیہ فوج پر حملہ کرکے میدان جنگ
سے بہگا دیا چونکہ حلیمہ بنت الحارث لوگون کو جدال وقتال پر اوبہار رہی
تہی جبکہ وہ لڑائی سے جی چراتے نظر آتے تہے اسوجہ سے یہہ لڑائی یوم حلیمہ
کے نام سے موسوم ہوئی اس کے بعد حکومت حارث اعرج ہی کی اولاد مین
رہی تا آنکہ اون مین سے جفنہ بن المنذر حکمران ہوا اسکو محرق اسوجہ سے
کہتے ہین کہ اس نے حیرہ دار السلطنت آل نعمان کو جلا دیا تہا تیئس برس
اسکی حکومت رہی پہر نعمان بن عمرو بن منذر حکمران ہوا جسنے قصر سویدا اور
قصر حارث صیدا کے قریب بنوایا جسکا ذکر نابغہ کے شعر مین ہے اسکا باپ
بادشاہ نہ تہا بلکہ فوج کا سپہ سالار تہا بعد اس کے جبلہ بن نعمان بادشاہ ہوا
اسکا قیام صفین مین تہا اسکو اولاً منذر بن منذر ابن ماء السماء نے ہزیمت
دی تہی لیکن انجام کار اسی روز منذر مارا گیا پہر بعد اس کے انہین مین
نو حکمران یکے بعد دیگرے ہوئے دسوان ابوکرب نعمان بن حارث تہا جسکا
مرثیہ نابغہ نے لکہا ہے اسکا مقام دمشق کے جانب مقام جولان مین تہا بعد اسکے
ایہم بن جبلہ بن حارث بادشاہ ہوا اسکو ایک قبیلہ سے دوسریکو لڑا دینے کا
بہت بڑا ملکہ حاصل تہا چنانچہ اسکی انہین حرکات سے بعض قبایل عرب
فنا ہوگئے یہی فعل اس نے جسر وعاملہ وغیرہ کے ساتہہ کیا یہہ تدمر مین رہتا تہا
اِس کے بعد پہر پانچ بادشاہون نے انمین سے حکومت کی چہٹا اوسمین کا

جبلہ بن ایہم تہا جو اسکا آخری بادشاہ ہوا ہے۔ انتہی کلام ابن سعید۔

جبلہ بن ایہم ہی کے عہد حکومت مین اللہ جلشانہ نے اسلام کی روشنی سے دنیا کو منور فرمایا تہا چنانچہ جب شام کی سرزمین بہی آفتاب اسلام سے منور ہوئی اور اسلامی حکومت نے اپنے سطوت کے پہریرے اوڑائے تو جبلہ بن ایہم مسلمان ہوگیا اور اپنا آبائی ملک وطن چہوڑ کر مدینہ منورہ چلا آیا اہل مدینہ نے اسکی سخاوت و دریادلی سے اس کے آنے پر خوشی و مسرت ظاہر کی عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) نے کمال عزت سے اسکو ٹہیرایا مہاجرین و انصار توقیر کی نگاہون سے دیکہتے تہے بعد چندے اس نے ایک مسلمانکو مارا اور اوس کے پاؤن پکڑکر زمین پر گہسیٹا عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کے روبرو یہہ مقدمہ پیش کیا گیا۔

عمرؓ (جبلہ سے) تم نے اس شخص کو طمانچہ مارا ہے اور پاؤن پکڑکے گہسیٹا ہے؟

جبلہ۔ ہان مین نے ایسا ہی کیا ہے۔

عمرؓ۔ کیون؟ اس نے کوئی تمہارا قصور کیا تہا؟

جبلہ۔ ایک بازاری معمولی آدمی کے مارنے کے لئے کسی قصور کی ضرورت نہین ہے ان لوگون کو گناہ اور بیگناہ مارنا چاہئے۔

عمرؓ۔ اولاً اسلام نے اسکو جایز نہین رکہا ثانیاً اگر اس نے کچہہ قصور بہی کیا ہوتا تو اسکو میرے روبرو پیش کرتے تمکو خود سزا دینے کا مجاز نہ تہا۔

جبلہ۔ مجاز کیسا؟ جسکو مین خود سزا دیسکون اوسکو امیر المومنین کے روبرو کیون پیش کرون۔

عمرؓ۔ یہہ تقریر تمہاری قابل پذیرائی نہین ہے تمکو یا کسی کو کسی مجرم کے سزا دینے کا اختیار نہین ہے تم سے اسکے عوض مین قصاص لیا جائیگا۔

جبلہ۔ مجھکو آپ اس امر کی اجازت دیجئے کہ مین ایسے دین کو چھوڑ دون جسمین ایک بازاری کے مقابلہ مین ملوک سزا پاتے ہین۔

عمرؓ۔ دیکھو ایسے کلمات زبان سے نہ نکالو یہہ خیالات تمہاری بربادی کے باعث ہونگے۔

جبلہ۔ مجھکو اسکی پروا نہین ہے اور نہ ایسے دین کی حاجت ہے جسمین بازاری اور ملوک ایک درجہ مین شمار کئے جائین۔

عمرؓ۔ دیکھہ اس جرم کی سزا مین گردن ماری جائیگی اسلام مین مرتد ہونے کی یہی سزا ہے۔

جبلہ۔ تو کیا میری بہی گردن ماری جائیگی؟ مجھکو حکم دیجئے کہ مین اس دین کے قیود سے آزاد ہو جاؤن مین آج سے اس دین کیطرف مڑکر بہی نہ دیکھونگا۔

عمرؓ۔ مین تجھسے پہلے اس مسلمان کے مارنیکا قصاص لیتا ہون بعد اسکے مرتد ہونے کی وجہ سے تیری گردن زنی کا حکم دیتا ہون۔

جبلہ۔ مجھکو ایک شب کی مہلت دیجئے تاکہ مین اپنے بارہ مین غور کرلون۔

عمرؓ۔ اچہا مین تجھے ایک شب کی مہلت دیتا ہون۔

عمر فاروقؓ نے یہہ کہکر جبلہ کی حفاظت اور نگہبانی کا حکم دیا جبلہ اوٹھکر اپنے مکان پر آیا اور نگہبانون کی آنکہہ بچا کر قسطنطنیہ چلا گیا اور وہین تا بقاء حیات رہا تا آنکہ سنہ ۲۰ ہجری مین مرگیا۔

بروایت ثقات جبلہ اپنے اس فعل پر نادم ہوا اور تا عمر خود کردہ پر پشیمان اور رسوا رہا بیان کیا جاتا ہے کہ حسان بن ثابتؓ کے پاس اکثر تحائف بہیجتا تہا اسوجہ سے کہ انہون نے زمانہ جاہلیت مین اسکی اور اوسکی قوم کی مدح لکہی تہی بروایت ابن ہشام شجاع بن وہبؓ کو جناب رسول صلعم نے جبلہ کیطرف روانہ کیا

مسعودی کہتا ہے کہ کل ملوک غسان شام مین گیارہ نفر ہوئے - نعمان اور منذر وجبلہ والوشمر کے بہائی ہین - علاوہ آلِ جفنہ کے شام پر اور لوگون نے بہی حکومت کی ہتی مثلاً حارث اعرج یعنی ابوشمر بن عمرو بن حارث بن عوف اور یہہ عوف دادا ہے ثعلبہ بن عامر قاتل داود اللثق کا اور انیز ابوجبیلہ بن عبد الله بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن الخزرج بن ثعلبہ بن مزیقیانے بہی حکمرانی کی ہے یہہ ابوجبیلہ وہ ہے جس سے مالک بن عجلان نے یہود یثرب کی شکایت کی ہتی جیسا کہ ہم آیندہ بیان کرینگے -

ابن سعید بروایت صاحب تاریخ الامم تحریر کرتا ہے کہ چہہ سو برس کے عرصہ مین کل ملوک بنوجفنہ بتیس نفر ہوئے غسان کی حکومت شام سے جاتی رہی اونکے ممالک کے مالک بنوطے ہوگئے اور غسان بعد انقراض حکومت شام قسطنطنیہ مین رہے پہر جب حکومت قیاصرہ کی بہی منقرض ہوگئی تو بنوغسان جبل سرکش یعنی مابین بحر طبرستان و بحر نیطش مین (جو خلیج قسطنطنیہ سے نکلا ہے) جا کر مقیم ہوئے اسی پہاڑ مین باب الابواب ہے یہین ترک متنصرہ شرکس و ارکس و لاص وکسا کی شاخین ہین اوہین کے ساتہہ فارس و یونان کی بعض نسلین بہی رہتی ہین لیکن ان کل پر شرکس غالب ہین پس قبایل غسان بعد انقراض حکومت قیاصرہ ان پہاڑون مین چلے آئے اور ایک دوسرے مین مل جلکر اپنے انساب کو ضایع کر دیا ایسی سے بعض کا یہہ خیال ہے کہ شرکس - غسان کی نسل سے ہین - والله حکمة بالغة فی حکمہ -

اخبار اوس و خزرج ابنا قیلہ

ملوک یثرب

اس سے پیشتر کسیقدر اجمالی کیفیت یثرب[1] کی ہم بیان کر چکے ہین کہ یہہ (شہر یثرب) یثرب بن فانیۃ بن مہلہل بن ارم بن عبیل ابن عوص کا آباد کیا ہوا ہے اور عبیل بہائی ہے عاد کا۔ اور بروایت سہیلی یثرب بیٹا ہے قاید بن عبیل بن مہلائیل ابن عوص بن عملیق بن لاوذ بن ارم کا اور یہہ روایت بہ نسبت اول کے صحیح تر ہے اور ہمارے بیان سے جاسم کا (گروہ عمالقہ سے) حکمران ہونے

یثرب کی تحقیق [1] یثرب۔ مدینہ منورہ کا قدیمی نام ہے جس کے کہنے کی جناب رسول مقبول صلعم نے ممانعت فرمائی ہے قال ابن الاثیر یثرب اسم مدینۃ النبی صلعم قدیمۃ فغیرہا طیبۃ وطابۃ کراہۃ التثریب وہو اللوم والتغییر (ابن اثیر نے کہا ہے کہ یثرب مدینہ نبوتہ (صلعم) کا قدیمی نام ہے پس جناب موصوف نے اسکو طیبہ اور طابہ سے بدل دیا بوجہ کراہت تثریب یعنی لوم اور تغیر کے) تاج العروس مین لکھا ہے (یثرب کیضرب (واثرب) بابدال الیا ہمزۃ کذا فی معجم البلدان اسم للناحیۃ التی منہا المدینۃ وقیل للناحیۃ منہا وقیل ہی (مدینۃ النبی صلعم) سمیت باول من سکنہا من ولد سام بن نوحؑ وقیل باسم رجل من العمالقۃ و قیل ہو اسم ارضہا (یثرب مثل یضرب یعنی بروزن یضرب) ہے اور اثرب یاے کو ہمزہ سے بدل کر بھی آیا ہے ایسا ہی معجم البلدان مین ہے (یثرب) نام ہے اوس سمت کا جس سمت مین مدینہ ہے اور کہا گیا ہے کہ یہہ اسطرف کے ایک سمت کا نام ہے اور کہا گیا ہے کہ یہی مدینۃ النبی صلعم ہے جو کہ موسوم ہوا ہے اون کے نام سے جو اس مین پہلے اولاد سام بن نوح سے بستے تھے اور کہا گیا ہے کہ یہہ ایک شخص کے نام سے موسوم ہوا ہے جو عمالقہ سے تہا اور کہا گیا ہے کہ یہہ نام اوس سرزمین کا ہے) وروی عن النبی صلعم انہ نہی ان یقال للمدینۃ یثرب وسماہا طیبۃ وطابۃ کانہ کرہ الثرب لانہ (باقی صفحہ ۲۳۷ مین)

اور ان کے بادشاہ ارقم کی حکومت اور پہر بنی اسرائیل کا انپر غالب آنے اور ان کو قتل کرنے اور حجاز کو عمالقہ کے قبضہ سے نکال لینے کا حال کسیقدر معلوم ہوچکا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حجاز اس زمانہ مین آباد اور قابل سکونت تہا۔ ہمارے اس بیان کی تائید یہہ واقعہ کر رہا ہے کہ جسوقت بنی اسرائیل نے داؤد علیہ السلام کی اطاعت سے انحراف کیا اور اون کے لڑکے اشبوشت کے ہمراہ ہوکر خروج کیا داؤد علیہ السلام معہ سبط یہودا۔ خیبر کیطرف نہ چلے گئے اور انکا لڑکا شام کا مالک بن بیٹہا سات برس تک معہ سبط یہودا خیبر مین رہے تا آنکہ اونکا لڑکا مارا گیا اور داؤد علیہ السلام شام کو واپس آئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُسکی آبادی یثرب سے ملی ہوئی تہی بلکہ

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۳۶ کا) فساد فی کلام العرب (اور روایت کی گئی ہے جناب نبی صلعم سے بے شک آپنے منع فرمایا ہے یہہ کہ مدینہ کو یثرب کہا جاوے اور نام رکہا ہے آپ نے اسکا طیبہ اور طابہ گویا آپ نے مکروہ جانا یثرب کو کیونکہ وہ کلام عرب مین فساد ہے) اس تقریر سے معلوم ہوگیا کہ یثرب کو یثرب کہنا نا جایز ہے بلکہ اوسکو طیبہ اور طابہ باعتبار حدیث نبوی کہنا چاہئے اور باین ہمہ جو شخص یثرب کہے گا وہ بیشک مرتکب منہی عنہ کا ہوگا محبت کے معنی یہہ نہین ہین کہ محبوب جس نام کے لینے کی ممانعت کرے عاشق اُسیکو پیار سے کہے یہہ محبت نہین ہے بلکہ مخالفت ہے مسلمانونکو اس سے بچنا چاہئے باقی رہا یہہ شبہہ کہ یثرب کو بجائے طیبہ یا طابہ کے مدینہ کیون کہتے ہین اوس کا جواب یہہ ہے کہ لوگ بنظر سہولیت یثرب کو مدینۃ الرسول کہنے لگے پہر رفتہ رفتہ بخیال تخفیف حسب قاعدہ عرب بجائے مدینۃ الرسول کے المدینہ زبان زد ہوگیا جب عجمیون کے ہاتہہ یہہ نام پڑا تو اوہون نے الف و لام کو حذف کر دیا اور مدینہ کہنے لگے ان کو شاید اسکی اطلاع ہی نہ ہتی کہ عرب نے اس الف و لام کو بعوض مضاف الیہ کے قایم کیا ہے۔ میرے خیال مین یثرب کو مدینہ کہنے مین کوئی ہرج نہین ہے برعکس یثرب کہنے کے کیونکہ اوسکی ممانعت آگئی ہے۔

خیبر سے بہی متجاوز تہی ہے تہے اوسی مقام پر اون بنی اسرائیل کے ٹہرنے کا حال جو کہ حجاز مین سکونت پذیر ہو گئے تہے اور یہود خیبر اور بنو قریظہ کے اتباع کی کیفیت تحریر کر دی ہے۔

حارثہ مدینہ مین مسعودی کہتا ہے کہ حجاز سیرابی اور تر و تازگی مین عمدہ ترین بلاد سے تہا چنانچہ وہ لوگ بلاد یثرب مین مقیم ہوئے وہین اونہون نے اپنے ٹہرنے اور قابل گزران مکانات بنا کے آپ ہی اپنی حکمرانی کرنے لگے بعد چندے قبایل عرب بہی آکر اون مین شامل ہو گئے اور ان کے ساتہ رہنے لگے انکی زمام حکومت ملوک بیت المقدس کے قبضہ مین تہی جو بعد سلیمان علیہ السلام کے یروشلیم کے حکمران ہوئے ہین پس جب مزیقیا ابتداءً یمن سے نکلا اور غسان نے شام پر قبضہ کر لیا پہر وہ مر گیا اور اسکا لڑکا ثعلبہ عنقا حکمران ہوا اسکے مرنے کے بعد ثعلبہ بن جفنہ حاکم ہوا اس نے اپنے لڑکے حارثہ پر سختی کی تب حارثہ چند لوگون کو ہمراہ لیکر یثرب کی طرف چلا آیا اور بنو جفنہ شام مین ٹہرے رہے حارثہ نے یثرب مین پہونچکر یہود خیبر سے عہد و پیمان لیکر وہین سکونت اختیار کر لی ابن سعید کہتا ہے کہ ان لوگون یمن کا بادشاہ شریب بن کعب تہا یہی اس ملک بوادی کے حکمران تہا تا آنکہ بوجہ کثرت و غلبہ انکی حکومت منعکس ہو گئی۔

ابو الفرج اصفہانی کتاب الاغانی مین تحریر کرتا ہے کہ بنو قریظہ اور بنو نضیر کاہن اولاد کوہن بن ہارون (علیہ السلام) سے تہے یہہ لوگ اس سے پیشتر کہ از دسیل عرم کیوجہ سے یمن جدا ہو اور اوس و خزرج یثرب مین آئین موسیٰ (علیہ السلام) کے بعد ہی یثرب مین آ گئے تہے یثرب مین یہود کے آنے سے پہلے عمالقہ کی نسل سکونت پذیر تہی اور وہی اس کے قدیم باشندہ مین انمین لڑائی و شرارت کوٹ کوٹ کر بہری ہوئی تہی اطراف یثرب مین بہی پہلے ہوئے تہے

چنانچہ مدینہ مین انہین مین سے بنو نعیف اور بنو سعد اور بنو الازرق اور بنو
نطرون رہتے تہے حجاز کی حکومت انہین سے ارقم کے ہاتہہ مین تہی اسکی حکومت کا
دایرہ تیما سے فدک تک پہیلا ہوا تہا مدینہ ایک سرسبز اور اون کے کہیتون اور
باغات کا مقام تہا۔ جس زمانہ مین موسیٰ (علیہ السلام) نے بغرض جہاد جبابرہ
فوجین بہیجی تہین تو عمالقہ کیطرف بہی ایک لشکر بنی اسرائیل کا روانہ کیا اور یہہ حکم
دیا تہا کہ اون مین سے کوئی باقی و زندہ نرکہا جائے لیکن بنی اسرائیل نے
برخلاف اس حکم کے ارقم کے لڑکون کو قتل نکیا پس جب وہ بعد وفات موسیٰ
(علیہ السلام) شام مین گئے اور بنی اسرائیل سے ارقم کے لڑکون کے قتل نکرنے کا
حال بیان کیا تو بنی اسرائیل نے اونکو شام مین داخل نہونے دیا اور اس
معصیت کیوجہ سے بلاد عمالقہ کیطرف اونکو واپس کردیا چنانچہ وہ واپس ہوکر
مدینہ مین آٹہرے یہہ اولاً یہود کے یثرب مین ٹہرنیکا ماجرا ہے بعد اسکے وہ لوگ
اطراف مدینہ مین منتشر ہوگئے اپنے حسب حاجت قلعہ۔ باغات۔ مکانات۔
بنائے غرضکہ ایک زمانہ تک ایسی حالت پر رہے۔ تا آنکہ روم۔ شام مین
بنی اسرائیل پر غالب آیا اور اوس نے انکو قتل و گرفتار کرنا شروع کیا بنو نضیر
بنو قریظہ۔ بنو بہدل حجاز کیطرف بہاگے روم نے انکا تعاقب کیا اثناء راہ
مین روم مابین شام و حجاز شدت تشنگی سے ہلاک ہوگئے اور یہہ مقام ثمر الروم
کے نام سے موسوم ہوا۔ جب یہہ تینون قبایل مدینہ مین پہونچے تو انہون نے عالی تہنہ
مین قیام اختیار کیا۔ بنو نضیر قریب بہجان اور بنو قریظہ و بنو بہدل نہر بوزنیر
مقیم ہوئے اور جس زمانہ مین اوس و خزرج مدینہ مین آئے ہین اوس وقت
وہان یہود کے ساتہہ بنو شعمہ۔ بنو ثعلبہ۔ بنو زعورا۔ بنو قینقاع۔ بنو زید۔
بنو نضیر۔ بنو قریظہ۔ بنو بہدل۔ بنو عوف۔ بنو عصیص مقیم تہے بنو زید اور بنو

بلی سے اور بنو شقمہ غسان سے ہے بنو قریظہ اور بنو نضیر کے نسبت بعض لوگون کا
یہہ خیال ہے کہ یہہ کاہنون (یعنی بیت المقدس کے مجاورون) مین سے ہین
جیسا کہ اس سے پیشتر بیان کیا گیا پس جبکہ سیل عزم ہوا اور ازد یمن سے نکلا تو ازد شنوہ
شام (سراة) مین اور خزاعہ طوی مین اور غسان بصرے وارض شام مین اور
ازد عمان طایف مین اور اوس وخزرج یثرب مین ٹھہرے بعض انمین سے کہلے ہوے
میدانون مین اور بعض دیہاتون مین اپنے اہل وعیال کے ساتھہ مقیم ہوے
اوس وخزرج نہایت تنگی ومصیبت مین پڑگئے اسوجہ سے کہ مدینہ مین نہ تو انکے
باغات تھے اور اون کے قبضہ مین کاشتکاری اور چراگاہین تہین حکومت
یہود کے قبضہ مین تہی ایک زمانہ تک رعایا خوش باشون کیطرح گزران اوقات
کرتے رہے بعد مدت مالک بن عجلان وفود (ڈیپوٹیشن) لیکر ابو جبیلہ غسانی
حکمران غسان کے پاس گیا اور اپنے ہمقوم کی تنگی معیشت اور ضیق معاشرت
سے اسکو آگاہ کیا ابو جبیلہ نے کہا ”تم بہی عجیب آدمی ہو تمنے اوس زمانہ مین
اپنے ہمسایون پر کیون نہ قبضہ کر لیا جسوقت ہمنے اپنے اہل شہر کو مغلوب کیا تہا
خیر جو کچھہ ہوا اچہا ہوا اب تم جاؤ ہم تمہارے امداد کو آئینگے“ مالک بن عجلان
یہہ خوشخبری لیکر اپنی قوم مین آیا اور ابو جبیلہ کے آمد کا منتظر رہا تا آنکہ ابو جبیلہ
چند کارآزمودہ آدمیون کو لیکر ذی خرض مین آ اوترا اور اوس وخزرج کو
اپنی آمد سے آگاہ کیا اور اس خیال سے کہ مبادا یہود اسکی آمد سے مطلع ہوکر
قلعہ مین پناہ گزین نہ ہو جاوین اس نے مدینہ کے باہر ایک حوض پر تکلف اور
ایک خوشنما مکان بنایا اور یہودیون کی وہین دعوت کی جب یہود اس مکان
مین داخل ہوئے تو انکو چن چن کر قتل کر ڈالا بعد اس کے اوس نے اوس وخزرج
سے متوجہ ہوکر کہا کہ ”ان یہودیون کے قتل کے بعد بہی اگر شہر پر قبضہ نہ کر لیا تو

مین تملوگون کو جلادون گا" ابوجبیلہ یہہ کہکر شام کو واپس آیا اور یہود اور مالک بن عجلان مین آتش عداوت بہڑک اوٹہی بعد چندے جب وہ اس واقعہ کو بہول گئے تو مالک بن عجلان نے بصلاح ومشورہ یہود کی دعوت کی یہود نے دعوت مین آنے سے انکار کیا اور ابوجبیلہ کے غداری اور دہوکہ دینے کا عذر بیان کیا مالک بن عجلان نے کہا کہ مین ابوجبیلہ کیطرح غدار اور کینہ ور نہین ہون اور نہ مین اسکی طرح تمہارے ساتہہ بدعہدی کرسکتا ہون یہود اسکے کہنے مین آگئے جب وہ لوگ مکان دعوت مین آنے لگے تو مالک نے ان مین سے ستاشی رئیسون کو قتل کیا کچہہ لوگ جو باقی رہ گئے وہ کسیطرح سے اپنی جان بچاکر بہاگ گئے اس واقعہ کے بعد یہود نے جہلاکر مالک بن عجلان کی صورت اپنے کنایس (گرجے) اور بازارون مین بنائی اور اسپر لعنت ونفرین کرنے لگے الغرض جب مالک نے ابوجبیلہ کے بقیۃ السیف کو اس حیلہ سے ختم کیا تو جو باقی رہ گئے وہ بخوف جان دب گئے اور اوس فتنہ پردازی سے جو اس سے پیشتر کرتے تہے باز آئے اور اوس وخزرج کے بطون سے امداد چاہنے اور ان کے زیر سایہ امن بہنے لگے انتہی کلام الاغانی۔

اوس و خزرج کے بطون

حارثہ بن ثعلبہ کے دو لڑکے تہے (۱) اوس (۲) خزرج۔ ان دولون کی مان قیلہ بنت الارقم بن عمرو ابن جفنہ تہی بعضے کہتے ہین کہ قیلہ۔ کاہن بن عذرہ کی لڑکی (قبیلہ قضاعہ سے) تہی ایک مدت تک یہہ ایسی حالت مین رہے تاآنکہ انکی نسلی شاخین بڑہین اور ان مین ایک گونہ توانائی اور اپنے دشمنون سے مقاومت کرنے کی طاقت آگئی۔ بنوالاوس کی کل نسلی شاخین مالک بن اوس سے نکلی ہین منجملہ اون کے خطمہ بن جشم بن مالک اور ثعلبہ اور لوذان (یہہ دولون عمرو بن عوف بن مالک کے

نسل سے ہین) اور بنو عوف بن عمرو سے ضنش و مالک و کلفہ (یہہ سب بنو عوف
بن مالک سے ہین) اور مالک بن عوف سے معاویہ و زید اور زید سے عبید و ضبیعہ
و امیہ اور کلفہ بن عوف سے جحجب بن کلفہ اور مالک ابن الاوس ہی سے حارث
و کعب پسران خزرج بن عمرو بن مالک اور کعب سے بنو ظفر اور حارث بن الخزرج[1]
حارثہ و جشم اور جشم[2] سے بنو عبد الاشہل اور راسی (مالک بن الاوس) سے بنو سعد
و بنو عامر پسران مرہ بن مالک ہین پس بنو سعد جادرہ اور بنو عامر سے عطیہ
و امیہ و وایل ہین اور یہہ سب زید بن قیس بن عامر کے نسل سے ہین اور نیز
مالک بن الاوس سے بنو اسلم و بنو واقف پسران امرا القیس بن مالک ہین -
قبیلہ اوس کے یہی بطون ہین اور خزرج بن حارثہ کے کعب[1] و عمرو[2] و عوف[3] و جشم[4]
و حارث[5] سے پانچ بطون ہوے پس کعب بن الخزرج سے بنو ساعدۃ بن کعب
اور عمرو بن الخزرج سے بنو نجار (یعنی تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو) ہین نجاری قبیلہ کی
بہت سی شاخین ہین از انجملہ بنو مالک - بنو عدی - بنو مازن - بنو دینار ہین اور
مالک بن نجار سے مبدول (جسکو عامر کہتے ہین) اور غانم و عمرو اور عمرو سے
عدی و معاویہ ہین اور عوف بن الخزرج سے بنو سالم و قواقل اور قواقل سے
ثعلبہ و مرضخہ اور سالم بن عوف سے بنو عجلان بن زید بن عصم بن سالم ہین اور
جشم بن الخزرج سے بنو غضب بن جشم و تزید بن جشم ہین پس غضب بن جشم سے
بنو بیاضہ اور بنو زریق پسران عامر بن زریق بن عبد حارثہ ابن مالک بن
غضب اور تزید بن جشم سے بنو سلمہ بن سعد بن علی بن راشد بن ساردہ

---

[1] صاحب سبائک الذہب فی معرفۃ قبایل نے جشم کو حارثہ کا اور حارث کو خزرج کا لڑکا
لکھا ہے حالانکہ حارثہ اور جشم دونون حارث بن الخزرج کے لڑکے ہین - واللہ اعلم -

[2] جشم سے علاوہ بنو عبد الاشہل کے بنو حریش اور بنو زعورا اور عبد الاشہل سے بنو زغبہ ہین -

بن تزید اور حارث بن الخزرج سے بنو خدرہ و بنو حرام پسران عوف بن الحارث بن الخزرج ہین۔ بطون خزرج یہی ہین واللہ اعلم۔

الغرض جسوقت مدینہ مین ان دونون قبیلون اوس و خزرج کی نسل کی ترقی آئے دن ہوتی گئی اور ان کے نفوس کی کثرت ہو چلی یہود نے انکی قوت توڑنے اور انکی طاقت کے پریشان کرنے کے غرض سے نقض عہد کرلیا اور اوس عہد پیمان کا لحاظ چھوڑ دیا جو اُن کے بزرگون نے اوس و خزرج کے مورث اعلی سے کیا تہا اور اسوقت تک مدینہ مین یہود ہی کو عزت و ثروت حاصل تہی بعد چندے مالک بن عجلان کا ظہور ہوا۔ جسکا نسب بہی مذکور ہو چکا ہے اس کے ظاہر ہونے سے قبایل مالک و سودہ کی کسیقدر عزت بڑہ گئی پس جب یہود نے بدعہدی کی اور اُس سے بنو اوس و خزرج کو مصیبتون مین گرفتار ہونا پڑا اُسوقت مالک بن عجلان۔ ابوجبیلہ والی غسان کے پاس شام مین گیا اور ابوجبیلہ اسکی مدد کو نکلا (ابوجبیلہ لڑکا ہے عبداللہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن الخزرج کا۔ حبیب بن عبد حارثہ اور انکا بہائی غانم۔ غسان کے ساتھ شام کیطرف چلے گئے خزرج کا ساتھ چھوڑ دیا تہا) جب ابوجبیلہ کے آنے کی خبر ان سپرا قبیلہ (یعنی اوس و خزرج) کو ہوئی تو وہ اس کے استقبال کو آئے اور اسکو اس واقعہ سے آگاہ کردیا کہ یہود تمہارے آنیکی خبر سنکر اپنے قلعات مین پناہ گزین ہوگئے ہین ابوجبیلہ نے یہہ سُنتے ہی بظاہر یمن کا قصد کردیا جب یہود کو یہہ معلوم ہوا تو وہ اپنے قلعہ سے نکلے ابوجبیلہ نے بمشورہ اوس و خزرج روسا یہود کی دعوت کی اور جب وہ کہانے مین مصروف ہوئے تو ان مین سے ایک کو بہی زندہ نہ چھوڑا اس واقعہ کے بعد اوس و خزرج کی حکومت کا پہریرہ کامیابی کے ہوا مین لہرانے لگا اور انکے قدم اعالی اور اسافل مدینہ پر جم گیا یہودیونکی

تعداد کم ہوگئی وہ جسقدر ذلت وخواری۔ تباہی ورسوائی مین پڑگئے اسی قدر ابناء قیلہ کو توانائی وعزت وثروت حاصل ہوگئی غرضکہ یہود کے قبضہ مین سوائے دو ایک قلعہ کے اور کچھہ نہ رہ گیا باقی اطراف یثرب مین جو کچھہ تھا اس کے مالک ابناء قیلہ بن بیٹھے۔

اسلام مدینہ مین

پھر یہہ دونون قبیلہ بعد مغلوبی یہود یثرب مین بکمال عزت و احترام سے بسر کرنے لگے ان کے ہمسایہ (مثل قبایل مضر) ان دونون قبایل کے آخلاف ہوتے اکثر ان دونون قبیلون مین لڑائیان ہوتین ہر ایک کے حلیف ان کے ساتھہ ہوکر اپنے مدمقابل سے لڑتے تھے اس کے مشہور ترین وقایع سے جسمین گھمسان لڑائی ہوئی تھی یوم بعاث ہے جو قبل بعثت جناب رسول صلعم واقع ہوا ہے اندنون خزرج مین عمرو بن النعمان بن صدرة بن عمرو بن امیہ بن عامر بن بیاضہ اور اوس مین حضیر الکتائب ابن سماک بن عتیک بن امرء القیس بن تزید بن عبد الاشہل حکمران تھا اور حلفاء خزرج مین اشجع (غطفان سے) جہنیہ (قضاعہ سے) اور اوس کے خلفاء مین مزنیہ (احیاء طلحہ بن ایاس سے) قریظہ ونضیر (یہود سے) داخل تھے لڑائی کا عنوان نہایت خطرناک تھا عرب کے دو نہایت عظیم الشان قبیلہ لڑنے کو میدان جنگ مین شمشیر بکف نکلے ہوئے تھے ابتداءً خزرج کی کامیابی کی صورت دکھائی دیتی تھی بعد دو پہر حضیر نے اثناء جنگ مین اپنے گھوڑے کو میدان جنگ سے پھیر دیا جس سے اوس اور اوس کے حلفاء کسیقدر پیچھے کو ہٹے خزرج نے یہہ سمجھکر کہ اوس کو ہزیمت ہوئی قدم آگے بڑھائے اور اس مغلطہ مین انکو ہزیمت اوٹھانی پڑی اونکا سردار عمرو بن النعمان مارا گیا اس کے بعد وہ لڑائیون سے تھک کر یایہہ کہ ہر ایک اپنی اپنی کامیابی سے ناامید ہوکر بیٹھہ گئے اور اسلام نے انکو ابن خستہ وتباہ

حالت مین دیکھہ لیا جبکہ وہ فتنہ وفساد سے کنارہ کش اور لڑائی سے جی چراتے تھے
پھر اون مین اہل عقبہ جناب رسول صلعم کے پاس مکہ مین حاضر ہوئے آپ نے اون کو
دعوت اسلام دی اور نصرۃ اسلام کے لئے کہا وہ لوگ لوٹ کر اپنی قوم مین آئے اور
کل حالات سے آگاہ کیا (جیسا کہ ہم آیندہ بیان کرین گے) اہل مدینہ (اونکی قوم)
نے جناب رسول صلعم کی دعوت کرنے سے آپ کی مدد پر متفق الرائے ہوگئے اندنون
خزرج کی سرداری سعد بن عبادۃ اور اوس کی حکومت سعد بن معاذ کے قبضہ مین تھی

خلاصہ اس کلام کا یہہ ہے کہ جب انکو جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مین
مبعوث ہونے اور دین اسلام کے لانے اور اہل مکہ کے اعتراض کرنے اور جھٹلانے
اور تکلیف و ایذا دینے کے حالات سے آگاہی ہوئی چونکہ اون مین اور قریش مین
بھائی چارا اور مصاہرت کا تعلق تھا اسوجہ سے ابو قیس بن الاسلت کو بنی مرہ
بن مالک بن الاوس سے روایۃ کیا اس نے اہل مکہ کیطرف ایک بڑا قصیدہ لکھکر
بھیجدیا جسمین جناب رسول صلعم کی عزت و احترام کرنے اور اونکو آپ سے لڑنے
سے ممانعت کرنے اور آپکو ایذائین نہ دینے کا ذکر تھا اور اُس مین اصحاب فیل کے
ہاتھون سے آپ کی بدولت بچنے کا بھی حال مذکور تھا یہہ قصیدہ پینتس ۳۵ بیتون کا تھا
ابن اسحاق نے اسکو کتاب السیر مین تحریر کیا ہے اور پھر جبکہ جناب رسول ممدوح صلعم
اپنی قوم کے ایمان لانے سے ناامید ہوئے اُسوقت آپ وفود عرب اور حجاج عرب کو
ایام موسم مین دین اسلام اور اسکی نصرت کی دعوت دینے لگے قریش کو یہہ بھی
گوارا نہوا اور انہون نے آپکو تبلیغ احکام الہی سے روکنا شروع کیا اور یہہ مشہور
کرنے لگے کہ (عیاذاً باللہ) آپ کو جنون ہوگیا ہے آپ کاہن ہین آپکو سحر آتا ہے
جیسا کہ اسکا تذکرہ قرآن مجید مین آگیا ہے لیکن آپ بحکم الہی دین اسلام کی دعوت
دیتے رہے چنانچہ ایک موسم حج مین عقبہ کے قریب بنو خزرج کے

چهه[۱] سو جوانون سے ملاقات ہوئی دو انمین کے بنو نجار بنو غانم بن مالک سے یعنی ۱ اسعد
بن زرارۃ بن عدی بن عبید اللہ بن ثعلبہ بن غانم اور ۲ عوف بن الحرث بن رفاعہ
بن سواد بن مالک بن غانم اور بنو زریق بن عامر سے ۳ رافع بن مالک بن عجلان
بن عمرو بن عامر بن زریق اور بنو غانم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن عبد اللہ بن عمرو
بن الحرث بن ثعلبہ بن الحرث بن حرام بن کعب بن غانم سے ۴ کعب بن رئاب بن
غانم اور ۵ قطبہ بن عامر بن حدیدہ بن عمرو بن غانم بن سواد بن غانم بنو سلمہ سے اور
اور ۶ عقبہ بن عامر بن نابی بن زید بن حرام بن کعب غانم بنو عبیدہ سے تھے۔ آپ
نے ان لوگون سے دریافت فرمایا من انتم (تم لوگ کون ہو؟) انلوگون
نے جواب دیا کہ ہملوگ بنو الخزرج ہین پہر آپنے فرمایا من موالی یہود (کیا تم
موالی یہود سے ہو؟) انہون نے اسکا اقبال کرلیا تب آپ نے ارشاد کیا افلا
تجلسون اکلمکم (کیا تم نہین بیٹھ سکتے ہو کہ مین تمسے باتین کرون) وہ لوگ یہہ
سُنکر آپکے روبرو بیٹھ گئے آپ نے اون کو توحید کی تعلیم دی اسلام کو
پیش کیا قرآن کے نورانی آیتین پڑھین۔ وہ لوگ آپسمین سرگوشیان کرنے لگے
ایک دوسرے کے کان مین جہک کے کہنے لگے "جو یہہ کہہ رہے ہین دیکھہ لو بخدا یہہ
وہی نبیؐ ہین جنکے مبعوث ہونیکا یہود وعدہ کررہے تہے دیکہو تاخیر نہ کرو ایسا ہو
کہ وہ ایمان لانے مین تمسے آگے بڑہ جائین" یہہ باتین کرکے انلوگون نے ہاتہہ
بڑہایا اور آپ پر ایمان لائے اور یہہ وعدہ کیا کہ جسوقت ہم اپنی قوم مین پہونچینگے
اون کو آپ کی امداد پر اوبہارینگے۔ آپ نے اونکو دعاے خیر و برکت دی اور
یہہ آپ کی خدمت سے رخصت ہوکر جسوقت مدینہ مین پہونچے اور اپنی قوم

[۱] ابن اثیر نے سات آدمیونکا نام لکھا ہے جو عقبہ اولیٰ مین ایمان لائے تھے دو بنو نجار سے اسعد بن زرارہ و عوف بن الحرث اور دو بنو زریق سے رافع بن عجلان و عامر بن عبد حارثہ ایک بنو سلمہ سے قطبہ بن عامر اور دو بنو زید سے عقبہ بن عامر و جابر بن عبد اللہ تھے۔

جناب رسول مقبول صلعم کے حالات بیان کئے اور اونکو اسلام کیطرف بلایا رفتہ رفتہ
آپ کا ذکر خیر مدینہ مین اس قدر ہونے لگا کہ کوئی مکان اور کوئی جلسہ انصار کا
آپکے تذکرہ سے خالی نہ تہا انصار کا کوئی شخص ایسا نہ تہا جس کے زبان پر آپ کا
ذکر نہ رہا ہو پہر جب سال آیندہ کا موسم آیا تو بارہ آدمیون نے عقبہ پر آکر آپ کی بیعت کی
یہہ بیعت عقبہ اولیٰ کے نام سے موسوم ہے ان مین چہہ پہلے والے یعنی اسعد بن زرارہ
عوف بن الحرث و معاذ ابن الحرث (یہہ دونون عفراء کے بیٹے ہین) رافع بن مالک
عقبہ بن عامر وغیرہم (رضی اللہ عنہم) اور چہہ دوسرے تین اون مین سے خزرج
کے (یعنی بنو غانم بن عوف سے عبادہ بن الصامت بن قیس بن احرم بن فہر بن ثعلبہ
بن غانم اور بنو زریق سے ذکوان بن عبد القیس بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن
زریق اور بنو سالم سے عباس بن عبادہ بن نضلہ بن مالک بن عجلان) اور ایک
بلی بطون قضاعہ سے ابو عبد الرحمن بن زید ابن ثعلبہ بن خزیمہ بن احرم بن
عمرو بن عمارہ حلیف خزرج اور دو اوس کے تہے (یعنی الہیثم بن التیہان جن کا
نام مالک ہے بن مالک بن عتیک بن امرء القیس بن زید بن عبد الاشہل اور
عویم بن ساعدہ از بنو عمرو ابن عوف) ان بزرگون نے آپکے مبارک ہاتہ پر
فقط اسلام کی بیعت کی اسوجہ سے کہ اوسوقت تک جہاد فرض نہین ہوا تہا
وہ بیعت یہہ تہی کہ اللہ جل شانہ کا کسی کو شریک نہ کرین - چوری نکرین - زنا
نکرین - قتل نکرین اپنی اولاد کو نہ قتل کرین - بعد بیعت لینے کے جناب رسول صلعم
نے اون لوگون سے مخاطب ہو کر فرمایا فان وفیتم فلکم الجنة وان
غشیتم من ذالك شيئًا فاخذ تم بحد ہ فی الدنیا فهو كفارة
له وان سترتم عليها فی الدنیا الی یوم القیامة فامركم الی الله

۱؎ ہندوستان کیطرح عرب مین بہی بعض لوگ عار کیوجہ سے اپنی لڑکیون کو مار ڈالتے تہے۔

ان شاء عذب وان شاء غفر (پس اگر تم نے اس (عہد) کو پورا کیا تو تمہارے لئے جنت ہے اور اگر ان مین سے تم کسی کے مرتکب ہو گئے اور بعوض اوس کے دنیا مین تم پر حد جاری کی گئی تو وہ اس گناہ کا کفارہ ہو گا اور اگر وہ گناہ دنیا مین قیامت پوشیدہ رہ گیا تو تمہارا معاملہ اللہ تعالی کے ساتھہ ہے اگر اسکی مرضی ہو گی تمکو عذاب دیگا اور اگر چاہے گا تو بخشدیگا)۔

جناب رسول (صلعم) نے یہہ فرما کر مصعب ابن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی کو اون کے ہمراہ کر دیا یہہ اونکو قرآن پڑہاتے اور دین اسلام کی تعلیم دیتے اور نماز پڑہاتے اسعد بن زرارہ کے مکان پر رہتے تھے رفتہ رفتہ بنو خزرج مین اسلام کا اسقدر چرچا ہو گیا کہ تہوڑی مدت مین مدینہ کے چالیس آدمی مشرف باسلام ہوئے بعد اس کے اوس کے قبیلہ سے سعد بن معاذ بن نعمان بن امرؤ القیس بن زید بن عبد الاشہل اور اون کے چچا کے لڑکے اسید بن حضیر الکتائب ایمان لائے یہہ دونون بنو عبد الاشہل کے سردار تھے پہر ان دونون بزرگون کے ایمان لانے کے بعد اوس کے ہر بطن مین اسلام نہایت تیزی سے پہیلنے لگا تقریبًا ابناء قیلہ مین کوئی ایسا مکان نہ تہا جس مین دو ایک شخص (خواہ عورت ہون یا مرد) مسلمان نہ ہوے ہون سوائے بطون بنی امیہ بن زید و خطمہ و وایل و واقف کے کہ انہون نے ابو قیس بن الاسلت کے رائے سے اتفاق کیا تا آنکہ ابتدائے زمانہ اسلام کا گزر گیا۔

اس کے بعد مصعب ابن عمیر معہ اون چند اہل مدینہ کے جو مسلمان ہو چکے تھے مکہ مین واپس آئے اور سال آیندہ مین آنیکا وعدہ کیا چنانچہ وسط ایام التشریق مین اہل مدینہ تقریبًا تین سو تہتر (جنمین عورتین بہی تہین) رسول مقبول (صلعم) کی خدمت مین آئے اور اسلام کی آپ کے مبارک ہاتھہ پر بیعت کی

اور اس امر کا اقرار کیا کہ جو شخص جناب موصوف کو اذیت دینے کا قصد کریگا اسکو
وہ مانع ہونگے اگرچہ نوبت بقتال آجائے بعد اس کے آپ نے بارہ نقیب انکے
لئے منتخب کئے نو نقیب خزرج سے اور تین اوس سے سب سے پہلے اس عقبہ
ثانیہ مین برار بن معرور بطن بنو تزید بن جشم خزرجی نے بیعت کے لئے ہاتھ
بڑہایا بعد انکے اور لوگ ایمان لائے بیعت کی۔ بعد تکمیل بیعت شیطان نے سر عقبہ پر
چلاّکے کہا "اے اہل مکہ تم کس غفلت مین ہو یہان تمہارے خلاف بیعت لی
جارہی ہے" قریش یہہ سُنتے ہی دوڑ پڑے لیکن یہان بیعت تمام ہوچکی تھی
مجبور ہوکر اپنی قوم کی جستجو مین چلے اثنا راہ مین سعد بن عبادہ سے ملاقات
ہوگئی تنہا پاکر انکو گرفتار کرکے باندہ دیا۔ تا آنکہ جبیر بن مطعم بن عدی بن نوفل
اور حرث بن حرب بن امیہ بن عبد شمس نے کہول دیا اسوجہ سے کہ ان دونون
سے اور سعد بن عبادہ سے سابق مراسم تہے پہر جب مسلمان مدینہ مین واپس آئے
اور اپنے اسلام کو ظاہر کیا تب اس کے بعد بیعت حرب ہوئی جبکہ جناب رسول (صلعم)
جہاد کا حکم دیا گیا انصار نے نہایت خوشی سے عُسرت و عشرت تنگی و فراخی
رنج و راحت مین لڑنے ساتہہ دینے کا وعدہ کیا اور بکمال طیب خاطر سے اس امر کی
بیعت کی کہ آپسمین ایکدوسرے سے نہ لڑینگے۔ ہمیشہ جان رکہینگے حق پر رہین گے
اللہ تعالی کے بارے مین کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرین گے
پس جب بیعت عقبہ تمام ہوئی اور اللہ جل شانہ نے اپنے نبیؐ کو جہاد کا حکم دیا
تو اون لوگون کو (جو مکہ مین مشرکین کے ہاتہہ تکلیفین اوٹہاتے تہے) یہہ حکم
دیا گیا کہ وہ مکہ چہوڑکر مدینہ مین اپنے بہائیون انصار سے جاملین چنانچہ اصحاب
رسول (صلعم) مکہ سے ہجرت کرنے لگے اور جناب موصوف (صلعم) بانتظار حکم
ربانی مکہ مین ٹہہرے رہے ابن اسحاق نے مہاجرین کے اسمار مبارک بالتوضیح

تحریر کیا ہے منجملہ اون لوگون کے جنہون نے ہجرت کی عمرؓ ابن الخطاب اور اون کے
بہائی زید اور طلحہ بن عبید اللہ و حمزہ ابن عبد المطلب و زید بن حارثہ و
انیسہ و ابو کبشہ (موالی رسول اللہ صلعم) و عبد الرحمن بن عوف و زبیر بن العوام
و عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین تہے بعد اسکے جناب رسول صلعم کو
حکم ہجرت ہوا پس آپ نے ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو اپنے ہمراہ لیا اور اپنے خوابگاہ
مین علی (کرم اللہ وجہہ) کو سولا کر مدینہ کو روانہ ہوئے جسوقت آپ مدینہ مین
رونق افروز ہوئے بنو الاوس مین کلثوم بن مطعم بن امراء القیس بن الحرث ابن
زید بن عبید بن مالک بن عوف کے مکان پر فروکش ہوئے ان دنون خزرج
کی سرداری عبد اللہ بن ابی ابن سلول کے قبضہ مین تہی (ابی بیٹا ہے مالک کا
الحرث بن عبید کا اور مادر عبید کا نام سلول تہا اور عبید لڑکا ہے مالک بن
سالم بن غانم ابن عوف بن غانم بن مالک بن نجار کا) اور بنو الاوس کی حکومت
ابو عامر بن عبد عمرو ابن صیفی بن نعمان (ضبیعہ بن زید کے ایک لڑکے کی اولاد) کے
ہاتہہ مین تہی جسوقت اس نے نبی صلعم کے خدمت مین اپنی قوم کو مجتمع ہوتے دیکہا تو دینی
بغض سے مکہ کو بہاگ گیا اور جب مکہ مفتوح ہوا تو طایف چلا گیا اور پہر جب طایف بہی
فتح ہوگیا تو شام کیطرف چلا گیا اور وہین مرگیا۔ پہر حضرت صلعم ابو ایوب انصاری
کے یہان رونق افروز ہوئے تا آنکہ آپکا حجرہ اور مسجد تیار ہوگئی اور آپ وہان سے
اوٹہہ کر اپنے حجرہ مبارک مین آرہے اور مہاجرین بہی رفتہ رفتہ آپ سے آملے اور
اسلام تقریباً کل اوس اور خزرج مین پہیل گیا اور اسی روز سے اہل مدینہ انصار
کہلائے جانے لگے اسوجہ سے کہ انہون نے دین محمدی کی مدد کی جناب رسول صلعم کو
اپنے یہان ٹہیرایا جناب موصوف نے ایک خطبہ مین انصار کے فضائل اور اونکی
جمعیت کو بیان فرماکے مہاجرین اور انصار کے لئے ایک کتاب تحریر کرائی اور یہود سے بہی

عہد وپیمان کیا گیا اور وہ اپنے دین وملت اور اموال پر قایم رکہے گئے جیسا کہ
ابن اسحاق نے اسکی تصریح کی ہے بعد اس کے جناب رسول صلعم سے اور ان کی
قوم سے لڑائیان شروع ہوئین آپ اون پر متعدد حملے بغرض اعلاء کلمۃ اللہ کرنے لگے
اور آپ کو اسمین غلبہ اور استیلاء حاصل ہوتا گیا جیسا کہ ہم سیرۃ النبی صلعم مین مفصل
بیان کرین گے ۔ ان سب معرکون مین انصار نے آپ کا ساتہہ دیا جان و مال
سے آپ کے ہمرکاب رہے انہین کے اکثر رؤسا و شرفاء بعض بعض لڑائیون مین شہید ہوگے
اسی اثناء مین اون یہود نے مہاجرین اور انصار سے عہد شکنی کی جو یثرب مین
رہتے تہے اور اوس عہدنامہ کا پاس نہ کیا جو رسول اللہ صلعم نے اونکو لکہدیا تہا
اسیوجہ سے اللہ جل شانہ نے اپنے نبی برحق (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اون یہود سے
لڑنے کا حکم دیا آپ نے اون کا یکے بعد دیگرے محاصرہ کرنا شروع کردیا ۔ بہرکیف
بنو قینقاع نے بدعہدی کی مسلمانون سے بحالت غفلت بہڑ گئے اور ایک مسلمان کو
شہید کرڈالا اسوجہ سے ان کا محاصرہ کیا گیا خزرج کی سفارش سے یہہ جلاء وطن
کئے گئے اور بنو نضیر اور قریظہ کا یہہ واقعہ ہوا کہ ان مین سے بعض مارڈالے گئے
اور بعضے جلاء وطن کردیئے گئے بنو نضیر کا واقعہ بعد جنگ اُحد و بیر معونہ کے
ہوا ہے جناب رسول مقبول صلعم بنو نضیر کے پاس اون دو لون عامریون کے
خونبہا کے بارے مین گفتگو کرنے کو تشریف لیگئے تہے جسکو عمرو بن امیہ نے
مارڈالا تہا جیسا کہ آیندہ ہم بیان کرین گے پس بنو نضیر نے مکر و حیلہ سے آپ کے
قتل کرنے کا مشورہ کرلیا جناب رسول اللہ صلعم کو وحی کے ذریعہ سے اسکی اطلاع
ہوئی آپ نے بحکم الہی انکا محاصرہ کیا انجام کار جلاوطن ہوکر نکل گئے بعض اونمین
کے خیبر اور بعض بنو قریظہ مین جاکر مل گئے اور بنو نضیر نے خلاف عہد یہہ کیا
کہ انہون نے غزوہ خندق مین قریش کی مدد کی تہی پس جب جناب رسول اللہ صلعم

اوس غزوہ سے فارغ ہوئے تو بحکم الٰہی آپنے انکا محاصرہ کیا پچیس شبانہ روز انکو محاصرہ میں رکہا اوس نے انکی شفاعت وسفارش کی اور یہہ عرض کیا کہ بنو نضیر کو ہم کو اوسی طرح مرحمت فرمائے جیساکہ آپ نے بنو قینقاع کی بابت خزرج کی سفارش قبول فرمائی ہے پہر اس کے لئے سعد بن معاذ حکم مقرر کئے گئے یہہ غزوہ خندق سے زخمی ہوکر آئے تہے مسجد میں رکہے گئے تہے غرضکہ مسجد سے حکم کے لئے بلائے گئے جناب رسول اللہ صلعم نے سعد سے متوجہ ہوکر ارشاد کیا بم تحکم فی ہولاء (ان کے بارے میں تو کیا حکم دیتا ہے) سعد نے عرض کیا کہ انکی گردنیں ماری جائیں ان کے مال واسباب لوٹ لئے جائیں عورتیں گرفتار کرلیجائیں جناب رسول اللہ صلعم نے یہہ سنکر فرمایا حکمت بحکم اللہ (تونے وہی فیصلہ کیا جو اللہ تعالیٰ کا حکم تہا) پس اونکی گردنیں ماری گئیں وہ لوگ چہہ سو سے لیکر نو سو کے اندر تہے۔ پہر سنہ ۷ میں بعد حدیبیہ کے آپ نے خیبر کیطرف رخ فرمایا انکا آپ نے محاصرہ کیا اور بزور تیغ خیبر کو فتح کرکے یہودیوں کو قتل کیا انکی عورتونکو قید کرلیا منجملہ اون کے صفیہ بنت حی بن اخطب (رضی اللہ عنہا) بہی تہیں انکا باپ بنو قریظہ کے ساتہہ مارا گیا اور یہہ کنانہ بن الربیع بن ابی الحقیق کے عقد میں تہیں اسکو محمد بن مسلمہ نے مار ڈالا تہا جبکہ انہون نے بحکم رسول اللہ صلعم چہہ آدمیون کو لیکر غزا کیا تہا پس جب خیبر مفتوح ہوا تو صفیہ (رضی اللہ عنہا) بوقت تقسیم مال غنائم و قیدی عورتیں آپ کے حصہ میں آئیں اس لڑائی میں آپ کے ہمراہ ایکہزار چار سو پیادے اور دو سو سوار تہے انہیں میں خیبر کا مال غنیمت تقسیم کیا گیا بعد اس کے یہود سے اس امر پر عہد کیا گیا کہ وہ نصف زراعت وباغات خراج میں دیا کریں اور نصف وہ لیں چنانچہ یہود تا زمانہ خلافت عمرؓ خیبر میں رہے جب آپکا دور خلافت آیا تو انہون نے اونکو جلاء وطن کردیا۔

اور ۸ سنہ ہجری مین مکہ فتح ہوا اور اس کے بعد غزوہ حنین ہوا
اور جناب رسول اللہ (صلعم) اہل اسلام قریش وغیرہم پر اموال غنیمت
تقسیم فرمانے لگے اوسوقت بعض منافقین کے کہنے سننے سے انصار (رضی اللہ عنہم) کو
یہہ خیال پیدا ہوا کہ اب چونکہ مکہ فتح ہوگیا ہے اور آپ کی قوم نے آپکے دین پر
اتفاق کرلیا ہے تو رسول اللہ (صلعم) اپنے ہی شہر و ملک مین قیام
فرمائینگے اور اسی صدمہ سے آپس مین یہہ کہنے لگے کہ "ہماری تلوارون سے
اون کے خون ٹپک رہے ہین اور ہمارے غنایم اون مین تقسیم کئے جاتے
ہین" جب اسکی خبر جناب موصوف (صلعم) کو پہونچی، تو آپ نے اون کو ایک
جلسہ مین جمع کرکے ارشاد فرمایا یا معشر الانصار ما الذی بلغنی
عنی (اے گروہ انصار تمکو میری طرف سے کیا خبر پہونچی ہے) انصار نے واقعہ
بیان کیا آپ نے فرمایا الم تکونوا ضلالا فہداکم اللہ بی
وعالۃ فاغناکم اللہ ومتفرقین فجمعکم اللہ (کیا تم گمراہ
نہ تھے؟ کہ اللہ تعالی نے میرے ذریعہ سے تمکو ہدایت کی! اور کیا محتاج
نہ تھے؟ پس اللہ تعالی نے تمکو غنی کردیا! اور کیا متفرق نہ تھے؟ پس اللہ
تعالی نے تمکو اکیجا کردیا) فقالوا اللہ ورسولہ امن (انصار نے کہا
اللہ اور اوس کے رسول کو ہم چاہتے ہین) فقال لو شئتم لقلتم
جئتنا طریدا فآویناک ومکذبا فصدقناک ولکن
واللہ انی لاعطی رجالا استالفہم علی الدین وغیرہم
احب الی۔ الا ترضون ان ینقلب الناس بالشاء والبعیر
وتنقلبون برسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) الی رحالکم
اما والذی نفسی بیدہ لولا الہجرۃ لکنت امرء من

الانصار الناس دثار وانتم شعار ولو سلک الناس شعبا و سلکت الانصار شعبا لسلکت شعب الانصار جناب رسول اللہ (صلعم) نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ تم بہگائے آئے پس ہمنے تم کو جگہہ دی اور آئے تم جہٹلائے ہوئے پس ہمنے تمہاری تصدیق کی لیکن خدا کی قسم ہے کہ مین ان لوگون کو اسوجہ سے دیتا ہون کہ انکو دین کیطرف مالوف کرون کہ اسوجہ سے کہ وہ مجھے اور وں سے محبوب ترہین کیا تم اس سے راضی نہوگے کہ اور لوگ تو بکریان اور اونٹ لیکر واپس جائین اور تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہمراہ لیکر اپنے جائے قیام کو واپس جاؤ۔ آگاہ ہوجاؤ قسم ہے اوسکی جسکے قبضہ مین میری جان ہے کہ اگر ہجرت نہوتی تو مین بہی ایک شخص انصار مین سے ہوتا اور لوگ باہر کے کپڑے ہین اور تم اندر کے کپڑے ہوتے یعنی اور لوگ عام ہین اور تم لوگ خاص ہو اور اگر اور لوگ ایک راہ اختیار کرتے اور انصار دوسرے رستہ چلتے تو مین بیشک انصار کے رستہ کو اختیار کرتا) انصار (رضی اللہ عنہم) یہہ کلمات تشفی آمیز سُنکر خوش ہوگئے اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے ہمراہ لئے ہوئے مدینہ منورہ کو واپس آئے پس جناب موصوف (صلعم) انہین مین رہے تا آنکہ اللہ تعالی نے اونکو دنیا سے اپنے جوار رحمت مین بُلا لیا۔

اور پہر جب جناب رسول اللہ (صلعم) کا یوم وفات آیا تو انصار سقیفہ بنی ساعدہ بن کعب مین مجتمع ہوئے اور خزرج سعد بن عبادہ کے بیعت کو بلاگئے پس وہ لوگ قریش سے کہنے لگے منا امیر و منکم امیر (ایک ہم مین سے امیر ہو اور ایک تم مین سے امیر ہو) لیکن مہاجرین (رضی اللہ عنہم) نے اس سے انکار کیا اس استدلال سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو تمہارے ساتھہ

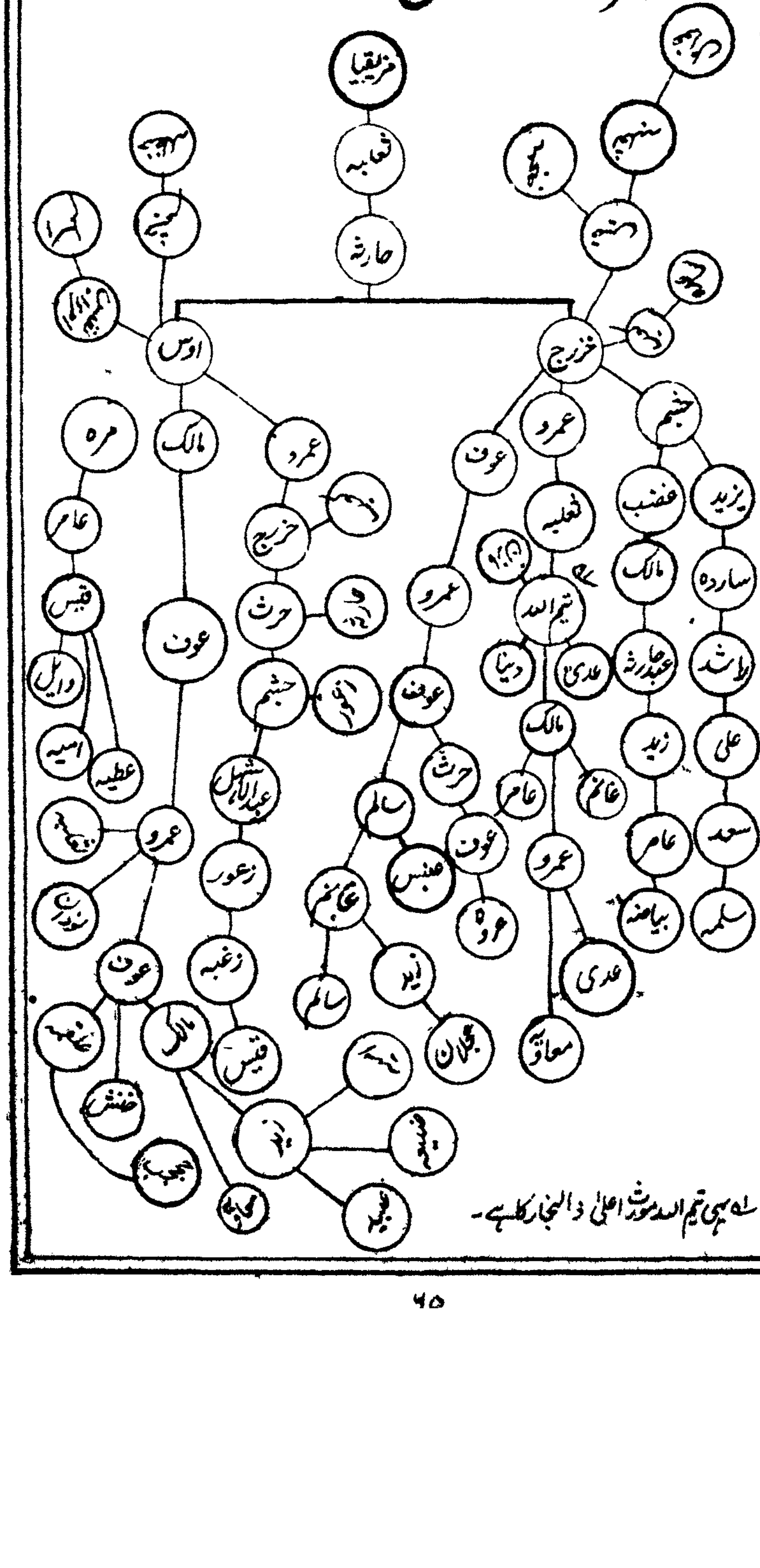
حسن سلوک کی وصیت کی تہی پس اگر امارت تمہارے لیئے ہوتی تو تمکو وصیت
کیجاتی نہ کہ مہاجرین کو اور اس وصیت کو رسول اللہ (صلعم) نے خطبہ مین
بیان فرمایا تہا جس کے بعد پہر خطبہ پڑہنے کی نوبت نہین آئی"۔ انصار یہہ سنکر
خاموش ہو رہے اور بشیر بن سعد بن ثعلبہ بن خلاش بن زید بن مالک بن
الاغر بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج بن الحرث بن الخزرج اوٹہے اور ابوبکر (رضی اللہ عنہ)
کے ہاتہہ پر بیعت کی اس کے بعد لوگون نے بیعت کرنی شروع کردی حباب بن
منذر بن الجموح بن حرام بن کعب بن غانم بن سلمہ بن سعد نے کہا "اے بشیر تمنے
امارت کے لیئے اپنے ابن عم کو منتخب کیا" بشیر نے جواب دیا نہین! بلکہ مین نے یہہ
نازیبا سمجہا کہ مین اوس امر کے لیئے ایسے لوگونسے منازعت کرون جسکو اللہ تعالی نے
اون کے لیئے بنایا ہے" الغرض جب اوس نے بشیر بن سعد کا یہہ فعل دیکہا اور
وہ خزرج کی امارت پر راضی نہ تہے پس وہنون نے بہی ابوبکر کی بیعت کرلی اور
سعد نے بیعت سے انکار کیا اور شام کیطرف چلے گئے تاآنکہ وہین انتقال کیا۔
لوگون کا یہہ زعم ہے کہ انکو جن نے مارڈالا ہے اور اسکی سند مین یہہ شعر پڑہا کرتے تہے۔

نحن قتلنا سید الخزرج سعد بن عبادہ
فرمیناہ بسہمین فلم نخطِ فوادہ

اس کے بعد اس کے لڑکے قیس کو ایک گونہ غنا حاصل ہوگیا اور فتوحات اسلام
مین اس نے بہی معقول حصہ لیا جس زمانہ مین جناب امیر (علیہ السلام) اور
معاویہ سے لڑائیان ہو رہی تہین اوسوقت یہہ جناب امیر کے متعلقین سے
تہے اور جب یزید بن معاویہ حکمران ہوا اور اسکی بدعات اور ظلم اور ناحق
کوشی حق پوشی کا عالم مین ظہور ہوا تو انہون نے دینی جوش سے عبداللہ بن زبیر
کی بیعت کی عبداللہ ابن الزبیر اور یزید سے لڑائی ہوئی جس مین انصار کو

پسپا ہونا پڑا لشکریان یزید نے بہت بڑے بڑے ظلم کئے بیان کیا جاتا ہے کہ
اِس دن مہاجرین اور انصار (رضی اللہ عنہم) سے ستر بدری شہید ہوئے اور
عبداللہ بن حنظلہ بھی (جو عبداللہ ابن الزبیر کیطرف سے امیر لشکر تھے) اِس
معرکہ مین مرتبہ شہادت کو پہونچے یہہ منجملہ اون ظلمون کے تہا جو یزید سے سرزد
ہوئے۔ ان واقعات کے بعد حکومت اسلامیہ کو ایک گونہ مضبوطی ہوگئی
اور دولت عرب اطراف وجوانب ممالک مین پہیل گئی اور قبایل مہاجرین
والنصار (رضی اللہ عنہم) اعراق وشام واندلس وافریقہ ومغرب مین متفرق
ہوگئے پس بنا براین اپنا قبیلہ بہی اِدہر اُودہر نکل گئے اور سرزمین مدینہ
اون سے خالی ہوگئی اور وہان سے ان کے نشانات بہی ایسا ہی فنا ہوگئے
جیساکہ اور امتون کے آثار محو ہوچکے تہے۔ وتلك أمة قد خلت لها
ما كسبت ولكم ما كسبتم والله وارث الارض ومن عليها
وهو خير الوارثين لا خالق سواه ولا معبود الا اياه۔

شجرۂ انساب بنو خزرج و اوس ابناء قیلہ



لہ یہی تیم اللہ مشہور اعلی ذالنجار کہلاتا ہے۔

اخبار حکومت و انساب بنو عدنان

اس سے پیشتر ہم تحریر کر چکے ہین کہ باتفاق نسابین۔ عدنان۔ اسمٰعیل (علیہ السلام) کے نسل سے ہے اور یہ کہ عدنان اور اسماعیلؑ کے درمیانی پشتین معروف و غیر مشہور ہین اور نیز ان کی تعداد مین بھی اختلاف ہے جیسا کہ ہم آیندہ بیان کرینگے اور جس طرح عدنان کی نسبت اسماعیل علیہ السلام کیطرف نسباً صحیح تسلیم کر لی گئی ہے اوسیطرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت نسباً عدنان کیطرف مسلمہ امر ہے لیکن عدنان اور اسمٰعیلؑ کی نسبت مین لوگون نے اختلاف کیا ہے بعضے کہتے ہین کہ وہ نابت بن اسماعیلؑ کی اولاد سے ہے اسطرح پر کہ عدنان بیٹا ہے اود بن المقدم ابن ناحور (یا یاحور) بن تنوخ بن یعرب بن یشجب بن نابت یہہ قول بیہقی کا ہے اور جرجانی تحریر کرتا ہے کہ عدنان۔ قیذار بن اسماعیلؑ کے نسل سے ہے اس نے پشتون کی ترتیب یون تحریر کی ہے کہ عدنان بیٹا ہے آدد بن الیسع بن الہمیسع بن سلامان بن نبت بن حمل بن قیذار کا بعضے نسابہ اس سے اتفاق کرتے ہین کہ عدنان۔ قیذار کے نسل سے ہے لیکن پشتون کی ترتیب یون ہے عدنان بن آدد بن یشجب بن ایوب بن قیذار۔ بیان کیا جاتا ہے کہ قصی بن کلاب کا شعر اسی امر کی تائید کرتا ہے کہ عدنان قیذار کے اولاد سے ہے۔

معد ابن عدنان (مترجم) کا نسب

تحقیق کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ جنہون نے عدنان سے لیکر۔ اسماعیلؑ تک کے پشتون کا بیان کیا ہے وہ پانچ شخص ہین (۱) بیہقی (۲) ابن ہشام (۳) ابن الاعرابی (۴) برخیا کاتب لوحی ارمیا نبی علیہ السلام (۵) الجرار۔ ان مین سے بیہقی نے عدنان سے اسماعیلؑ تک نو پشتین شمار کی ہین جسکا

ذکر خود علامہ مورخ نے کیا ہے اور ابن ہشام نے کتاب المغازی و سیر مین آٹھ پشتین
اس طرح لکھی ہین " عدنان ابن عدد ابن ناحور ابن سود ابن یعرب ابن یشجب ابن
نابت بن اسماعیل اور اسی کتاب کے دوسرے نسخہ مین دس پشتین اسطرح تحریر ہین
" عدنان بن آدد بن سام بن یشجب بن یعرب بن الہمیسع بن سلامان بن یامد بن قیدار
بن اسماعیل اور ابن الاعرابی نے آٹھ پشتین نسب نامہ مین مندرج کی ہین اسطرح سے
عدنان بن آد بن آدد بن الہمیسع بن نابت بن سلامان بن قیدار بن اسماعیل "
ان سب نامون کو یہہ خیال کرنا کہ یہہ پورے ہین اور اسکو اسماعیلؑ تک سمجھنا
سخت غلطی ہے کیونکہ ان کے لکھنے والون نے جہان تک اُن کو نام یاد تھے وہانتک
لکھکر اس کے مشہور و معروف شخص قیدار و اسماعیل کا نام لکھہ دیا جیساکہ عرب
اور شام کے لوگون کا دستور تہا - دیکھو انجیل متی حواری کہ اونہون نے حضرت
عیسی علیہ السلام کے نسب مین لکھا ہے وہ کتاب نسب نامہ عیسیٰؑ ابن داؤد ابن ابراہیمؑ "
حالانکہ مسیح سے داؤدؑ تک اور داؤد سے ابراہیمؑ تک بہت سی پشتین گذری ہین
لیکن داؤدؑ اور ابراہیم کے معروف و مشہور ہونے کی وجہ سے مسیح کو داؤدؑ کا اور
داؤد کو ابراہیمؑ کا بیٹا بتا دیا ہے جس سے نسلی سلسلہ چلا ہے -- اس مین کچھہ شک نہین
کہ محمدؐ رسول اللہ (صلعم) قبیلہ قریش سے اور قریش معد ابن عدنان کے اولاد
مین ہے اس امر کے ثبوت کے لئے قومی اور ملکی روایات عرب کافی ہے اور جیساکہ آپ کے
زمانہ مین اور نہ بعد آپ کے کسی شخص کو یہہ شبہہ پیدا ہوا ہے کہ آپ قبیلہ قریش سے
اور قریش معد بن عدنان کے اولاد سے نہین ہین ویسا ہی متیقن اور قومی و ملکی
اعتبار سے مسلم امر ہونے کی وجہ سے کسیکو آپ کی موجودگی مین نسب نامہ لکھنے کا
خیال نہین پیدا ہوا اور نہ یہہ دقتین پیش نہ آئین جو بعد آپ کے نسب نامہ لکھنے
والون کو پیش آئین ہین آپ اعلم الناس تھے آپنے بہدایت باری تعالی نسب نامہ کو

مرتب بتلایا اور لکھا دیتے برعکس جناب عیسیٰ ابن مریمؑ کے کہ آپ کی حالت حیات ہی مین خلاف عادت انسانی پیدا ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل کو یہہ شبہہ پیدا ہوا تھا کہ آپ بنی اسرائیل سے ہین یا نہین ؟ اسیوجہ سے مقدس متی حواری نے اپنی انجیل مین سبسے پہلے آپ کا نسب نامہ لکھا ہے۔

میرے نزدیک بہ لحاظ اصول درایت اس روایت کی کوئی اصل نہین معلوم ہوتی جو کاتب الواقدی نے آنحضرت (صلعم) کے طرف منسوب کرکے لکھا ہے کہ "کذب النسابون یعنی نسب بیان کرنے والے جہوٹے ہین مسعودی نے مروج الذہب مین اس سے ملتی ہوئی ایک یہہ روایت بیان کی ہے" ولذلک ای لتنازع الناس فی النسب نہی النبی صلعم عن تجاوز معد لعلمہ من تباعد الانساب وکثرۃ الاراء فی طول ہذہ الاعصار" اور خیال کیوجہ سے جو کہ نسب نامہ مین لوگ کرتے تہے آپنے معد سے آگے نسب بیان کرنے کو منع فرمایا ہے اسوجہ سے کہ آنحضرت (صلعم) نسبنامہ کے بڑے دور تک ہونے سے اور اس کے زمانہ دراز مین متعدد رائین ہونے سے بخوبی واقف تہے۔

یہہ روایت ایسی ہے کہ جس کے بے سند و ناقابل اعتبار ہونے مین کوئی شبہہ نہین ہوسکتا۔ آنحضرت (صلعم) کے روبرو کبھی نسب کے نسبت کوئی تذکرہ نہین پیش آیا تمام عرب کے دلون پر یہہ امر مرتسم تہا کہ آنحضرت (صلعم) قریش سے ہین اور قریش معد بن عدنان کے نسل سے ہین ظاہرا کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ اوس زمانہ مین آنحضرت (صلعم) کے روبرو نسب نامہ پر کچہ بحث و گفتگو ہوئی ہو۔ ہان کئی صدیون کے بعد جب تالیف و تصنیف کا رواج اسلام شروع ہوا تو مورخین نے نسب نامہ مرتب کرنے کی فکر کی اور جسکو جہان تک نام یاد تہے لکھہ کر مشہور و معروف شخص کا نام لے دیا یہی وجہ ہے کہ معد ابن عدنان اور اسمعیلؑ مین بعضے دس پشتین اور بعضے بیس اور بعضے نو ہی

پشتین لکھکر قیذار بن اسماعیلؑ کا نام لکھدیتے ہین۔ پس اب بعد تنقیح کے دو نسب نامہ باقی رہ گئے ایک برخیا کاتب الوحی ارمیا نبیؑ کا اور دوسرا الجراکا۔ اس پچھلے نسب نامہ کے نسبت ابو الفدا نے لکھا ہے کہ وہ نہایت درست اور قابل اعتبار ولایق اختیار کرنے کے ہے اگرچہ درحقیقت یہہ نسب نامہ بھی اسماعیلؑ بن ابراہیمؑ تک نہین ہے اور اس نے بھی جہانتک اسکو نام یاد تہے لکھہ کر حسب دستور عرب وشام قیذار بن اسماعیلؑ کا نام لکھہ دیا ہے غور کرنے سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ نسب نامہ حمل ابن معد ابن عدنان تک ہے یعنی جہانتک برخیا کاتب الوحی نے لکھا تہا۔ اسکی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ ہم برخیا کے لکھے ہوئے نسب نامہ کا اعتبار نہ کرین جو انہون نے حضرت اسماعیلؑ کی اولاد کا سلسلۂ نسب اپنے وقت تک کا لکھا ہے علی الخصوص اسوجہ سے کہ معد ابن عدنان حضرت ارمیا کے زمانہ مین تہے اور بخت نصر کے ہنگامہ مین حضرت یرمیا نے معد بن عدنان کو بچایا تہا جیسا کہ علامہ ابن خلدون اور مسعودی نے مروج الذہب مین اسکا اعتراف کیا ہے اسپر بعض نافہم انگریزی مورخون نے یہہ اعتراض کیا ہے کہ معد ابن عدنان اور ارمیا نبیؑ کی روایت صحیح نہین ہے اسوجہ سے کہ آنحضرت صلعم سے عدنان تک اٹھارہ پشتین ہوتی ہین اس حساب سے باعتبار نسل عدنان کی پیدایش سنہ [illegible] قبل مسیح سے پہلے نہین ہوسکتی حالانکہ ارمیا نبی اور بخت نصر کے حلون کا زمانہ سنہ [illegible] قبل مسیح مین پایا جاتا ہے۔ یقیناً ان مورخون کو اس نسب نامہ مین نامون کے متحد ہونے سے اس روایت کے صحت کا شبہہ ہوگیا کیونکہ عدنان بھی دو ہین اور معد بھی دو ہین اور لطف یہہ ہے کہ دونون عدنان کے بیٹون کا نام معد ہے لیکن وہ معد جو ہمعصر ارمیا نبی ہے وہ عک کا بہائی ہے اور اسکا باپ عدنان سنہ [illegible] قبل مسیح مین گزرا ہے اور اس کے باپ کا نام اُدد اول ہے اور یہہ معد۔ عدنان (دوم) کا لڑکا ہے اور اس کے باپ کا نام اُد ہے۔ پس وہ روایت پہلے معد کے نسبت ہے

نہ کہ دوسرے معد کی نسبت جیسا کہ بعض انگریزی مورخ نے خیال کر لیا ہے۔ عرب کے ضلع حضرموت مین حصن الغراب نامی ایک قلعہ جو قوم عاد کا تہا جس مین سے ایک کتبہ نکلا اوس مین ہود پیغمبر کا ذکر اور نیز عک کا بہی نام ہے غالبًا یہہ عک معد اول کا بہائی ہوگا۔ یہہ کتبہ ۱۸۳۴ء مین ایسٹ انڈیا کمپنی کے جہاز مسمی "پالی نورس" کے افسرون نے نکالا تہا پس جبکہ برخیا کاتب الوحی کے نسب نامہ کے نیچے الجرا کا نسب نامہ بطور تتمہ کے ہم لگا دیتے ہین تو آنحضرتؐ کا نسب عدنان تک اور پہر عدنان سے اسمٰعیلؑ تک بلا کسی کے اختلاف کے ثابت ہو جاتا ہے اور از روے حساب علوم طبعی کے (جو عام طور سے اختیار کیا جاتا ہے) صحیح بہی ہو جاتا ہے کیونکہ اسماعیلؑ ۲۰۱۹ سنہ قبل مسیح اور محمدؐ رسول اللہ (صلعم) ۵۷۰ بعد مسیح کے پیدا ہوئے تہے ان دونون اولوالعزمون مین چوبیس سو اسی برس کا عرصہ ہوتا ہے اور اسماعیلؑ سے آنحضرتؐ تک ستر پشتین گذرتی ہین۔ ہمکو اس امر کے تسلیم کر لینے مین کوئی عذر نہین ہے کہ ہم نے یہہ پشت نامہ آنحضرتؐ سے عدنان اول تک عرب کی ملکی روایتون سے اور پہر عدنان اول کے اوپر یہود کی روایتون سے صحیح کیا ہے اس لئے کہ ہمارے بہائی بنی اسرائیل پڑہے لکہے تہے جنکے یہان تاریخ لکہنے اور نسب کے محفوظ رکہنے کا عمدہ طریقہ تہا اور عرب ان پڑہ اُمّی تہے گو انکا بے نظیر حافظہ اپنے انساب اور نسلون کے یاد رکہنے کا مشاق تہا لیکن تمام پشتون کا بترتیب یاد رکہنا نہایت مشکل امر تہا عجیب نہین کہ اس وجہ سے جس وقت معد ابن عدنان کو ارمیا نبیؑ بچا کر لے گئے تہے اس وقت اپنے کاتب الوحی برخیا سے معد بن عدنان کے نسب نامہ بترتیب لکہنے کا حکم دیا ہو اب ہم حسب تحقیق بالا بنو عدنان کے اخبار ختم ہونے پر عدنان اول کا فوقانی سلسلۂ نسب برخیا کاتب الوحی ارمیاؑ کے لکہے ہوئے نسب نامہ سے لکہینگے اور اس کے تحتانی سلسلہ مین الجرا کا نسب نامہ بطور تتمہ لگا دینگے۔ (انتہیٰ کلام المترجم)

قرطبی بروایت ہشام ابن محمد تحریر کرتاہے کہ عدنان وقیذار مین تقریباً چالیس پشتین ہین وہ کہتاہے کہ مین نے اہل تدمر کے ایک شخص کی زبانی سناہے (جوکہ ترک یہودیت کرکے مسلمان ہوگیا تہا اور وہ کتب یہود کو پڑہے تہا کہ " وہ معد بن عدنان کے نسب کو اسماعیل تک کتاب ارمیا نبی علیہ السلام سے بیان کرتا تہا" یہہ نسب نامہ باعتبار عدد اور اسماء کے اوس نسب نامہ سے بہت ہی قریب ہے جسکو قرطبی نے نقل کیاہے اور جوکچہہ ان دونون مین اختلاف ہے وہ زبان کیوجہ سے۔ کیونکہ یہہ اسماء زبان عبرانی سے نقل کئے گئے ہین۔ قرطبی نے زبیر ابن بکار سے بسند ابن شہاب بہی نقل کیاہے کہ مابین عدنان وقیذار اسیقدر پشتین ہین اور بعض نسابین نے اون پشتون کو ضبط کیاہے جو مابین معد بن عدنان اور اسماعیل کے ہین ان دونون بزرگون مین چالیس پشتون کا فرق ہے یہہ نسب نامہ اوس نسب نامہ سے موافق ہے جو اہل کتاب کے پاس ہے اور جوکچہہ ان مین اختلاف ہے وہ بوجہ مغایرت زبان صرف اسماء مین ہے۔ غلی نے اوسکو لکہا ہے اور طبری نے اسکو الی آخرہ نقل کیاہے۔

اور بعض نسابین عدنان اور اسماعیل مین بیس [۲۰] یا پچیس [۲۵] پشتون کا فرق بتلاتے ہین وفی الصحیح عن ام سلمہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال معد بن عدنان بن اُدد بن زند بن برا بن اعراق الثرے قالت ام سلمۃ وزید ھو الھمیسع وبرا ھو نبت و نابت واعراق الثرے ھو اسمعیل (اور حدیث مین بروایت ام سلمہ آیاہے وہ روایت کرتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایاہے کہ معد بیٹاہے عدنان کا اور وہ بیٹاہے اُدد کا اور وہ بیٹاہے زید کا اور وہ بیٹاہے برا کا اور وہ بیٹاہے اعراق الثرے کا ام سلمہ کہتی ہین کہ زید اور ہمیسع ایک ہین اور برا اور نبت ایک ہین

اور نابت و اعراق الثرے اور اسماعیلؑ ایک ہین لیکن سہیلی نے ام سلمہ کی اس تفسیر سے انکار کیا ہے وہ کہتا ہے کہ اس حدیث مین بر تقدیر تسلیم صحت پشتون کا گنا اور شمار کرنا مقصود نہین ہے کیونکہ محققین نسابین نے اس امر پر اتفاق کر لیا ہے کہ عدنان اور اسماعیلؑ مین باوجود انقضائے مدت طول یہہ امر عادتاً محال ہے کہ ان دونون مین چار یا پانچ یا دس پشتون کا فرق ہے ہو۔

طبری کہتا ہے کہ عدنان کے علاوہ معد کے چہہ لڑکے تہے (۱) ربب یعنی عک (۲) عرق جسکے نام سے عرق الیمن موسوم ہوا (۳) آد (۴) ابی (۵) ضحاک (۶) عمق ان کے سب کی مان ایک ہی تہی اور اسکا نام مہدد ہے ہشام بن محمد کا یہہ خیال ہے کہ مہدد قبیلہ جدیس سے تہی اور بعضے کہتے ہین کہ طسم سے اور بعضے طواسیم (نسل لقشان ابن ابراہیم) سے بتلاتے ہین۔ الغرض طبری کا یہہ بیان ہے کہ جب اہل حضور نے اپنے نبی شعیبؑ (علیہ السلام) کو شہید کیا اسوقت الله جلشانہ نے ارمیا و برخیا (انبیاء بنی اسرائیل) کو بذریعہ وحی اس امر سے مطلع کیا کہ وہ بخت نصر کو عرب پر حملہ کرنیکا حکم دین اور اسکو یہہ دونون بزرگ اس سے آگاہ کر دین کہ الله جلشانہ نے اسکو انپر مسلط کیا ہے اور یہہ کہ وہ دونون بزرگ معد بن عدنان کو اس ہنگامہ سے بچا کر اپنے ملک مین لے آئین یہہ اس غرض سے حکم دیا گیا تہا کہ اسکی نسل سے آنحضرت صلی الله علیہ وسلم پیدا ہونیوالے تہے جیسا کہ اس سے پیشتر بیان کیا گیا ہے پس اون دونون بزرگون نے معد بن عدنان کو اوس ہنگامہ سے بچایا اور اپنے ساتہہ حران مین لے آئے اوس وقت معد کی عمر بارہ برس کی تہی معد بن عدنان نے آپ ہی دونون بزرگ کے سایۂ عاطفت مین پرورش پائی اور انکی کتابون کی اوس سے تعلیم پائی۔ باقی رہا بخت نصر۔ وہ عرب کیطرف گیا عدنان نے اہل حضور کو لیکر

ذات عرق مین اوسکا مقابلہ کیا بخت نصر نے انکو ہزیمت دی اور اون مین سے اکثر کو
قتل کیا جو بچگئے انکو گرفتار کرکے بابل کیطرف واپس ہوا اور انبار مین انکو ٹہیرایا اسکے
بعد عدنان مرگیا اور بلاد عرب ایک زمانہ تک ویران وخراب پڑا رہا پہر جب بخت نصر
ہلاک ہوگیا تو معد ابن عدنان۔ انبار بنی اسرائیل کے ہمراہ مکہ کو آئے اور انکے
ساتہہ حج بیت اللہ کیا اوس ہنگامہ کے بعد معد کے بہائی اور چچا وغیرہ یمن مین جائے
تہے اور انہین مین بیاہ شادی کرلی تہی لیکن بعد چندے جرہم کے ساتہہ مکہ کو
لوٹا دیئے گئے معد بن عدنان نے حج سے فارغ ہوکر اولاد حرث بن مضاض جرہمی کے
حالات دریافت کئے معلوم ہوا کہ انمین سے جرہم بن جلہمہ باقی رہ گیا ہے پس معد
بن عدنان نے اسکی لڑکی معانہ سے عقد کرلیا جس کے بطن سے نزار بن معد پیدا ہوا
کل بنو عدنان کا جائے قیام نجد تہا اور یہہ سب باستثناء قریش بادیہ نشین
تہے کیونکہ وہ مکہ مین رہتے تہے۔ نجد۔ حجاز کے کل بلاد سے مرتفع ہے اس کے اعلیٰ
مین تہامہ ویمن اور اسفل مین عراق وشام ہے سہیلی کہتا ہے کہ عرب مین سے
بنو عدنان نے نجد کو اپنے رہنے کے لئے پسند کیا جس مین بنو قحطان نے سوائے طی کے
کچہہ مزاحمت نہ کی اور نیز بنو عدنان تہامہ وحجاز بعد ازان عراق وجزیرہ مین پہیلے
پہر یہہ سب بعد اسلام کے مختلف ممالک مین جا بسے۔
عدنان کے شعوب عک اور معد سے نکلے ہین عک کا اطراف زبید مین
قیام تہا بعضے کہتے ہین کہ عک ابن الدیث ابن عدنان ہے اور بروایت بعض
یہہ عک۔ عدثان ابن عبد اللہ (بطون ازد سے) ہے اور عک بن عدثان سے
بنو عایق بن شاہد بن علقمہ بن عک ایک بطن وسیع ہے جسمین سے زمانہ اسلام مین
رؤسا و امراء ہوئے ہین اور معد کا ایک بہت بڑا وسیع قبیلہ ہے اس سے عدنان کی
کل پچہلی نسلین منسوب ہوتی ہین یہہ وہی شخص ہین کہ جنکا یہہ ذکر خیر بیان

ہوچکا ہے کہ انکو ارمیا نبی۔ بہ حکم الہی ہنگامہ بخت نصر سے بچا کر اپنے ہمراہ حران مین
لائے تہے انکے اولاد سے ایاد اور نزار پیدا ہوئے بعضے کہتے ہین کہ قنص اور انمار
بہی اسی کے صلب سے ہین پس قنص بعد اپنے باپ کے عرب کا حکمران ہوا اور اس نے
تخت حکومت پر بیٹھتے ہی اپنے بہائی نزار کو حرم سے نکالدینے کا قصد کیا اسوجہ سے
اہل مکہ نے خود اسکو نکالکر بجائے اس کے نزار کو مقرر کیا اور جب اسکا زمانہ وفات
قریب آیا تو اس نے اپنی ملکیت کو اپنے چار لڑکون مین اسطرح تقسیم کیا کہ ربیعہ کو
فرس اور مضر کو قبہ حمراء اور انمار کو حمار اور ایاد کو جلمہ وعصا دیا۔ ان مین سے ایاد کا
بہت بڑا خاندان گزرا اسی سے بنو اسماعیل کی نسلی ترقی ہوئی اور بنو نضر بن نزار
بالانفراد ریاست پر قایم رہے اور بنو ایاد عراق کیطرف چلے گئے اور انمار سروات
مین جا ٹہیرا اسکی اولاد (خثعم وبجیلہ) یمانیہ مین شمار کیے جاتے ہین بلاد اکاسرہ مین
ان کے بڑے بڑے اثار مشہور ہین انہون نے وہان خوب نام پیدا کیا اور نہایت
عزت سے رہے تا آنکہ اکاسرہ نے پیہم حملون سے انکو تباہ و پریشان کر دیا سب سے
زیادہ انکی خانہ ویرانی اور خانہ بدوشی سابور ذوالاکتاف کے زمانہ مین ہوئی اُس نے
انکو فنا کیا ان کے بچون کو قتل کیا۔

بطون ربیعہ نزار سے دو بڑے بطن (۱) ربیعہ (۲) مضر ہوئے بیان کیا جاتا ہے
کہ آیاد و انمار اسی کے طرف منسوب ہوتے ہین بہرکیف ربیعہ کا ملک مابین جزیرہ و
عراق تہا اور وہی ضبیعہ واسد پسران ربیعہ اور اسد سے عنزہ و جدیلہ ہین عنزہ کا
ملک انبار سے تین منزل کے فاصلہ پر بریہ العراق مقام عین التمر مین تہا پہر وہان سے
منتقل ہوکر اطراف خیبر مین چلے آئے اور انکے بلاد کے وہ طی مالک ہوئے جنکو
باعتبار نفوس کثرت اور امارت اسوقت تک عراق مین حاصل ہے اور انہین عنزہ
سے افریقیہ مین ایک چہوٹا قبیلہ ریاح (بنو ہلال بن عامر) کے ساتھ ہے اور انہین مین

کچہہ لوگ طیسون کے ساتہہ بربیہ نجد مین بہی ہین۔

باقی رہا جدیلہ پس اس سے عبد قیس وہنب پسران افصی ابن دعمی بن جدیلہ ہین عبد قیس کا وطن تہامہ مین تہا پہر وہان سے وہ نکلکر بحرین مین چلے آئے۔ بحرین۔ بحر فارس کے غربی جانب ایک وسیع ملک ہے اس کے شرقی سمت یمامہ اور شمالی طرف بصرہ اور عمان جانب جنوب ہے اسکو بلاد ہجر کہتے ہین اسی بحرین مین قطیف۔ عسیر۔ جزیرہ اوال۔ احسا ہے ہجر ہی عراق کیطرف سے دروازہ یمن ہے عہد حکومت اکاسرہ مین یہہ اعمال فارس سے تہا اس کے بیابانون مین ایک گروہ کثیر بکر بن وائل اور تمیم کا رہتا تہا پس جب بنو عبد القیس ان کے جوار مین آئے انہون نے اون سے مزاحمت شروع کردی اور اون کے اصلی و قدیمی وطن کو باہم تقسیم کرلیا انہین مین سے کچہہ لوگ بطور وفود آنحضرت (صلعم) کی خدمت مین حاضر ہوئے از انجملہ منذر بن عائذ بن منذر بن حارث بن نعمان بن زیاد بن نصر ابن عمرو بن عوف بن جذیمہ بن عوف بن انمار بن عمرو بن ودیعہ بن بکر تہے۔ مورخین بیان کرتے ہین کہ یہہ اوس قوم کے جاہلیت اور اسلام مین سردار تہے ان کو آنحضرت (صلعم) کی صحبت بہی نصیب ہوئی تہی اور ۹ سنہ ھ مین منذر بن ساوی (بنو تمیم) کے ہمراہ جارود بن عمرو بن حنش بن معلی بن زید بن حارثہ بن معاویہ بن ثعلبہ بن جذیمہ (یہہ ثعلبہ عوف بن جذیمہ کا بہائی ہے) کچہہ لوگ عبد القیس کے لیکر حاضر خدمت اقدس ہوئے انکو بہی صحبت نبوی (صلعم) نصیب ہوئی یہہ پہلے مذہب عیسوی کے پابند تہے پہر اسلام لائے بعد وفات سرور کائنات یہی عبد القیس مرتد ہوگئے اور منذر بن نعمان (جسکے باپ کو کسرے نے قتل کرڈالا تہا) اوسکو اپنا حکمران بنا لیا پس انکی سرکوبی کو ابوبکر بن العلاء بن الحضرمی روانہ کئے گئے انہون نے بحرین کو فتح کیا اور منذر کو مار ڈالا۔ ابتدائً

عبد القیس کی ریاست بنو جارود مین ہتی پہر اس کے لڑکے منذر کے قبضہ مین آئی
اور اوسکو عمرؓ نے بحرین کا پہر اصطخر کا گورنر مقرر کیا پہر عبد اللہ بن زیاد نے اس کو
ہند کیطرف مامور کیا بعد اس کے اسکا لڑکا حکم بن منذر رہا اور یہہ قبل حکومت
عراق۔ ولایت بحرین پر واپس بہیجا گیا۔

ہنب بن افصی سے نمر و وایل پسران قاسط بن ہنب ہین بنو نمر بن قاسط
راس العین مین رہتے تہے اسی قبیلہ سے صہیب بن سنان بن مالک بن عبد عمرو
بن عقیل بن عامر بن جندلہ بن جذیمہ بن کعب بن سعد بن اسلم بن اوس مناة بن النمر
بن قاسط۔ آنحضرت (صلعم) کے مشہور صحابی (رضی اللہ عنہ) ہین یہہ روم کیطرف
منسوب کئے جاتے ہین اسوجہ سے کہ ان کے باپ (سنان) کو کسریٰ نے
ایلہ کا گورنر مقرر کیا تہا بنو نمر بن قاسط نے بہی اورون کی دیکہا دیکہی ردّہ
کیطرف قدم نکالے تہے جو آیندہ مذکور ہوگا اسی قبیلہ سے ابن القریہ (جو زمانہ
حجاج مین مشہور فصحا سے تہا) اور منصور بن النمر شاعر مادح الرشید ہے۔

بنو وایل کا بہی بہت بڑا قبیلہ ہے ان مین سے بنو تغلب اور بنو بکر بن وایل
زیادہ مشہور ہین یہہ دونون قبیلہ وہی ہین جنمین ایک زمانہ دراز تک لڑائی جاری
ہتی یہہ جزیرہ فراتیہ مین سنجار و نصیبین کیطرف رہتے تہے اور یہہ بلاد دیار ربیعہ
کے نام سے معروف تہے رومیون کی ہمسائیگی کیوجہ سے ان مین نصرانیت زیادہ
پہیلی ہوئی ہتی عمرو بن کلثوم مشہور شاعر بنو تغلب سے ہے نسب انکا اسطرحپر ہے۔

"عمرو بن کلثوم بن مالک بن عتاب ابن سعد بن زہیر بن جشم بن بکر بن
حبیب بن عمر بن غانم بن تغلب"

اسکی ماں کا نام ہند بنت مہلہل ہے اور اسکی اولاد سے مالک بن طوق
بن عتاب بن زافر بن شریح بن عبد اللہ بن عمرو بن کلثوم ہے اسی کے طرف

رجبہ مالک بن طوق (فرات پر) اور عاصم بن نعمان عم عمرو بن کلثوم منسوب ہوتا
ہے یہہ وہی شخص ہے جس نے شرحبیل بن الحرث بادشاہ اکل المرار کو یوم کلاب
قتل کیا تہا اور نیز بنو تغلب سے کلیب و مہلہل پسران ربیعہ بن الحرث بن زہیر
بن جشم ہین کلیب بنو تغلب کا سردار تہا اسیکو جساس بن مرہ بن ذہل بن
شیبان نے قتل کیا تہا یہہ اوس کے بہن کا شوہر تہا ایک روز اتفاق سے بسوس کی
ناقہ کلیب کے چراگاہ مین چلا گیا کلیب نے اسکو ایک تیر مارا جس سے وہ مرگیا
جساس نے بسوس کا طرفدار ہو کر اس کے عوض کلیب کو مار ڈالا اسکا بہائی
مہلہل بنو تغلب کو جمع کر کے بنو بکر سے بدلہ لینے کو اوٹہہ کہڑا ہوا چالیس برس تک ان مین
لڑائی جاری رہی جسکے واقعات اور اخبار معروف و مشہور ہین اور بنو شعبہ جو اس وقت
تک طایف مین موجود ہین وہ شعبہ بن مہلہل کے اولاد سے ہین اور اسی قبیلہ تغلب
سے ولید بن طریف بن عامر خارجی (بنو صیفی بن حی بن عمرو ابن بکر بن حبیب سے)
اور بنو حمدان ملوک موصل و جزیرہ عہد حکومت المتقی اور اس کے بعد زمانہ خلافت
خلفاء عباسیہ مین گزرے ہین جنکا ذکر اخبار بنی عباس مین آئیگا اور یہہ بنو حمدان
عدی بن اسامہ بن غانم بن تغلب کے نسل سے ہین انہین مین سیف الدولہ
ایک مشہور اور نامور حکمران گزرا ہے۔

بکر بن وایل نے بہی ایک حد تک اعلی درجہ کی شہرت اور ناموری حاصل کی اس
مین سے یشکر بن بکر بن وایل اور بنو عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وایل ہین
اور نیز انہین مین بنو حنیفہ و بنو عجل پسران لجیم بن صعب شمار کئے جاتے ہین یہہ
بنو حنیفہ کی بہت سی شاخین ہین اور اس کے متعدد بطون ہین زیادہ تر اونمین
بنو الدول بن حنیفہ ہین وطن انکا یمامہ (ارض حجاز) مین ہے جس کے مشرق
مین بحرین اور بنی تمیم ہین اور عرب ہین اسکی سرحد اطراف یمن و حجاز سے ملی ہے

اور جنوب مین نجران اور شمال مین نجد ہے یمامہ کا طول بیس منزلون کا مکہ سے چار دن کے رستہ پر ہے باعتبار باغات و کاشتکاری کے عمدہ ترین بلاد عرب سے شمار کیا جاتا ہے اسکا دار الحکومت حجر (بالفتح) ہے اس مین ایک شہر یمامہ کے نام سے مشہور ہے یہی شہر قبل حکومت بنو حنیفہ بادشاہان سلف کا دار الحکومت تھا بعد ان کے بنو حنیفہ نے اپنے عہد حکومت مین مقام حجر کو اپنا دار القیام بنایا اور یہہ ایسا ہی حالت اسلام مین باقی رہا۔ پہلے اسی یمامہ مین بنو ہمدان بن یعفر بن السکسک بن وایل بن حمیر آئے اور اس مین جو لوگ قبیلہ طسم و جدیس سے رہتے تھے اون پر استیلا و غلبہ حاصل کر لیا انکا آخری بادشاہ جیساکہ طبری نے ذکر کیا ہے قرط بن یعفر تھا پھر جب یہہ ہلاک ہو گیا تو اس کے بعد طسم و جدیس نے پھر یورش کر کے حکومت چھین لی انہین مین زرقاء ہمشیرہ ریاح بن مرہ ابن طسم تھی جیساکہ ان کے حالات و اخبار مین بیان کیا گیا پھر یمامہ پر انجام کار بنو حنیفہ غالب آئے اور طسم و جدیس کو مغلوب کر دیا بنو حنیفہ مین سے بنو مرہ بن علی بن یمامہ بن عمرو بن عبد العزیٰ بن شحیم بن مرہ ابن الدول بن حنیفہ حکمرانی کرتا تھا اور زمانہ بعثت مین یمامہ کی حکمرانی ثمامہ بن اثال بن النعمان ابن مسلمہ بن عبید بن ثعلبہ بن الدول بن حنیفہ کے قبضہ مین تھی اسی قبیلہ سے نافع بن ازرق بن قیس بن صبرہ بن ذہل بن الدول بن حنیفہ خارجی ہے اسی کے طرف ازارقہ منسوب کئے جاتے ہین اور انہین مین سے مجلم بن سبیع بن مسلمہ بن عبید بن ثعلبہ بن الدول بن حنیفہ مسیلمہ کذاب کا مصاحب خاص تھا مسیلمہ بنو عدی بن حنیفہ سے ہے اور اسکا نسب اس طرح ہے "مسیلمہ بن ثمامہ بن کثیر بن حبیب بن الحرث بن عبد الحرث بن عدی" اس کے واقعات اور اخبار نہایت شہرت پذیر ہین اور عنقریب اس کے حالات لکھے جائینگے۔

بنو عجل بن لجیم بن صعب وہ ہین جنہون نے مقام موتہ جنگ ذی قار مین فارس کو ہزیمت دی تہی یہہ لوگ یمامہ سے بصرہ تک پہیلے ہوئے تہے مگر اب اون کے آثار باقی نرہے ہان ان کے اخلاف سے اس بلاد مین بنو عامر (یعنی المنتفق بن عقیل بن عامر) پائے جاتے ہین انہین مین سے بنو ابی دلف عجلی ہین انکی حکومت عراق عجم مین تہی جسکا ذکر آیندہ آئیگا۔

عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وایل سے تیم اللہ و قیس پسران ثعلبہ بن عکابہ اور شیبان بن ذہل بن ثعلبہ تین بڑے عظیم الشان قبایل ہین جنمین سے باعتبار نسلی ترقی کے بنو شیبانکو زیادہ شہرت حاصل ہوئی ابتداء اسلام مین شرقی دجلہ جانب موصل مین انکی بہت کثرت تہی اور اکثر ائمہ خوارج ربیعہ کے انہین مین سے ہین ایام جاہلیت مین انکا سردار مرہ بن ذہل بن شیبان تہا اس کے دش لڑکے تہے جن سے دس قبایل نکلے مشہور تر انمین سے ہمام و جساس ہین ابن حزم کہتا ہے کہ ایک ہمام سے اٹہارہ بطن نکلے ہین ۔ واللہ اعلم۔

یہہ جساس وہی ہے جس نے کلیب اپنے بہن کے شوہر (سردار بنو تغلب) کو اسوجہ سے مار ڈالا تہا کہ اوس نے بسوس کے ناقہ کو مارا تہا کلیب کا لڑکا اپنے باپ کے مارے جانے کے بعد بنو شیبان مین پرورش پاتا رہا تا آنکہ سن شعور کو پہونچا اور اسکو یہہ معلوم ہوا کہ جساس میرا ماموں ہے اور اسی نے کلیب کو قتل کیا ہے ابن کلیب ایکروز موقع پاکر جساس کو قتل کر کے بنو تغلب مین بہاگ آیا جساس کے لڑکون مین سے بنو الشیخ ہین جنکی حکومت آمد مین تہی جس کو خلیفہ المعتضد نے نیست و نابود کیا۔

اور بنو شیبان سے ہانی بن مسعود ہے جس نے یوم ذی قار نامی کا بہت بڑا حصہ لیا تہا یہہ ہانی مسعود بن عامر بن ابی ربیعہ بن ذہل بن شیبان کا

لڑکا ہے اور اسی قبیلہ سے ضحاک بن قیس خارجی ہے جس نے زمانہ مروان
بن محمد مین مذہب صفریہ پر بیعت کی تہی اور کوفہ وغیرہ کا حکمران ہوا تہا اور
آخر کار مروان ہی نے اسکو قتل کیا۔ اسکی خلافت کی بیعت بنو امیہ مین سے ایک
گروہ نے بہی کی از انجملہ سلیمان بن ہشام بن عبد الملک و عبد اللہ بن عمر بن عبد العزیز
تہا۔ ضحاک کا سلسلہ نسب یون بیان کیا جاتا ہے "ضحاک بن قیس بن الحصین
بن عبد اللہ بن ثعلبہ بن زید مناۃ بن ابی عمرو بن عوف بن ربیعہ بن محلم بن
ذہل بن شیبان" ہم اپنی کتاب کے پڑہنے والون کو اس کے واقعات آیندہ
سنائینگے۔ الغرض مثنیٰ حارثہ اسی قبیلہ سے ہے جسنے سواد عراق کو زمانہ
خلافت خلیفہ اول و دوم (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) مین فتح کیا تہا اسکا بہائی معنی
بن حارثہ ہے عمران بن خطان سردار خوارج بہی اسی قبیلہ سے ہے وھذا
انقضاء الکلام فی ربیعۃ بن نزار واللہ المعین۔

(مترجم) بنظر مناسبت کلام اس مقام پر مناسب یہہ ہے کہ پہلے ہم حضرت اسمٰعیل کے
بارہون بیٹون کے نام اور ان کی جاے سکونت کو مختصر طور پر بیان کردین جنکے
اولاد سے تمام سرزمین عرب معمور رہے بعد اس کے عدنان کے پشت نامہ کو جس
طرح ہمنے تحقیق کیا ہے ہدیہ ناظرین کرین۔

حضرت اسمٰعیل کے بارہ بیٹے تہے۔ نبایوث۔ قیدار۔ ادبئیل۔ مبسام۔
مشماع۔ دوماہ۔ مسا۔ حدد۔ تیما۔ یطور۔ نافیش۔ قیدماہ۔ نبایوث شمالی
مغربی حصہ عرب مین آباد ہوا۔ رونڈ فاسٹر کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ قوم عرب کے بحر
وسط سے لیکر مشرق کے جانب اور وادی القرےٰ کے اندر تک اور جنوب کے طرف
کم از کم منتہاے خلیج عیلام اور حدود حجاز تک پہیلی ہوئی تہی۔ قیدار بنو نبت کے جنوب
کیطرف گیا اور حجاز مین آباد ہوا اس قوم کی عظمت و جلال زبور داود۔ کتاب اشعیاہ

ارمیاہ۔ حزقیل کے کتابون سے ظاہر ہوتی ہے اسی قوم مین آنحضرت (صلعم)
پیدا ہوئے یہہ امر تسلیم شدہ اور مستند ہے کہ قیذار سے عدنان اور عدنان
سے قریش اور قریس سے آنحضرت (صلعم) ہین ادبیل اس شخص کا کچہہ پتہ
ونشان نہین ملتا صرف اسقدر معلوم ہوتا ہے اس کا ابتدائی مقام
سکونت اس کے بہائیون کے قرب وجوار مین تہا مبسام اور مشماع دونون
معدوم الاثار رہین نہ ان کا پتہ عرب کے قدیم جغرافیہ مین ہے اور نہ جدید
مین۔ دوماہ پہلے اسکی اولاد تہامہ کے جنوب مین مدینہ کے قرب وجوار
مین آباد ہوئی پہر جب اسکی اولاد بڑہی تو یہہ قوم اُس مقام پر آباد
ہوئی جہان پر بالفعل دومۃ الجندل واقع ہے منسا تاریخون سے معلوم
ہوتا ہے کہ پہلے اسکی قوم نواح حجاز مین سکونت پذیر ہوئی تہی بعد ازان
وہان منتقل ہوکر یمن مین چلی آئی حدر تواریخ الایام مین اسکو حدد لکہا ہے
اس نے اپنی سکونت کو جنوبی سمت اختیار کیا اور حجاز مین آ بسا یتما
اسکا ابتدائی مقام صوبۂ حجاز مین تہا معلوم نہین کس زمانہ مین اسکی
اولاد تمام وسط نجد مین پہیل گئی اور کچہہ لوگ ان مین سے خلیج فارس کے
برابر جا بسے یطور اسکی قوم جبل قاسیون کے جنوب اور جبل الشیخ کے
مشرق اور شاہراہ حجاج کے مغرب مین مقام ضلع ”جدور“ مین آباد ہوئی
نافیش اسکا کچہہ پتہ نہین معلوم ہوتا کہ اس نے کہان سکونت اختیار کی
قیذماہ غالبًا یہہ شخص ملک یمن مین آباد ہوا مسعودی لکہتا ہے ”اصحاب الرس
کانوا من ولد اسماعیل وہم قبیلتان یقال لاحدہما قدمان ولاخرے یامین
وقیل رعوئیل وذلک بالیمن“ (اصحاب رس۔ اسماعیلؑ کی اولاد سے
تہے اور وہ دو قبیلہ تہے ایک کو قدمان اور دوسرے کو یامین اور